یہ رسالہ خاص واسطے شیعہ اثنا عشری کے چھپا ہی

افحام الحائرین

یہ کتاب ہدایت نصاب بجواب رسالہ یا علی مدد و رسالہ انذار الناذرین
بحوالہ کتب معتبرۂ اہلسنت جناب مولانا و مقتدانا زبدۃ المحققین
قدوۃ المحدثین عمدۃ المتفقہین رئیس المتکلمین ظہیر العلما آقا
السید محمد مرتضی جونپوری دامت برکاتہم نے
خاص بنظر نشر فضائل و مناقب حضرات ائمہ طاہرین سلام
اللہ علیہم اجمعین تصنیف فرماکر ملاحظۂ مومنین موقنین مین
گذرانی ہی حق سبحانہ تعالی جناب مصنف دام ظلہ کو اجر
جمیل و صواب جزیل عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

مطبوعۂ مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ

قیمت فی جلد ۸ر

ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ

الحمد للہ کہ در رد شبہات رسالہ یاس علی مردہ وانزال الناظرین قبل
ازین بطریق امامیہ کتاب الکلام الحسن و ارغام المساکرین
شایع شدہ و اکنون بطریق مخالفین رسالہ

افہام الحائرین

از تصنیفات جناب المصقع الخطیب المدرہ الادیب العالم العلم العلام
الحبر النحریر الفہامہ عز الدین کہف المؤمنین رئیس المتکلمین سند المحدثین
عمدة العلما زین الکملا جناب المولوی السید محمد مرتضی جونپوری

در مطبع دبدبہ احمدی باہتمام سید عبد الحسین طبع شد

قیمت فی جلد ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وعد الاجابۃ بقولہ ادعونی استجب لکم لمن دعاہ من الداعین × و اوعد بالنا
من استکبر عنہ فقال ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین × وامر عباد
بالوفاء و ہو تعالی اولی من المامورین × فاذا وفوا کان تعالی من افضل الموفین وصلی اللہ علی محمد
الذی جعلہ شفیعا للمذنبین × و مجابا فی کل ما سال لسائر من قصدہ من القاصدین × و مستجا
فی کل ما دعا علی سائر من جحدہ من الجاحدین × و آلہ الذین جعلہم عونا للمستعینین × و غوثا
للمستغیثین × سیما علی القائم الذی بیدہ ازمۃ العالمین × و ببقائہ دارت السموات حول
الارضین × والویل لاعدائہم الذین انزلوہم منازل العاصین × وزعموا انہم فی اجابۃ الد
کسائر المردودین × و فی شفاعۃ العصاۃ غیر مقبولین × وجعلوا المستعین بہم کسائر المشرکین و
والمستغیث بہم من المفوضۃ والمبتدعین × و قالوا انہم علیہم السلام لیسوا بحاضرین × وما کا
لاحوال الخلق ناظرین × ولا لما تقولہ الشیعۃ من المستمعین × ولا بما تفعلہ من المبصرین × فقد بعد
شیعتہم المستغیثین × ونہوا عن مجیئہم المستجیرین × و زعموا انہ لا یجوز الجزع علی مصا

لمعصومین × ولا نقل قبور هو تشبیها بالکافرین × فقبح الله مقالاتهم فی قلوب المستبصرین × ولا
سوّد خیالاتهم فی صدور المسترشدین × فقد طعنوا فی الدین علی ائمة المسلمین × فجزاهم الله ان لم
یتوبوا جزاء المرتدین عن دین سید المرسلین × وعذبهم ان لم یستغفروا عذاب المنکرین لفضائل
امیر المومنین × وعاقبهم ان لم ینیبوا عقاب الجاحدین بما اعطاهما رب العالمین اما بعد
کہتا ہے بندۂ ذلیل واضعف الوریٰ ابن السید حسن علی محمد مرتضیٰ جعل الله آخرہما افضل من الاولیٰ
کہ رسالۂ انذار الناذرین ورسالۂ یا علی مدد جو تالیفات خواجہ عابد حسین صاحب انصاری سہارنپوری سے
ہین جنمین اونہون نے باوجود ادعاے تشیع اون امور سے انکار کیا ہے جنمین از زمان ائمہ
علیہم السلام تا این زمان کسی ایک نے بہی امامیہ سے انکار نہین کیا ہے اور اُن امور کے قائل
ہوے ہین جنکا سوا اون کے کوئی ایک بہی امامیہ کا قائل نملے گا مثل اسکے کہ لکہا ہے کہ ائمہ
علیہم السلام ضرور نہین کہ ہر دعا مین مستجاب الدعوہ ہون اور استغاثہ مین اونسے شرک لازم
آتا ہے وخلاف سیرت سلف صالح ہے کہ وہ حاضر و ناظر نہین ہین نہ ہمارے احوال کو
دیکھتے ہین نہ ہماری صدا کو سنتے ہین نہ روشن ضمیر ہین اور جزع اونکے ماتم مین نادرست ہے
اور لباس سیاہ ناروا ہے اور شبیہ کا بنانا ناجائز ہے اور جواب ان شبہات کا بطریق امامیہ
کتاب الکلام الحسن مین بتفصیل اور ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین مین باجمال
شایع ہو چکا ہے اور چونکہ خواجہ صاحب بظاہر مدعی تشیع ہین لہذا جواب مین محض احادیث و روایات
امامیہ لکہے گئے ہین لیکن چونکہ وہ مذہب امامیہ سے بالکل منحرف ہین بلکہ اہل انصاف اہل سنت
کے بہی مخالف ہین لہذا مین نے چاہا کہ جواب اون شبہات کا اگر بطریق اہل سنت بہی ہو جاتا
تو باعث کمال تقویت اخوان دین تہا ہر چند میرے پاس کتابین اوس مذہب کی بہت کم تہین
الحمد للہ کہ اونہین تہوڑی کتابون سے جواب اون شبہات کا بقدر کافی یکجا ہو گیا اور نام
اوسکا مین نے افحام الحائرین رکہا اور خدمات مومنین مین پیش کرتا ہون امید کہ اغلاط
لفظیہ و معنویہ سے چشم پوشی فرمائین اور دعائے خیر سے فراموش نفرمائین

بیان قوت سمع و بصر نبی و امام

سورۂ انعام مین ہے وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض اسیطرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو ملکو
آسمان و زمین تفسیر درمنثور اس آیہ کی تفسیر مین ابن عباس سے منقول ہے کشف ما بین السموات والارض حتی نظر الیھن
کھل گیا درمیان آسمان و زمین کے یہانتک کہ دیکھا جناب ابراہیم نے اونکو اور مجاہد سے اسی آیہ کی تفسیر مین ہے فرجت له السمو
السبع فنظر الی ما فیھن حتی انتھی بصرہ الی العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر ا
ما فیھن یعنے کھل گئے ابراہیم کے لئے ہفت آسمان پس دیکھا جو کچھ اون مین ہے تا اینکہ پہونچی
اونکی تا عرش اور کھل گئے اونکے لیئے ہفت طبقہ زمین پس دیکھا اونھون نے جو کچھ ان مین
اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے رأیت ربی فی احسن صورۃ فقال فی
یختصم الملاء الاعلی یا محمد قلت انت اعلم ای رب قال فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بر
بین ثدیی قال فعلمت ما فی السماوات والارض ثم تلا ہذہ الایہ یعنے دیکھا مین نے ا
رب کو نہایت خوبصورتی سے پس کہا اوسنے مجھسے کہ کس امر مین خصومت کرتے ہین م
آسمان مین نے کہا کہ تو عالمتر ہے فرمایا پس رکھا خدا نے ہاتھ اپنا میری پشت پر پس پا
مین نے برودت اوسکی سینہ مین پس جانا مین نے جو کچھ ہے آسمانون و زمین مین پھر
حضرت نے اسی آیہ کو اور تفسیر سراج المنیر مین قریب اس مضمون کے نقل کرنے
بعد لکھتے ہین قیل ان ہذہ الرویۃ کانت بعین البصیرۃ لان ذالک لا یدرک الا بالعق
فاریناہ ذالک لیستدل به علی توحیدنا یعنے کہا گیا ہے کہ یہ رویت تھی بچشم بصیرت اس
کہ ادراک اسکا نہین ہوسکتا مگر عقل سے پس دکھایا ہمنے ابراہیم کو اسکے تئین تاکہ استدلال کر
اس سے ہماری توحید پر ان روایات سے ظاہر ہوا کہ خدا نے جناب ابراہیم و جناب رسو
کو ایسی بصارت عنایت فرمائی کہ اونھون نے سارے آسمان و کل زمین و ما فیہا کو دیکھا ا
بانضمام احادیث امامیہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و اوصیا کو جانب خدا سے پانچ روحین ع
ہوئی ہین منجملہ اونکے روح القدس ہے اور اوسی سے دیکھتے ہین ہر اوس چیز کو جو زیر عرش
اوس چیز کے جو زیر زمین ہے اور ممکن ہے کہ اہلسنت کی کتابون مین بھی اسکی تصدیق نکل آوے اور ا
بطریق اہلسنت ایسی بصارت جو برابر قائم رہے اور انبیاء کے لیئے ثابت ہو تو غالبا افضل النبیین

کے لئیے ماننے مین دلیل فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید پس کھولا ہمنے تجھسے
ملکے محمد تیرے پردہ کو پس نظر تیری آج تیز ہے کوئی عذر نہوگا بلکہ سنیون کے اہل کشف کی
یت باصرہ وسامعہ اونکے کتب مین باوجود اونکے عدم عصمت وکمال نبوت وغیرہ کے
تیمی مندرج ہے کہ اوس جناب کے اسقدر کمال بصارت وسماعت کے قیام ودوام پر
اسی سنی کو عذر کرنا محل تعجب ہوگا چنانچہ انوار نعمانیہ مین ہے کہ غزالی نے اپنی کتاب منقذ
نہین تصریح کی ہے کہ جب وہ چاہتا ہے تو انبیا و ملائکہ سے ملاقات کرتا ہے اور اونسے
ستفادہ کرتا ہے اور محی الدین عربی نے اپنی فتوحات مین لکھا ہے کہ وہ چند بار آسمان
ل فہر گیا اور جبکہ عرش پر پہونچا تو ابوبکر کو دیکھا اور ہر ہر آسمان پر ایک ایک نبی کو دیکھتا تھا
بلاور حیوۃ الحیوان دمیری لغت جن مین ایک کرامت عبدالقادر گیلانی کی لکھی ہے جسکے آخر
امین قول جن درباب عبدالقادر کے یہ نقل کیا ہے انہ لینظر من دارہ الی مردۃ الجن وھم
ین ما تصی الارض فیفرون من ھیبتہ وان اللہ تعالی اذا اقام قطبا مکنہ من الجن والانس یعنے
با عبدالقادر دیکھتے ہین اپنے گھر سے طرف متمردین جن کے باوجودیکہ وہ دورتر زمین مین ہوتے
ہین پس بھاگتے ہین اونکی ہیبت سے اور جبکہ خدا قائم کرتا ہے قطب کو تو اوسکو متمکن کرتا ہے
تمام جن وانس پر اور عبدالقادر کی کرامات ومعجزات تو حد سے زیادہ ہین کہ وہ قم باذنی کہکر
مردہ جلایا کرتے تھے نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۲۱۴ مین ہے کہ ایک روز عبدالقادر جیلانی نے
کہا کہ میرا قدم ہر ولی خدا کی گردن پر ہے فلم یبق ولی للہ تعالی فی المشرق ولا فی المغرب ولا من دار
سالسد ولا فی جزائر البحر المحیط ولا فی جبل قاف الا مد عنقہ فی تلک الساعۃ الا رجلا واحدا فی اصفہان
لم یتادب مع الشیخ فسلب حالہ پس نہ باقی رہا کوئی ولی مشرق مین نہ مغرب مین نہ بیچ سد جزائر بحر
محیط مین نہ کوہ قاف مین لیکن اوسنے گردن اپنی درازکی اوسوقت مین سوا ایک شخص کے اصفہان
مین جو متادب نہوا ساتھ شیخ کے پس حالت اوسکی سلب ہوگئی پھر لکھتا ہے کہ مروی ہے کہ شیخ ابومدین
نے گردن اپنی بلاد مغرب مین درازکی تو لوگون نے سبب پوچھا تو کہا کہ میرے سید عبدالقادر نے اسوقت
اگر کہا ہے کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے پس یہ لکھ لیا گیا تا آنکہ مسافرین عراق سے آئے اور خبر کی کہ
مین اوس روز عبدالقادر نے یہ کہا تھا پھر لکھتا ہے کہ طبقات شعرانی مین ہے کہ عبدالقادر کو جیلانی اسوجہ سے

کہتے ہین کہ خدا تجلی ہوا اونپر سو بار درحالیکہ وہ شکم مادر مین تھے اور پکارا اونکو ملائکہ نے اس نام سے اور سنا لوگون نے اور پکار

شایع ہوا اور کتاب مذکور صفحہ ۲۱۹ ذکر ابراہیم دسوقی مین جو چوتھا ہی اونکے اقطاب اربعہ کا طبقات شعرانی سے

کیا ہی کہ انہ صام فی المھد وانہ ینقل اسم مریدہ من الشقاوۃ الی السعادۃ وان الدنیا جعلت فی یدہ کالخاتم وانہ جاوز

سدرۃ المنتہی وجالت نفسہ فی الملکوت ووقف بین یدی اللہ تعالی وانہ فک طلسم السبع المثانی

قدمہ لو تسعھا الدنیا وقال رضی اللہ عنہ ولیت القطبیۃ فرایت المشرقین والمغربین وما تحت التخوم وصافحت

علیہ السلام یعنے اونھون نے روزہ رکھا گہوارہ مین اور بدل دیا جاتا ہی نام اونکے مرید کا شقاوت سے طرف سعادت کے اور

اونکے قبضہ مین مثل انگشتری کے کردی گئی اور وہ سدرۃ المنتہی سے بھی آگے گئے اور نفس اونکا ملکوت آسمان مین جولان ہوا اور کھڑے ہو

سامنے خدا کے اور اونھون نے کھول طلسم سبع مثانی کو اور اونکے قدم کی وسعت نہوئی دنیا مین اور کہا خود اونھون نے کہ مین متولی قطب

اور دیکھا مین نے مشرقین و مغربین کو اور انتہائے زیر زمین کو اور مصافحہ کیا مین نے جبرئیل علیہ السلام سے اور اگر اسطرح

کے ہزیانات لکھے جائین تو ایک کتاب طویل ہو لیکن رفع استبعاد اونکا ہارے دعوی مین باب سماعت و بصارت

اعانت ائمہ علیہم السلام کے جو ہمین کے معتقدات سے ہوتا ہی حالانکہ غالبا اونکے علما کسی اہل کشف کو علانیہ اپنے خلفائے ثلثہ سے افضل

نہ کہینگے جنکے باب مین اس قسم کی ایک کرامت بھی صحاح ستہ مین مذکور نہین ہی اور ہم تو علانیہ اپنے ائمہ علیہم السلام کو بعد جناب رسول

مخلوقات خدا حتی ملائکہ وانبیا سے افضل سمجھتے مین اور صحیح بخاری ذکر صلوۃ کسوف مین ہی اسما بنت ابوبکر سے کہ جب جناب رسول

نماز کسوف سے فارغ ہوئے تو فرمایا مامن شی کنت لم اراہ الا قد رایتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار یعنے کوئی چیز جسکو مین

نہین دیکھتا تھا مگر دیکھا مین نے اوسکو اس مقام پر تا آنکہ جنت جہنم کو اور تفسیر در منثور سورۂ احزاب مین براء ابن عازب سے

منقول ہی کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو خندق کہودنے کا حکم دیا تو بعض کوہ مین ایک بڑا پتھر سخت مانع

اور پھاوڑا اوسمین داخل نہین ہوتا تھا پس اسکی ہمنے حضرت سے شکایت کی پس خود وہ جناب آئے اور پھاوڑہ کو لیا اور بسم اللہ کہکر ایک

ضرب لگائی اور فرمایا اللہ اکبر مین مفاتیح شام دیا گیا واللہ انی لابصر قصورھا الحمر الساعۃ یعنے واللہ مین شام کے قصور سرخ کو اسوقت

دیکھ رہا ہون پھر دوسری ضرب لگائی اور ایک ثلث پتھر کٹ گیا پھر فرمایا اللہ اکبر مین مفاتیح فارس دیا گیا واللہ انی

لابصر قصور المدائن البیض یعنے واللہ مین اسوقت قصور سفید مدائن کو دیکھتا ہون پھر تیسری ضرب لگائی

تو باقیماندہ پتھر کٹ گیا پس فرمایا اللہ اکبر مین دیا گیا مفاتیح یمن واللہ انی لابصر ابواب الصنعاء

دیکھتا ہون دروازے صنعا کو اور مشکوۃ مین عرباض بن ساریہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین تمکو اپنے اول امر کی خبر دیتا ہون کہ ابراہیم نے میری رسالت کی دعا کی اور عیسی نے

یری بشارۃ ودی ورویا امّی التی رات حین وضعتنی وقد خرج لھا نور اضاء لھا منہ قصور الشام اور نیز اول
ترمیرا خواب میری والدہ کا ہے کہ دیکھا جب مین پیدا ہوا اور نکلا واسطے اونکے نور کہ روشن ہوئے اونکے
جے اوس سے قصرہاے شام لمعات شرح مشکوۃ مین ہے والظاہر ھذا الکلام ان رویۃ نور اضاء بہ
قصور الشام کانت فی المنام وقد جائت الاخبار انہا کانت فی الیقظۃ واما الذی فی المنام فہو انہا رات انہ
تاھا آت فقال لہا ھل شعرت انک حملت بسید ھذہ الامۃ ونبیہا فینبغی ان یحمل الرویا علی الرویۃ
العین اور ظاہر اس کلام کا یہ ہے کہ دیکھنا ایسے نور کا جس سے قصور شام روشن ہوئے خواب مین تھا اور
آئے ہین اخبار کہ یہ بیداری مین تھا لیکن جو خواب مین تھا یہ تھا کہ آمنہ نے دیکھا کہ کوئی آکر کہتا ہے کہ آیا جانتی تو
کہ تو حاملہ ہے ساتھ سید امت اور نبی امت کے پس سزاوار ہے کہ حمل کیا جائے خواب آنکھہ سے دیکھنے پر اور
اشعۃ اللمعات مین مولوی عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہین ترجمہ حدیث مین وے تحقیق بیرون آمد برلے
تا در مین روشنائی کہ روشن شد مرا دران روشنائی کوشکہاے شام چنانکہ در اخبار آمدہ است کہ در وقت
زائیدن آنحضرت نورے از آمنہ ظاہر شد کہ خانہاے ولایت شام نمایان گشت وگفتہ اند کہ این بیداری
دپس مرا وبرویا رویاے عین است اور ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۱ مین ہے وقد خرج منہا نور
بانت منہ لہا قصور الشام وکذالک امہات النبیین یعنے نکلا آمنہ سے نور روشن ہوتے اونکے لیے
اوس سے قصور شام کے اور ایسا ہی تھا حال ماؤن کا انبیاء علیہم السلام کی اور کتاب مذکور صفحہ ۱۱
مین ہے رات امہ صلی اللہ علیہ وسلم من النور الذی خرج معہ قصور الشام یعنے دیکھا والدہ نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوس نور سے جو خارج ہوا ساتھ حضرت کے قصرہای شام کو اور
قصص ونقل سے اس روایت کے یہ ہے کہ انبیا کی ماؤن نے وقت ولادت اونحضرات کے عموما اور
جدہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم نے خصوصا بسبب انوار اونحضرات کے صدہا کوس کی چیزونکو
دیکھا تو کیونکر خود وہ حضرات خصوصا افضل الانبیا اطراف عالم کے اشیا کو ملاحظہ نفرماسکین گے کہ
ہنگام ولادت سے تا رسالت وہ نور کمال ترقی پر تھا اور اسی سے ظاہر ہوتی ہے صحت اون روایات کی جو
کتب امامیہ مین ہین کہ جناب رسول وائمہ علیہم السلام تمام دنیا ومافیہا کو مثل کف دست کے دیکھتے ہین اور علامہ
محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ لوامع فائدہ چہارم شروع کتاب مین ارقام فرماتے ہین در اخبار متواترہ وارد شدہ است
آنا فانا بر ایشان منکشف می شود علوم الہیہ ودر اخبار متواترہ وارد شدہ است کہ احوال ہر کس را بعنوان

مکاشفہ سید اشرف و سید اشرف کہ شیعہ است یا سنی بہشتی است یا دوزخی و اسمائے ہر یک را می دانند و تمیز دا
است کتاب اسمائے شیعیان و غیر شیعیان اور تیسیر الوصول مین انس سے روایت کی ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ما من مسلم یسلم علیّ الا رد اللہ تعالیٰ علی روحی حتی
علیہ السلام یعنے کوئی مسلمان مجھپر سلام نہین کرتا مگر خدا اوسکو پھیرتا ہے میری روح پر تا ا
خود جواب سلام دیتا ہون نکالا اسکو ابو داؤد نے اور بطریق امامیہ خصال مین ہے الا ابلغہ
وسمعہ یعنے کوئی مسلمان حضرت پر سلام نہین کرتا مگر وہ پہونچتا ہے اوس جناب تک اور اوسکو سن
ہین اور مفہوم دونو کا ایک ہے اور کتاب حسن التوسل چھاپہ مصر صفحہ ۱۰ مین ہے قالوا الادب للمسلم والد
والمستشفع الاقتصاد فی صوتہ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعہ وان اسر دیرہ وان بعد کما
کہ ادب مسلم و دعا کنندہ و شفاعت خواہ کیلئے یہ ہے کہ میانہ روی رکھے آواز مین کہ جناب رسول
سنتے ہین ہر چند مخفی کہے اور دیکھتے ہین ہر چند بعید ہو اور بطریق امامیہ جلد بست و دوم بحار مین ہے کہ
نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ مین اکثر امام حسین علیہ السلام کو یاد کیا کرتا ہو
پس کیا کہا کرون فرمایا کہہ تین بار السلام علیک یا ابا عبد اللہ فان السلام یصل الیہ من قریب و
بعید پس سلام پہونچتا ہے اونحضرت تک قریب سے اور بعید سے اور امیر المومنین کی قو
سمع و بصر مثل قوت سمع و بصر افضل النبیین ہونا اہل سنت کی کتابون سے ثابت ہے چنانچہ ینا
المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۱۶ اوس خطبہ مین امیر المومنین علیہ السلام کے مذکور ہے جسمین فرمایا کہ جب جناب ر
وحی نازل ہوئی تو مین نے آواز شیطان سنی تو مین نے کہا کہ یہ آواز کیسی ہے فرمایا کہ یہ آواز شیطان
کہ مایوس ہو گیا ہے عبادت سے انک تسمع کما اسمع و تری کما اری الا انک لست بنبی ولکنک الو
وانک علی خیر یعنے تم بھی سنتے ہو جسطرح مین سنتا ہون اور دیکھتے ہو جسطرح مین دیکھتا ہون سوا اسکے
نبی نہین ہو بلکہ وزیر ہو اور خیر پر ہو اور کتاب مذکور صفحہ ۶۶ مین ہے فرمایا امیر المومنین نے سلونی قبل ا
تفقدونی فلانا بطرق السماء اعلم منی بطرق الارض یعنے مجھسے سوال کرو قبل اسکے کہ مجھ مفقود
کہ مین طرق آسمان سے عالم تر ہون بنسبت طرق زمین کے اور جبکہ امیر المومنین علیہ السلام کی سماع
و بصارت مثل سماعت و بصارت جناب رسول ہو تو بین الامامیہ دیگر ائمہ اور اوس جناب مین فر
نہین ہے اور حیوٰۃ الحیوان دمیری چھاپہ مصر صفحہ ۴۴ مین ہے کہ جب عمر شام سے واپس آیا تو ا

اپنی رعایا کے احوال کی تفتیش کرنے لگا پس ایک زن ضعیفہ کے مکان مین آیا زن نے پوچھا کہ عمر کیا ہوا کہا کہ شام سے صحیح و سالم
واپس آیا فقالت لاجزاہ اللہ عنی خیرا قال و لم قالت لانہ واللہ ما نالنی من عطائہ منذ ولی امر المومنین
دنیار ولا درھم فقال و ما یدری عمر بحالک و انت فی ھذا الموضع فقالت سبحان اللہ واللہ ما ظننت
ان احدا یلی علی الناس ولا یدری ما بین مشرقہا و مغربہا فبکی عمر رضی اللہ عنہ وقال واعمراہ کل احد افقہ منک
حتی العجائز یا عمر کہنے لگی کہ خدا اوسے میری طرف سے جزائے خیر نہ دے عمر نے کہا کیون کہنے لگی اسلیے کہ اوسنے
مجھے کچھ نہ دیا جب سے متولی امور مسلمین ہوا کہا عمر نے کہ عمر کیا جانے تیرے حال کو کہ تو یہان ہے کہنے لگی سبحان
اللہ واللہ مجھے گمان نہین ہے کہ کوئی شخص متولی امور مردم ہوا ور نہ جانے مابین مشرق و مغرب زمین کو پس
رویا عمر اور کہا کہ ہائے عمر ہر ایک فقیہ تر ہے تجھسے تا اینکہ زنان پیر اے عمر اور اس روایت سے ظاہر ہے
کہ امام کو احوال عالم سے مطلع رہنا ضروری امر ہے جسکی تصریح کتب امامیہ مین بہت واضح طور پر مذکور ہے
اور الکلام الحسن مین بہت سے احادیث اس مضمون کے منقول ہین کہ امام خلائق مین حاضر و ناظر ہین اور
سمیع ہین اونکے اقوال کے اور بصیر ہین اونکے احوال کے اور شواہد النبوۃ جامی احوال امام محمد باقر علیہ
السلام مین ہے از انجملہ آنست کہ دیگرے گفتہ است کہ بدر خانۂ باقر رضی اللہ عنہ رفتم و در را بکوفتم کنیزے
بیرون آمد کہ پستان وی در آغاز خواستن بود دست بر سر پستان وے زدم و گفتم مولائے خود را بگوئی کہ فلان
بر در است از درون خانہ آواز داد کہ درون آئی کہ مادر ترا بسا درون رفتم و گفتم من بآن بدی نخیدشے نبودم
فرمود کہ راست می گوئی اما اگر شما گمان می برید کہ این دیوار ہا پیش ابصار ما حجاب می شود چنانچہ پیش ابصار
شماست پس میان ما و شما چہ فرق باشد زنہار کہ دیگر چنین نہ کنی اور تفسیر در منثور تفسیر سورہ شعرا آیہ الذی
یراک حین تقوم مین مجاہد سے منقول ہے کان رسول اللہ یری من خلفہ فی الصلوۃ کما یری من بین
یدیہ یعنے جناب رسول دیکھتے تھے پس پشت سے نماز مین جسطرح دیکھتے تھے سامنے سے اور ابن
عباس سے منقول ہے کان النبی صلے اللہ علیہ و سلم اذا قام الی الصلوۃ رای من خلفہ کما یری
من بین یدیہ یعنے جناب رسول جبکہ نماز کیلیے کھڑے ہوئے تھے تو دیکھتے تھے پس پشت سے جسطرح دیکھتے
تھے سامنے سے اور قید اس حالت کی مخصوص نماز ہی مین نہین ہے بلکہ ہمیشہ وہ جناب و سائر ائمہ علیہم
السلام پس پشت سے اوسیطرح دیکھتے تھے جسطرح سامنے سے دیکھتے تھے جیسا کہ کتب امامیہ مین شرائط
امامت سے ہے چنانچہ جلد سابع بحار مین چند کتب سے نقل کیا ہے فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے

للامام علامات یعنے امام کیلئے چند علامتین ہین تا اینکہ فرمایا و یری من خلفہ کما یری من بین یدیہ
دیکھتا ہے امام پس پشت سے جسطرح دیکھتا ہے سامنے سے اور شواہد النبوۃ جامی مین ہے کہ ر
ایکبار عمر نے خطبہ پڑھتے پڑھتے ترک خطبہ کیا اور کہا یا ساریۃ الجبل اے ساریہ پناہ لے کوہ سے لوگو
کہا کہ عمر دیوانہ ہوا ہے عبدالرحمان بن عوف نے وجہ پوچھی کہنے لگا کہ اوسوقت مین نے دیکھا کہ سا
اور لشکر اوسکا کافرون سے نزدیک ایک کوہ کے محاربہ کر رہا ہے اور کفار پیش و پس سے اوسکے آ
ہین اسکو دیکھکر مین بے طاقت ہوا اور اس سخن کو کہا کہ پشت کوہ کیطرف کر لین اور مدینہ سے تا لشکر
ساریہ ایک ماہ کا راستہ تھا بعد چند روز کے جب ساریہ نے مراجعت کی تو بیان کیا کہ ہم روز جمعہ کا
سے محاربہ کرتے تھے کہ ایک منادی نے ندا دی کہ اے ساریہ کوہ سے پناہ لے تا اینکہ ہم نے پنا
اور بہت سے کفار قتل ہوئے اور باقی بھاگے تا آخر حکایت اور اس روایت کا بطلان روایت
حیوۃ الحیوان ہی سے ظاہر ہے ہمکو زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین لیکن مقصود یہ ہے کہ جب ا
قسم کی قوت موافق عقیدۂ سنیان ایسے لوگون کو ہو جو غیر معصوم ہون اور اکثر عمر انکی بت پرستی
گذر چکی ہو تو ہمارے ائمہ علیہم السلام ہین جو مؤید من اللہ و منصوص من رسول اللہ ہون کیون ایس
قوت نہوگی جو اپنی رعایا کے احوال سے مطلع ہون اور اون کی خبر لے سکین واضح ہو کہ میرے پاس ا
جاہل ناصبی کا گمنام خط علیگڈہ سے آیا جو ۲۹ مئی کا لکھا تھا مگر میرے پاس ۳ جون روز دوشنبہ سنہ ۱۹
کو پہونچا جسکو مین سمجھتا ہون کہ بایما صاحب انذار الناظرین ہے کیونکہ اس شخص کے خیالات بہت ملتے
ہین اون سے اور اوسمین میری نسبت بہت دشنام اور شیعون پر اتہام کیا ہے اور مین دشنام و غ
کے جواب پر شکر خدا کرتا ہون کہ یہی میری لیئے انشاءاللہ ذریعہ نجات کا ہوگا اور عوض اوسکا خود امیرالمو
پر چھوڑتا ہے ہون جبکہ مین اور وہ سامنے اوس جناب کے قیامت مین کھڑے ہون گے تو جو فیصلہ منا
ہوگا فرمائین گے اور دیکھنا ہے کہ وہ جناب جب قاسم جنت و نار ہونگے تو ہمکو جہنم مین بھیجتے ہین یا او
لیکن اوسنے اپنی غباوت و جہالت و تقلید صاحب انذار الناظرین سے اونکے رسالہ کی تائید مین کچھ لکھا
ہے اور گویا کہ یہ خود اونھین کی زبان سے ہے لہذا مین اوسکو ضروری سمجھکر جواب اوسکا لکھتا ہون
لکھتا ہے کہ جناب ائمہ طاہرین سمیع و بصیر کسی طرح نہین ہو سکتے ہان جب بعلم لدنی کسی امر کو دریافت فرماو
ضرور ماہر ہون گے مثال وحی دی ہین آپ لکھتے ہین کہ مولوی صاحب کتب فارسیہ بھی نہین پڑھ

ہو آپ اسکو بھی نہین جانتے جناب داؤد علیہ السلام نے جناب احدیت مین درخواست کی کہ مقضاے احکام معاملات
کیلئے ایسی دلیل واضح عطا فرما کہ اجراے احکام مین دقت نہو چنانچہ آسمان سے زنجیر لٹکائی گئی دو شخص محاکمہ
مین فریادی آئے ایک کا دعوی تھا کہ مین اسکو امانتاً دینار دے گیا تھا یہ انکار کرتا ہے جناب داؤد علیہ السلام
نے حکم دیا کہ زنجیر کو ہاتھ لگا مدعی سچا تھا زنجیر تک دسکا ہاتھ پہونچ گیا مدعی علیہ نے براہ بے ایمانی یہ چالاکی کی کہ بانس کی لاٹھی مین
وہ کل دینار بہرکر مدعی کو دیگیا جب مدعی علیہ زنجیر کو ہاتھ لگا چکا مدعی علیہ نے کہا میری لاٹھی لیتے رہ مین بھی ہاتھ لگالون چنانچہ اوسوقت
مدعی علیہ سچا تھا زنجیر دسکے بھی ہاتھ آگئی اس مکر پر زنجیر آسمان کو کھینچ لیگئی اور جناب داؤد علیہ السلام کچھ حکم نہ دے سکے اگر جناب
داؤد علیہ السلام سمیع و بصیر تھے تو کیون اوس لاٹھی کو خود نہ لے لیا اور انصاف نہ کیا آپکے مغز کو تاڑی چڑھی ہوئی ہے جو
پیغام و پیغمبران کو سمیع و بصیر جانتے ہو جناب امام رضا علیہ السلام و جناب امام حسن علیہ السلام خرما کہانے اور پانی پینے کے خود مرتکب
ہوئے گویا اپنے تئین خود قتل کیا شرم نہین آتی ایسے کلمات ناموزون کہتے ہو لعنت خدا ایسے شیعہ اور ایسے طریقہ پر حدیث
رسول صلوات اللہ علیہ و آلہ کب خلاف ہو سکتی ہے جو لوگ محبت جناب امیر علیہ السلام مین داخل نار ہونگے
و نہین سب سے اول آپ ہونگے اسوجہ سے کہ اس شروع صدی مین باوجود دعوی ہمنمازی آپکا غلو اس درجہ
پہونچا ہے کہ ائمہ طاہرین کو خدا سے نسبت دیتے ہو انتہی جواب اس طرح کی مثالین تو انبیا و اوصیا کی
لاعلمی کی بہت مل سکتی ہین اور منافقین ایسے ہی چیزون سے اونحضرات کے نقص پر دلیل لایا کئے چنانچہ ہم نے
تفصیل الکلام الحسن مین وہ روایت نقل کی ہے جسمین مذکور ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام ایک مومن
کے فقر و فاقہ کو سنکر رونے لگے تو ایک ناصبی نے اپنے مجمع مین کہا کہ بڑا تعجب ہے ان لوگون سے کہ کبھی تو کہتے

لہ دونون حضرات اپنے واقعہ شہادت سے قبل وقت سے آگاہ تھے کہ امام حسن علیہ السلام نے بعد زہر نوش فرمانے کے
اپنی آگاہی سے خبر دی جیسا کہ بحار الانوار خبر شہادت مین اوس جناب کی ہے کہ فرمایا حضرت نے جناب سید الشہدا سے
لقد عرفت من دھانی و من این اوتیت یعنے مین جانتا ہون اوسے جسنے مجھپر یہ مصیبت ڈالی اور اصل اوسکی
کہان سے ہے اور امام رضا علیہ السلام نے قبل شہادۃ ہی خبر بیان کر دی تھی جیسا کہ حال شہادت مین اوس جناب
کے خبر ہرثمہ مین ہے کہ فرمایا حضرت نے اوس سے کہ اب زمانہ میری رحلت کا قریب ہونچا اور ہارون نے قصد
کیا ہے کہ مجھے انگور و انار مین زہر دے اسطرح کہ ڈورے کو زہر مین ڈبا کر سوئی سے انگور مین کھینچے گا اور زہر
اپنے بعض غلام کی ہتیلی پر رکھکر دانون مین انار کے زہر کو اپنے ہاتھ سے ملے گا اور مجھکو روز آئندہ بلاوے گا
یقرب الی الرمان والعنب و یسئالنی اکلھما فاکلھما ثم ینفذ الحکم و یحضر القضاء اور انار و انگور میرے قریب رکھیگا
اور مجھے دونو کے کہانے کو کہیگا پس مین کھاؤنگا اور حکم خدا جاری ہوگا اور قضا حاضر ہوگی یعنے پھر مین انتقال کرونگا ۱۲ منہ المؤلف

ہین کہ آسمان و زمین و ہر چیز ہمارے اختیار مین ہے اور خدا ہماری کوئی دعا نامقبول نہین کرتا
کبھی اصلاح حال اپنے شیعون کی نہین کر سکتے اور عجز سے روتے ہین اوس مومن کو اس کلام
خبر ہو پہنچی اور امام سے آکر اوسنے بیان کیا حضرت نے دو روٹیان اپنے کھانے کی اوسکو عطا فرمائین
اور ارشاد کیا کہ انھین سے تیرا فقر و فاقہ دور ہو جائے گا اوس مومن نے اون روٹیون سے ایک
مچھلی خریدی جسکے شکم مین دو موتی نکلے جنکو اوسنے مال کثیر پر فروخت کیا اور بہت خوشحال ہوا پس
اوس ناصبی نے کہا کہ تعجب ہے کہ علی بن الحسین اوس شخص کی فاقہ شکنی نہ کر سکے اور اب اوسکو غنی کر دیا
یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو فاقہ شکنی نکر سکے کیونکر اس درجہ غنی کر سکتا ہے امام نے جب اسکو سنا تو فرمایا
اسیطرح قریش جناب رسولؐ کے بابمین کہتے تھے کہ کیونکر ایک شب مین بیت المقدس جاکر پھر آئے
اور مکہ سے مدینہ نہین جا سکتے مگر بارہ روز مین پھر فرمایا امام نے کہ واللہ وہ لوگ جاہل تھے امر خدا
اولیائے خدا سے کہ مراتب رفیعہ نہین مل سکتے مگر تسلیم مین اون امور کے جنمین خدا تدبیر فرماتا ہے
یا حاجت ترک سوال مین اوس سے اور اولیائے خدا نے مکارہ پر صبر کیا پس خدا نے اونکی جزا مین لازم
کیا اونکے ہر سوال کے قبول کو لیکن باوجود اسکے وہ نہین چاہتے خدا سے لیکن جو خدا چاہتا ہے اور
ہے اور اسی حدیث سے کل شبہات نافہمون کے دفع ہوتے ہین لیکن مین اور تفصیل کرتا ہون کہ خدا
کا علم ازلی و ابدی ہے اور انبیا و اوصیا کا علم مستفاد ہے اور جب خدا چاہے اوسے سلب کرے اور و
ہر حال مین محتاج ہین خدا کے پس یہ خیال کہ اونحضرات کو خدا سے نسبت دی ہے بوجہ تقلید صاحب
انزار الناوزین شیعہ نما ہے اور احکام انبیا و اوصیا کے ظاہر شریعت پر مبتنی ہوتے ہین اور ہر جگہ اپنے
علم کے عمل پر مامور نہین ہین جسطرح منافقین کے کلمہ لا الہ الا اللہ کو باوجود علم اونکے کفر کے مان لیا
اور کل برتاؤ اونسے اہل اسلام کا کیا حالانکہ اونکے نفاق سے آگاہ تھے اور اسی رو سے وہ لوگ
محکوم بنجاست تھے مگر اونکو طاہر سمجھا جیسا کہ سائر صحاح اہل سنت مین ہے کہ جناب رسول نے عبداللہ
بن ابی کے کفن کیلیے باوجود منافق جاننے کے اپنا پیراہن دیدیا اور اوسپر نماز پڑھی تا اینکہ جناب خلافت
مآب خلیفہ ثانی نے ممانعت کی اور نعوذ باللہ اوس جناب کی تنبیہ کی اور اوس غفلت سے چونکایا جسپر
باوجود رسالت وہ جناب مطلع نتھے اور اسی وجہ سے حسب اعتقاد سنیان اگر بعد اوس جناب کے کوئی
نبی ہوتا حضرت خلیفہ ثانی ہوتے اسیطرح اگر جناب داؤد اپنے علم کے عمل پر مامور ہوتے تو نہ مجبوری آتے

کی کیا ضرورت تھی پس چونکہ ظاہر حال پر مامور تھے لائمی اوسکے ہاتھ سے نہ پی اسیطرح ائمہ علیہم السلام زہر
کہانے پر مامور تھے اور خلاف آیہ لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے نہین کیا جسطرح جناب ابراہیم
خلیل اللہ نے قصد ذبح فرزند مین آیہ من یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم کے خلاف نہین کیا بلکہ اوسپر مامور
تھے والا اصحاب کا جہاد مین جا کر قتل ہونا بہی خود اپنے تئین قتل کرنا ہے کہ نہ جاتے نہ قتل ہوتے بلکہ
جب جناب موسی عصا لئے کوہ طور پر گئے تو خدا نے فرمایا ما تلک بیمینک یا موسی تیرے داہنے ہاتھ
مین کیا ہے اے موسی پس کیا اس پوچھنے سے خدا کا جہل لازم آتا ہے یا فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنی
یعنے تھے جناب رسول معراج مین خدا سے بقدر دو کمان کے یا قریب تر پس کیا خدا کو شبہہ تھا مقدار
مین جو لفظ یا فرمایا جو تم اسکا جواب دوگے وہی جواب ہمارا انبیا و ائمہ علیہم السلام کے باب مین ہے
اور اقبح و اشنع و اکذب روایات سے ہے جسکے بطلان پر کوئی ذی عقل شک نکرے گا یہ روایت
کہ جبرئیل آئے پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور کہا کہ اے محمد خدا آپ پر سلام فرماتا ہے
و یقول سل ابا بکر ھل ھو عنی راض فانی عنہ راض اور کہتا ہے آپ سے کہ پوچھو ابو بکر سے کہ آیا وہ
راضی ہے مجھسے پس مین راضی ہون اوس سے اب ہم واسطے مزید توضیح بعض احادیث اپنے
اور اقوال اپنے علما کے لکھتے ہین کافی اس باب مین ہے کہ ائمہ علیہم السلام جانتے ہین جبکہ انتقال فرماتے
ہین اور نہین انتقال فرماتے مگر اپنے اختیار سے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے
انّ اماماً لا یعلم ما یصیبہ والی ما یصیر فلیس ذالک بحجۃ اللہ علی خلقہ یعنے جو امام کہ نہ جانے
اوسے جو اوسپر مصیبت پڑے اور کہان تک اوسکا امر منتہی ہوگا تو وہ نہین ہے حجت خدا اوسکے
خلق پر اور حسن بن جہم نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین اپنے قاتل کو جانتے تھے اور
نیز اوس شب کو جسمین قتل ہون گے اور فرمایا آواز بطور بلند گہر مین کہ بعد انکی آواز کے نوحہ و بکا بلند ہوگا
اور ام کلثوم نے کہا کہ آج رات کو آپ گہر مین نماز پڑہین اور کسی اور کو نماز پڑہانے کو حکم فرمائین
مگر حضرت نے نہ مانا اور بکثرت آتے جاتے رہے اوس شب مین بغیر سلاح کے اور جانتے تھے کہ ابن ملجم
قاتل ہے اوس جناب کا تلوار سے گویا یہ اون امور سے ہے جسکا تعرض خوب نتہا امام نے جواب دیا ذالک
کان لکنہ خیر فی تلک اللیلۃ لتمضی مقادیر اللہ عز و جل یعنے ایسا ہی تھا لیکن حضرت مخیر تھے اوس
شب مین تاکہ جاری ہون تقدیرات الٰہی فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے یعنے حضرت کو اختیار تھا

اوس شب مین کہ چاہین بقا کو اختیار کرین یا لقائے خدا کو پس اختیار کیا لقائے خدا کو تاکہ جا
ہو تقدیر خدا اور وقوع مہلکہ مین اوسوقت غیر جائز ہے جبکہ با مرو رضائے خدا نہو والا جائز بلکہ
ہے مثل حضرت کے فعل اور فعل جناب امام حسین علیہ السلام کے اور مثل ہمارے فعل کے جہا
ساتھ ہو کے اور فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے بحار مین کہ بعض نسخون مین خیر خاء معجمہ سے
یعنے مخیر تھے درمیان بقاء و لقاء کے پس اختیار کیا لقاء کو اور بعض نسخون مین حاء مہملہ اور نون
ہو یعنے قتل معین و معلوم و یقینی تھا اوس جناب کے نزدیک پس فرار اوس سے نافع نتھا اور فرمایا
مقام پر جسکا حاصل یہ ہے کہ بچنا ایسے امور سے اوسی کیلئے ممکن ہے جو کل اسباب حتمیہ کو
ہو اور اس سے لازم آتا ہے کہ تقدیرات مکروہہ اون حضرات پر جاری نہون اور یہ غیر ممکن
اور حاصل یہ ہے کہ احکام اون حضرات کے مبتنی ہین علوم ظاہرہ پر نہ علوم الٰہیہ پر اور جسطرح احوال
بہت سے امور مین مباین ہین ہمارے احوال سے اوسیطرح اونکے تکالیف مغایر ہین ہمارے تکالیف
اور علم اونکے عصمت و جلالت اور اونکے کل افعال کے قانون حق و صواب پر ہونے کا کافی ہے کہ ہملوگ
متعرض نہون بیان حکمت پر خصوصیات احوال مین اون حضرات کے اور اخبار کثیرہ دلالت کرتے
کہ ہر ایک اونحضرات سے مامور بامور خاص تھا جو لکھے تھے اون صحف سماویہ مین جو نازل ہوے
جناب رسول پر پس وہ حضرات اونھین صحف پر عمل کرتے تھے پس نہین سزاوار ہے قیاس اونکے احکا
کا ہمارے احکام پر اور بعد اطلاع کے احوال انبیاء پر بہت سے اونکے تنہا ہزارہا کفار پر مبعوث ہو
تھے اور اونکے ائمہ کو سبّ و شتم کرتے تھے اور طلب کرتے تھے اونکو اپنے دین پر اور پروا نہین کرتے تھے
مکارہ سے جو پہونچتے تھے اونپر ضرب و حبس و قتل و القاء فی النار وغیرہا سے تو سزاوار نہین ہے اعتراض ائمہ دین
امثال مین انکے باوجود اسکے کہ بعد ثبوت عصمت اونحضرات کے ببراہین و نصوص متواترہ نہین مجال ہے اعتراض
کی اونحضرات پر بلکہ واجب ہے تسلیم اونکی ہر اوس امر مین جو صادر ہوا اونحضرات سے صلوات اللہ علیہم اجمعین

بیان قوت حضور انبیاء و ائمہ علیہم السلام

خدائے عزوجل سورۂ رعد مین فرماتا ہے لو ان قرآناً سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض ا
کلم بہ الموتی یعنے اگر کسی قرآن سے چلائے جاتے پہاڑ یا قطع کیجاتے زمین یا کلام کئے جاتے

سکر دے تو وہی قرآن ہے تفسیر در منثور میں چند روایت اس مضمون کی منقول ہیں کہ کفار مکہ نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ سلیمان کیلئے ہوا و کوہ مسخر ہوئے اور موسے کیلئے دریا و
عیسیٰ مُردوں کو زندہ کرتے تھے تو تم دعا کرو کہ جبال مکہ کو ہمارے لئے وسیع کر دے اور زمین میں
چشمے جاری کرے اور تم بھی صبح کو ایک ماہ کی راہ چلو اور شام کو ایک ماہ کی راہ چلو جس طرح سلیمان
کیا کرتے تھے اور ہمارے مُردوں کو زندہ کرو کہ ہم اونسے اور وہ ہمسے کلام کریں پس یہ آیہ نازل
ہوا اور بعض روایات میں ہی فرمایا والذی نفسے بیدہ ولقد اعطانی اللہ ما سألتموں لو شئت لکان
یعنے قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خدا نے مجھے عطا کیا ہے جسکا تم
سوال کرتے ہو اور اگر میں چاہوں تو ایسا ہی ہو اور اس آیہ اور اوسکی تفسیر سے ظاہر ہے کہ بذریعہ
قرآن کل معجزات انبیاء کے جنمیں طے کرنا راہ طویل کا چشم زدن میں ہے ممکن ہے اور یہ امور اوسی
شخص کو حاصل ہو سکتے ہیں جو علم قرآن سے کما حقہ خبردار ہو اور عالم ہونا ہمارے ائمہ کا سا تمام
قرآن سے ایک دو حدیث میں ثبوت کے نہیں ہے جو اس مختصر میں لکھی جائیں لیکن بعض احادیث
پر اکتفا کیجاتی ہے ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۶۹ میں ہے فی الدر المنظم اعلم ان جمیع
اسرار الکتب السماویۃ فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحۃ وجمیع ما فی الفاتحۃ
فی البسملۃ وجمیع ما فی البسملۃ فی باء البسملۃ وجمیع ما فی باء البسملۃ فی النقطۃ التی تحت
الباء قال الامام علی کرم اللہ وجہہ انا النقطۃ التی تحت الباء یعنے کتاب الدر المنظم تالیف
کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ حلبی شافعی میں ہے کہ آگاہ ہو کہ جملہ اسرار کتب سماویہ قرآن میں ہیں
اور جملہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ سورۂ فاتحہ میں ہے اور جملہ جو کچھ سورۂ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں
ہے اور جملہ جو بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے اور جملہ جو بائے بسم اللہ میں ہے وہ نقطہ
زیر با میں اوسکے ہے فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ میں وہ نقطہ ہوں جو زیر با ہے کتاب مذکور میں ہے
وفی المناقب لما اراد اھل الشام ان یجعلوا القرآن حکما بصفین قال الامام علی رضی
اللہ عنہ انا القرآن الناطق یعنے کتاب مناقب میں ہے کہ جب اہل شام نے ارادہ کیا کہ
قرآن کو حکم قرار دیں صفین میں تو امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قرآن ناطق ہوں کتاب
مذکور میں ہے کہ موفق بن احمد نے اپنے سند سے روایت کی ہے کہ فرمایا علی نے سلونی ...

آیة الّا و قد علمت فیما نزلت و این نزلت و علی من انزلت و ان ربی وهب لی لسانا طلقا و
عقولا یعنے واللہ نہین نازل ہوئی کوئی آیت مگر یہ کہ جانتا ہون مین کہ کس باب مین نازل ہوئی اور کہ
نازل ہوئی اور کس پر نازل کیگئی بدرستیکہ عطا کیا خدا نے مجھکو زبان تیز اور قلب فہمید و کتاب مد
صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳ مین ہے فی المناقب سئل علی کرم اللہ وجہہ ان عیسی بن مریم کان یحیی الموتی و س
بن داؤد کان یفہم منطق الطیر ہل لکم ہذہ المنزلة قال ان سلیمان علیہ السلام غضب للہ
لفقدہ لانہ یعرف الماء ویدل علی الماء ولا یعرف سلیمان الماء تحت الہواء مع ان ال
والنمل والانس والجن والشیاطین والمردة کانوا لہ طائعین وان اللہ یقول فی ک
ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی ویقول تعالی و
من غائبة فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ویقول تعالی ثم اورثنا الکتاب الذ
اصطفینا من عبادنا فنحن ورثنا ہذا القرآن الذی فیہ ما یسیر بہ الجبال وقطع
بہ البلدان ویحیی بہ الموتی ونعرف بہ الماء وورثنا ہذا الکتاب فیہ تبیان ک
شئ کتاب مناقب مین ہے کہ کسی نے پوچھا علی کرم اللہ وجہہ سے کہ عیسی مردون کو زندہ کرتے
اور سلیمان سخن طیور کو سمجھتے تھے آیا آپ لوگون کو بھی یہ منزلت ہے فرمایا کہ سلیمان غضبناک ہو
ہدہد پر بسبب غائب ہو جانے اوسکے کہ وہ پہچانتا تھا پانی کو اور آگاہ کرتا تھا پانی کی جگہ پر اور سلیمان
جانتے تھے پانی کو زیر ہوا باوجود اسکے کہ ہوا اور چوٹیان اور انس و جن و شیاطین اونکے مطیع
اور بدرستیکہ خدا فرماتا ہے اپنی کتاب مین کہ اگر کوئی قرآن ایسا ہو جس سے پہاڑ چلائے جائیں
زمین قطع کیجائے یا مردون سے کلام کیا جائے تو یہی قرآن ہے اور فرماتا ہے کہ نہین ہے کو
پوشیدہ چیز آسمان مین اور زمین مین مگر کتاب مبین مین ہے اور فرماتا ہے کہ پھر وارث کیا ہمنے قرآن کا ان
لوگون کو جنکو پسند کیا ہمنے اپنے بندون سے پس ہم وارث کئے گئے اُس قرآن کے جسکے ذریعہ سے پہاڑ
چلائے جاتے ہین اور قطع مسافت راہ کیجاتی ہے اور بسبب اوسکے مردے زندہ کئے جاتے ہین اور
پانی پہچانا جاتا ہے اور ہم وارث کئے گئے ہم اُس کتاب کے جسمین بیان ہے ہر چیز کا اور یہ کلام بلاغت
نظام ودلیل واضح ہے کہ امیر المومنین کل انبیا سے قادر تر ہین سائر معجزات مین کہ منجملہ اونکے سیر جبال و
وغیرہ ہے اور جناب آصف بن برخیا وصی جناب سلیمان نے جنکے باب مین خدا فرماتا ہے قال الذ

علم من الکتاب انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک یعنے کہا اوس شخص نے جسکے پاس ایک علم
کتاب کا کہ مین لا دون گا تخت بلقیس کو قبل اسکے کہ تمہاری پلک جھپکے ایک چشم زدن مین سبا ملک یمن سے
بلقیس کو شام مین لا دیا جو چند ماہ کی راہ تھی پس ہمارے ائمہ طاہرین جو خلفاے افضل النبیین ہین کیونکر ایسے امور مین
آسکتے ہین جنکے باب مین خدا فرماتا ہے قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب یعنے کہہ اے محمد
نی ہے شہادت خدا کی درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور شہادت اوس شخص کی جسکے پاس کل علم کتاب کا ہے
ینابیع المودة چھاپہ بمبئی باب ۳ صفحہ ۲۰۱ مین ثعلبی و ابن المغازلی و حافظ ابو نعیم سے قول امام محمد باقر علیہ السلام نقل
کیا کہ یہ آیہ امیر المومنین کے باب مین نازل ہوا ہے لکھتے ہین و فی روایة عنه قال ایانا عنی و علی افضلنا و اولنا و خیرنا
بعد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس آیہ مین ہمسے مراد ہے
اور علی افضل و اول و بہتر ہین ہمارے بعد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور بروایت ابو سعید خدری نقل
ہے کہ مین نے پوچھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے اس آیہ کو الذی عنده علم من الکتاب
فرمایا کہ یہ وزیر اخی سلیمان بن داؤد ہین پھر مین نے پوچھا اس قول خدا کو قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم
ومن عنده علم الکتاب قال ذالک اخی علی بن ابی طالب فرمایا آیہ قل کفی مین مراد میرے بھائی علی
ابن ابی طالب سے ہے اور غایة المرام مین چھ حدیثین بطریق اہلسنت اور اٹھارہ بطریق امامیہ نقل
ہین کہ یہ آیہ امیر المومنین کے باب مین نازل ہوا ہے اور تفسیر در منثور و سراج المنیر سے ظاہر
ہوتا ہے کہ مراد من عنده علم الکتاب سے یعنے وہ شخص جسکے پاس علم کل کتاب کا ہے عبد اللہ بن سلام
ہے حالانکہ خود تکذیب اسکی در منثور مین سعید بن جبیر سے نقل کی ہے کہ کیونکر یہ آیہ عبد اللہ بن سلام
کے باب مین ہو سکتا ہے کہ یہ مکیہ ہے قبل اوسکے اسلام کے پھر شعبی سے نقل کیا ہے کہ ما نزل فی عبد اللہ
بن سلام رضی اللہ عنه شیء من القرآن یعنے عبد اللہ بن سلام کے باب مین کچھ قرآن نازل نہین ہوا اور
نیز اوسی تفسیر مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ من عنده علم الکتاب هم اهل الکتاب من الیهود
والنصاری یعنے مراد اوس سے جسکے پاس کل علم کتاب ہے اہل کتاب ہین یہود و نصاری سے اور قتادہ سے
روایت کی ہے کہ مراد اون اہل کتاب سے ہے جو عارف حق تھے منجملہ اونکے عبد اللہ بن سلام و جارود
و تمیم داری و سلمان فارسی ہین نیز اوسی تفسیر مین عمرو بن عمرو سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول
نے کہ وہ جسکے پاس کل علم کتاب ہے وہ خدا ہے اور سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ہو من عنده

علم الکتاب جبرئیل ہین اور باوجود تناقض ان روایات کے کیونکر کفار اہل کتاب کے یا نو مسلم
پر مطلع ہوسکتے ہین اور بہرحال باعتراف اہلسنت امیر المومنینؑ سائر ان اشخاص سے افضل و اعلم
وہ جناب باعتراف فریقین عالم اسرار قرآن ہوئے اور یہی مقصود ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ
کا اوجلانا مُردون کا و دیگر معجزات پر قادر ہونا جو عارف اسرار قرآن کیلئے قرآن ہی مین مذکور
امیر المومنینؑ کے دیگر اون لوگون مین جنسے اس آیہ کی تفسیر کی گئی ہے یقیناً مفقود ہے اور کوئی
کو صاحب معجزات نہین جانتا پس لامحالہ اس آیہ سے مراد امیر المومنینؑ کے سوا دوسرا
کتاب سے نہین ہوسکتا اور بطریق امامیہ ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ کیو
امیر المومنینؑ سے انکار کرتے ہین جبکہ فرمایا لو شئت لرفعت رجلی ھذہ فضربت بھا صدر
سفیان بالشام فنکسته عن سریرہ یعنے اگر مین چاہون تو اپنے اسی پاؤن کو اوٹھا کر سینہ
ماروں شام مین اور سرنگون گرا دون اوسکو تخت سے اور نہین انکار کرتے آصف بن برخیا
کے تخت بلقیس اوٹھالانے کو قبل پلک جھپکنے کے کیا نہین ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ افضل
اور وصی ام انکے افضل اوصیا آیا نہ قرار دیا اوس جناب کو مثل وصی سلیمان کے حکم اللہ
بین من جحد حقنا وانکر فضلنا خدا حکم کرے درمیان ہمارے اور درمیان اون لوگون
ہمارے حق سے اور ہماری فضیلت سے انکار کرتے ہین نیز بطریق امامیہ ہے فرمایا امیر المو
ایک حدیث مین لو شئت ان اتی معاویۃ الی ھھنا علی سریرہ لدعوت اللہ حتی فعل ولکن
اللہ خزان لا علی ذھب ولا علی فضۃ بل علی اسرار تدبیر اللہ یعنے اگر مین چاہون کہ
کو اوسکے تخت پر یہان لاؤن تو دعا کرون خدا سے اور وہ ایسا ہی کردے لیکن ہملوگ خز
خدا ہین نہ سونے پر نہ چاندی پر بلکہ اسرار تدبیر خدا پر فصول المہمہ ابن صباغ مالکی صفحہ ۹۸
طہران مین ابو خالد سے منقول ہے اور نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۷۴ مین کتاب مذکور سے
ہے اور شواہد النبوۃ جامی چھاپہ لکھنؤ صفحہ ۲۰۵ مین ہے اور بوجہ عام فہم ہونے کے اص
اسی کتاب کی لکھی جاتی ہے یکے از سلف گفتہ است کہ در عراق بودم شنیدم کہ کسے در شام دعوی
پیغمبری کردہ است و ویرا بند آہنی نہادہ اند و آوردہ و فلان جائے محبوس است بآنجا
و دربانان را چیزے دادم و پیش وے رفتم و ویرا باعقل و فہمے تمام یافتم از وے پرسیدم

بوده است گفت من مردے بودم از شام بعبادت مشغول دران مسجدے که می گویند سر مبارک
منین حسین را رضی الله عنه آنجا نصب کرده بودند یک شب روے در قبله نشسته بودم و بذکر
ے تعالی مشغول بودم ناگاه دیدم که شخصے از پیش روے من پیدا آمد و گفت برخیز برخاستم مرا
ه ببرد خود را در مسجد کوفه دیدم فرمود که می دانی که این کجا است گفتم بلی مسجد کوفه است در نماز
و من نیز در نماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد و من نیز باوے در بیرون آمدم اندکے
و من نیز برفتم خود را در مسجد رسول صلی الله علیه وآله وسلم یافتم بروضهٔ رسول صلی الله علیه وآله وسلم
بردم او در نماز ایستاد من نیز در نماز ایستادم پس بیرون آمد و من نیز بیرون آمدم اندکی برفت
در مکه یافتم طواف کرد و من نیز طواف کردم پس بیرون آمد و من نیز بیرون آمدم از من غائب
ن خود را دران موضع یافتم از شام که بعبادت مشغول مے بودم ازین حال در تعجب ماندم و هیچ
که آن که بود چون سال آینده همان وقت رسید باز آن شخص پیدا شد و مرا همراه ببرد و هرچه در سال
کرده بود بجاے آورد و چون وقت مفارقت رسید سوگند بر وے دادم که قسم بآن خدائے
آنچه مشاهده کردم قدرت داده است که مرا بگوے که تو کیستی فرمود که محمد بن علی بن موسی بن جعفرم
با مرا دشد آن قصه را بآنان که بمن تردد مے داشتند باز گفتم خبر بوالی شام رسید مرا متهم کرد بآنکه
ی نبوت می کنی مرا ببند بر نهادند و همراه خود بدینجا آوردند چنین که می بینی بآن والی رقعه نوشتم و عرض
وے کردم بر پشت رقعه نوشت که آن کس را که در یک شب ویرا از شام بکوفه برد و از کوفه
و از مدینه بمکه و از مکه بشام بگوئید که ویرا از حبس ما خلاص دهد آن بسیار بر من گران آمد و غمگین
ن شدم چون بامداد کردم بجانب حبس خانه روان شدم تا ویرا ازان حال آگاه کنم لشکریان و نگاهبانان
ضطراب تمام یافتم پرسیدم که حال چیست گفتند این شخص که دعوی نبوت کرده بود دی ویرا حبس
بوند دوش غائب شده است نمی دانم که ویرا زمین فرو برده است یا مرغان آسمانی بربوده اند

عالم ہونا امام کا علم ماکان و مایکون سے یعنے علم گذشتہ و آئندہ سے

ن آیات میں علم غیب کی تخصیص خدا سے ہے وہ اس راہ سے ہے کہ خدا کا علم مستقل ہے
ر انبیا و اوصیا کا علم مستفاد ہے اور خدا نے بہت سے انبیا کو بہت سے غیوب سے آگاہ کیا ہے

شک نہین ہے کوئی چیز مگر علم اوسکا قرآن مین ہے لیکن عقلین لوگون کی عاجز ہین اوس سے
کتاب ینابیع المودۃ باب ۷۶ مین ورۃ المعارف عبد الرحمان بن محمد بن علی بن احمد بسطامی سے
نقل کیا ہے کہ علم حروف آدم سے تا خاتم پہونچا اور نام بہت سے انبیا کا ذکر کیا ہے پہر کہا کہ علم اسرار
حروف کے وارث علی کرم اللہ وجہہ ہوئے جناب رسول خدا کی جانب سے پہر امام حسن وحسین وارث
ہوئے علم اسرار حروف کے اپنے باپ سے پہر فرزند اونکے زین العابدین وارث ہوئے اپنے پدر سے
علم اسرار حروف کے پہر فرزند اونکے محمد باقر پہر جعفر صادق اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے
علمنا غابر ومزبور وکتاب مسطور فی رق منشور ونکت فی القلوب ومفاتیح اسرار الغیوب
ونقر فی الاسماع ولا تنفر منہ الطباع وعندنا الجفر الابیض والجفر الاحمر والجفر الاکبر
والجفر الاصغر والجامعۃ والصحیفۃ وکتاب علی کرم اللہ وجہہ علم ہمارا غابر ومزبور وکتاب
مسطور فی رق منشور ہے اور ڈال دینا ہے قلوب مین اور کلید ہائے اسرار غیب ہا اور آواز ہے
کانون مین اور نہین نفرت کرتین اوس سے طبیعتین اور ہمارے پاس جفر ابیض وجفر احمر وجفر
اکبر وجفر اصغر اور جامعہ اور صحیفہ وکتاب علی ہے کہا لسان الحروف زین الکافی قدس اللہ سرہ
نے کہ قول حضرت کا کہ علم ہمارا غابر ہے اشارہ کیا اس سے طرف علم گذشتہ سابق وانبیا کے اور
کل حوادث دنیا کے لیکن مزبور اشارہ کیا طرف اوسکے جو لکہا ہے کتب الہیہ اور اسرار فرقانیہ مین
جو آسمان سے مرسلین وانبیا کے پاس آتین لیکن کتاب مسطور نے اشارہ کیا کہ وہ لکہا ہے لوح
محفوظ مین لیکن نقر فی الاسماع وہ کلام ملائکہ ہے جسکو سنتے تھے وہ حضرات اور گوئندہ کو نہ دیکھتے تھے
لیکن جفر ابیض سے اشارہ کیا کہ وہ ایک ظرف ہے جسمین کل کتب منزلہ واسرار اونکے ہین لیکن جفر احمر
سے اشارہ کیا کہ وہ ظرف ہے جسمین ساز حرب رسول ہے اور وہ پاس صاحب حکومت دائم
کے ہے اور نہ ظاہر ہوگا جب تک کہ ایک شخص اہلبیت کا ظاہر نہوگا اور جفر اکبر سے اشارہ کیا طرف
مصادر وتقفیہ کے جو الف یا تا تا ہے تا آخر لیکن جفر اصغر سے اشارہ کیا طرف مصادر وتقفیہ کے جو مرکب
مین ابجد سے قرشت تک واما الجامعۃ فانہ اشار الی کتاب فیہ علم ما کان وما یکون الی یوم
القیامۃ لیکن جامعہ سے اشارہ کیا طرف اوس کتاب کے جسمین علم گذشتہ وآئندہ ہے تا قیامت
لیکن صحیفہ پس وہ صحیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے اور اوس سے اشارہ کیا طرف وقایع وفتن کے

اور جو ہونے والا ہے قیامت تک لیکن کتاب علی پس اشارہ کیا طرف اوس کتاب کے جسکو املا
کیا تھا جناب رسول نے اپنی زبان مبارک سے اور لکھا تھا علی نے اور اوسمین ہے جسکی
احتیاج ہو احکام و قضایا سے یہ ملخص ترجمہ عربی کا ہے اور کتاب ینابیع المودۃ باب ۶۹
مین کتاب در مکنون محی الدین عربی سے نیز حدیث سابق جناب صادق علیہ السلام نقل کی ہے
اور شواہد النبوۃ جامی مین ہے کتاب جفر مشہور است و مشتمل است بر علوم اسرار ایشان و ذکر
آن در کلام امام علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہما صحیح است آنجا کہ گفت چون مامون ویرا ولیعہد
خویش ساخت الجفر و الجامعۃ یدلان علے خلاف ذالک و کان الصادق رضی اللہ عنہ یقول
علمنا غابر و مزبور و نکت فی القلوب و نقر فی الاسماع و ان عندنا الجفر الاحمر و الجفر الابیض و مصحف
فاطمہ علیہا السلام و ان عندنا الجامعۃ فیہا جمیع ما یحتاج الناس الیہ فسئل عن تفسیر ھذا الکلام
فقال اما الغابر فعلم ما یکون و اما المزبور فالعلم بما کان و اما النکت فی القلوب فھو الالہام
و اما النقر فی الاسماع فھو حدیث الملائکۃ علیہم السلام نسمع کلامھم و لا نری اشخاصھم و
اما الجفر الاحمر فوعاء فیہ سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و لن یخرج حتی یقوم قائمنا اھل
البیت و اما الجفر الابیض فوعاء فیہ توریت موسی و انجیل عیسے و زبور داؤد و کتب اللہ
الاولی و اما مصحف فاطمۃ علیہا السلام ففیہ ما یکون من حادث و اسماء کل ملک الی یوم
القیامۃ و اما الجامعۃ فھو کتاب طولہ سبعون ذراعا املاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ من فلق فیہ
و خط علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ بیدہ فیہ واللہ جمیع ما یحتاج الناس الیہ یوم القیامۃ حتی
ان فیہ ارش الخدش و الجلدۃ و نصف الجلدۃ یعنے جفر و جامعہ دلالت کرتے ہین خلاف
پر اسکے اور صادق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ علم ہمارا غابر و مزبور اور القا ہے قلوب مین اور
آواز ہے کانون مین اور ہمارے پاس جفر احمر اور جفر ابیض اور مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور
ہمارے پاس جامعہ ہے جسمین جملہ وہ چیزین ہین جنکی لوگون کو احتیاج ہوتی ہے پس تفسیر اس کلام
کی پوچھی گئی تو فرمایا کہ غابر علم مایکون یعنے آیندہ ہے اور مزبور علم ماکان یعنے گذشتہ ہے اور
نکت قلوب الہام ہے اور نقر فی الاسماع کلام ملائکہ ہے جسکو ہم سنتے ہین اور اونکو نہین دیکھتے
اور جفر احمر وہ ظرف ہے جسمین ساز حرب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ ہے اور نہ نکلیگا جب تک ہمارے

کی مصحف ظاہر ہون اور جفر ابیض وہ ظرف ہے جسمین توریت و انجیل و زبور و دیگر کتب سابقہ ہین اور
مصحف فاطمہ مین ہے ہر حادث اور نام بادشاہون کا قیامت تک اور جامعہ ایک کتاب ہے
جسکا طول ستر ذراع کا ہے املا کیا ہے اوسکو جناب رسول نے اپنی زبان سے اور لکھا ہے علی رضی
اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے واللہ اوسمین ہے جملہ ما یحتاج تا قیامت تا اینکہ اوسمین دیت ہے خراش کی
اور حد ہے ایک تازیانہ اور نصف تازیانہ کی اور کہا سید شریف نے بحث علم شرح مواقف مین جو
کشکول علامہ بہاء الدین چھاپہ مصر مطبوعہ ۱۲۸۸ھ صفحہ ۲۴۸ مین ہے الجفر والجامعۃ کتابان لعلی کرم
اللہ وجہہ ذکر فیہما علی طریقۃ علم الحروف الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم وکان
الائمۃ المعروفون من ولدہ یعرفونہما ویحکمون بہما یعنے جفر و جامعہ دو کتاب ہین علی کی اونمین ذکر کیا
ہے اونمین طریقہ علم حروف پر وہ حوادث جو واقع ہون گے تا انقراض عالم اور ائمہ جو معروف
ہین اونکی اولاد سے وہ جانتے تھے دونون کتابون کو اور حکم دیتے تھے اون سے وفی کتاب
قبول العہد الذی کتبہ علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہما الی المامون انک قد عرفت من
حقوقنا ما لم یعرفہ اباءک فقبلت منک ولایۃ العہد الا ان الجفر والجامعۃ یدلان
علی انہ لا یتم اور کتاب قبول عہد مین ہے جسکو علی بن موسی الرضا علیہما السلام نے مامون
کو لکھا کہ تو نے پہچانا ہمارے حقوق سے اوس امر کو جسکو نہین پہچانا تیرے آبا نے پس مین نے
تیری ولایت عہد قبول کی لیکن جفر و جامعہ دلالت کرتے ہین کہ یہ ولایت تمام نہوگی اور حیاۃ
الحیوان دمیری لغۃ جفر مین ہے قال ابن قتیبہ فی کتاب ادب الکاتب وکتاب الجفر
جلد جفر کتب فیہ الامام جعفر بن محمد الصادق لآل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ
وکل ما یکون الی یوم القیامۃ یعنے ابن قتیبہ نے کہا اپنی کتاب ادب الکاتب مین کہ کتاب جفر
پوست بز ہے لکھا اوس مین امام جعفر صادق نے واسطے اہلبیت کے کل وہ جسکے علم کی اونہین
احتیاج ہو اور کل وہ جو ہونے والا ہے تا قیامت پھر لغۃ ظبی مین لکھتا ہے کہ گذرا باب جیم جفر
مین ابن قتیبہ سے پھر عبارت سابقہ نقل کر کے لکھتا ہے کہ ایسی ہی حکایت کی ہے نیز ابن خلکان
نے اوس سے اور بہت سے لوگ نسبت دیتے ہین کتاب جفر کو طرف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے اور یہ وہم ہے والصواب الذی وضعہ جعفر الصادق کما تقدم اور حق یہی ہے کہ اوس

کیا کتاب جفر کو جعفر صادق نے جیسا کہ گذرا اور قرآن مین بہت سی آیات دلالت کرتی ہین کہ علم ما کان
و ما یکون خود قرآن مین ہے جیسا فرماتا ہے نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء اور فرماتا ہے ما فرطنا
فی الکتاب من شیء اور فرماتا ہے ما من غائبة فی السماء و الارض الا فی کتاب مبین اور فرماتا ہے وما
تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
اور ان آیات کی تفسیر بطریق اہلبیت ہمنے الکلام الحسن مین لکھی ہے اور امیر المومنینؑ کا عالم ہونا کل
نکات قرآن سے گذر چکا اور نیز احادیث کثیرہ سنیان مین مذکور ہے اور نیز خبر دینا حضرات ائمہ
علیہم السلام کا مغیبات سے کتب فریقین مین بکثرت مذکور ہے جنکے بیان کی یہ رسالہ گنجائش نہین رکھتا

روشن ضمیر ہونا امام کا

تفسیر درمنثور مین چند کتب سے بروایت ابو سعید خدری نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے کہ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور اللہ ثم قرأ ان فی ذالک لآیات للمتوسمین قال
المتفرسین یعنے بچو فراست مومن سے کہ وہ دیکھتا ہے بنور خدا پھر تلاوت کیا حضرت نے یہ آیہ
کہ اسمین علامات ہین واسطے متوسمین کے فرمایا واسطے تفرس کنندگان کے اور چند کتب سے نقل کیا ہے
فرمایا اونھین حضرت نے ان للہ عبادا یعرفون الناس بالتوسم بدرستیکہ خدا کے لیئے بہت سے
بندے ہین جو پہچانتے ہین لوگون کو بتفرس اور اسی وجہ سے صوفیہ اہلسنت کے معتقد ہین کہ انکے
پیر عموما روشن ضمیر ہوتے ہین بلکہ اگر کرامات اولیا کی کتابین اونکی دیکھی جائین تو بہت اس قسم کی
چیزین دستیاب ہون اور مجھکو اون مزخرفات کے لکھنے کی ضرورت اوسوقت ہو سکتی تھی کہ جب
ائمہ علیہم السلام کے لیئے اونکی کتابون مین اس قسم کے امور مذکور نہون جو دلالت کرین اون حضرات
کی روشن ضمیری پر اور ہر چند ایسی حکایات جو حضرات ائمہ کی روشن ضمیری پر دال ہون اونکی کتابون
مین بہت ہین لیکن مین چند روایت اونکے کتب سے اس باب مین نقل کرتا ہون پس شواہد النبوة
جامی مین جندب بن عبد اللہ ازدی سے منقول ہے کہ جنگ جمل و صفین مین مین امیر المومنین کے
ساتھ تھا اور مجھکو حضرت کی حقیت مین شک نتھا لیکن جبکہ نہروان مین آیا تو میرے دل مین شک
پیدا ہوا کہ وہ لوگ سب قاریان قرآن ہین انکا قتل عظیم ہے ناگاہ ایک سوار آیا اور امیر المومنین

سے کہا کہ مخالفین نہروان سے گذر گئے حضرت نے فرمایا کہ کبھی نہین گذرے
قسم کھا کر کہا کہ گذر گئے امیر المومنین نے پھر فرمایا کہ کبھی نہین گذرے پھر اوس سوار
کہا کہ مخالفین گذر گئے امیر المومنین نے فرمایا کہ واللہ نہین گذرے اسی اثنا مین دوسرا شخص آیا
تاینکہ رایات کو اونکے جانب دیگر دریا کے دیکھا حضرت نے فرمایا کہ واللہ نہین گذرے اوس شخص نے کہا کہ مین
گذرینگے کہ اونکے خون گرنے کی یہی جگہ ہے مین نے دل مین کہا کہ الحمد للہ کہ ایک میزان ہاتھ لگی
دل مین کہا کہ خدایا تجھسے مین عہد کرتا ہون کہ اگر مین دیکھون گا کہ مخالفین نہروان سے گذر گئے تو
لشکر حضرت سے مین ہون گا اور اگر نہ گذرے ہون گے تو اپنے محاربہ و قتال پر ثابت رہون
پس جبکہ مین صفون سے گذرا تو دیکھا کہ رایات اونکے اپنے حال پر استادہ ہین پھر اصل عبارت
کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ پس پشت مرا بگرفت و بجنبانید و گفت ای فلان حقیقت کار بر تو روشن
گفتم آرے ای امیر المومنین کتاب مذکور و فصول المہمہ ابن صباغ مالکی اور نور الابصار
صفحہ ۱۴۲ مین ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ قتل اولاد عبد المطلب سے اجتناب
کر کہ آل ابو سفیان نے چونکہ اسمین مبالغہ کیا مدت ملک اونکی جلد منقطع ہو گئی اور اس خط کو
کے پاس بھیجا امام زین العابدین اس سے آگاہ ہوئے اور عبد الملک کو لکھا کہ فلان روز
ساعت ہم اولاد بنی عبد المطلب کے باب مین تو نے ایسا ایسا خط لکھا ہے اور خدا نے اس امر
تیرے مشکور کیا پس عبد الملک نے تاریخ اوسکی موافق اوس تاریخ کے پائی جسمین وہ خط
اور سمجھا کہ یہ حق ہے اور کتاب مذکور مین شواہد النبوۃ مین ہے کہ فیض بن مطر کہتا ہے کہ مین
محمد بن علی کے پاس آیا اور چاہا کہ حضرت سے نماز شب سے محمل مین سوال کرون جب مین
بے اسکے کہ مین کلام کرون فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ راحلہ پر نماز پڑھتے
کتاب مذکور مین ہے کہ شخص دیگر کہتا ہے کہ مین حضرت کی دولت سرا پر گیا مگر مجھے اجازت نہ
اور دوسرے دن بھی اجازت دی مین بہت اندوہگین واپس آیا اور مجھے نیند نہ آتی تھی اور دل مین
کسکی طرف رجوع کرون اگر گروہ مرجیہ کی طرف رجوع کرون تو وہ یہ کہتے ہین اور اگر
و حروریہ و زیدیہ کی طرف رجوع کرون تو وہ یہ یہ کہتے ہین کسی کا کلام بے فساد نہین ہے
کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا مین نے کہا کہ کون ہے کہا کہ رسول محمد بن علی بن الحسین ہون تجھے

ہین جب مین گیا تو مجھے فرمایا کہ ای فلان نہ مرجیہ کی طرف رجوع کر نہ قدریہ نہ زیدیہ نہ حرو ریہ کی طرف
ہماری طرف رجوع کر کتاب مذکور مین ہے کہ ایک شخص ناقل ہو کہ مکہ مین ایک چادر مین نے خریدی اور
جزم کیا کہ اسکو ہاتھ سے جانے ندونگا تا اینکہ بعد وفات یہی میرا کفن ہو جب عرفات سے مزدلفہ
مین آیا تو وہ چادر مجھسے غائب ہوگئی بہت مغموم ہوا جبکہ مین مزدلفہ سے منیٰ مین آیا اور مسجد خیف مین
بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ صادق رضی اللہ عنہ تمھین بلاتے ہین جب مین گیا تو فرمایا کہ تو چاہتا
ہو کہ تجھے ایک چادر دون جو بعد وفات تیرا کفن ہو مین نے کہا ہان چادر میری ضایع ہوئی ہی
حضرت نے اپنے غلام کو آواز دی وہ ایک چادر لیکر آیا جب دیکھا مین نے تو بعینہ وہی چادر
تھی فرمایا کہ لے اسکو اور حمد خدا کر کتاب مذکور احوال کاظم علیہ السلام مین ہے کہ ایک شخص نے
مکتوبات حضرت کو دئے اوسیوقت چند مکتوب حضرت نے اپنی آستین سے نکال کر دئے اور
فرمایا کہ یہ جواب تمھارے مکتوبات کا ہو واپس جاؤ اور محمد بن صبان نے اسعاف الراغبین
مین اور ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول مین اور ابن صباغ مالکی نے فصول المہمہ مین اور
شبلنجی شافعی نے نور الابصار مین اور ملا جامی نے شواہد النبوۃ مین نقل کیا ہی اور ترجمہ اس
حکایت کا یہ ہے جامی لکھتے ہین کہ کتب معتبرہ مین شقیق بلخی سے روایت کی ہو کہا اونے کہ سفر
حج مین قادسیہ پہونچا ایک جوان کو دیکھا جو خوش رُو و گندم گون تھا اور بالائے جامہ
پشمینہ پہنے تھا اور شملہ شانہ پر رکھے تھا اور نعلین پاؤن مین پہنے تھا کہ درمیان مردم سے
نکلا اور تنہا بیٹھا مین نے دل مین کہا کہ یہ جوان صوفیہ سے معلوم ہوتا ہی چاہتا ہی کہ اس راہ مین
گرون مسلمانان پر بار ہو چلون پاس اسکے اور اسکو سرزنش کرون پس جب مین قریب پہونچا
تو فرمایا ای شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اجتناب کرو بہت سے ظن سے
کہ بعض ظن گناہ ہی اور یہ آیہ ہی جسکو تلاوت فرمایا پھر اوٹھا اور چلا گیا فقلت فی نفسی ان ہذا الامر
عجیب تکلم بما فی خاطری ونطق باسمی اور ترجمہ اس جملہ کا جامی نے اسطرح کیا ہی با خود گفتم
این عجب کارے شد نام مرا و ما فی الضمیر مرا بگفت ہر آئینہ کہ یہ بندہ صالح ہی اس سے قصور معافی کراونگا
ہر چند مین چلا مگر اوس تک نہ پہونچا جب دوسری منزل پر پہونچا تو دیکھا کہ نماز مین ہی اور لرزہ اوسکی
اعضا مین پڑا ہی اور آنسو آنکھون سے جاری ہین مین نے دل مین کہا کہ اسکے پاس جاؤن اور

...سے معاف کراؤن پس مین نے صبر کیا تا انیکہ فارغ ہوا جبکہ مین نے رخ اوسکی طرف کیا تو کہا ای
شقیق پڑہو اس آیہ کو وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اہتدی یعنے مین بخشنے والا
ہون اوس شخص کو جو توبہ کرے اور ایمان لاوے پھر ہدایت پاوے پس مجھکو چھوڑ کر پھر چلا مین نے کہا
یہ جوان ابدال سے ہے ورنہ کلکو علی سری من نہین جامی نے اسکا ترجمہ اسطرح لکھا ہے و ہا ... کہ از
باطن من خبری دہد جب مین دوسری منزل پر پہونچا تو دیکھا کہ ایک کنوین کے کنارہ کھڑا ہے اور ہاتھ
مین اوسکے ایک مشک ہے چاہتا ہے کہ پانی لے وہ مشک ہاتھ سے اوسکے کنوین مین گر گئی تو آسمان کی
طرف دیکھکر کہنے لگا وانت شربی اذا ظمئت ملیا وہ وقوتی اذا اردت طعاما یعنے تو میری سیرابی
ہے جبکہ مین پیاسا ہون اور قوت میرا ہے جبکہ کھانا چاہون پھر کہا اللہم سیدی مالی سواہا فلا تعدمنیہا
خدایا میرے پاس سوا اوس مشک کے دوسری نہین ہے پس مجھے اوس سے محروم نکر قال شقیق
و اللہ لقد رایت الماء قد ارتفع ماتہا شقیق کہتا ہے کہ بعد دیکھا مین نے کہ پانی کنوین کا ابلا
پس مشک پر آب کو لیلیا اور وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑہی بعد ازان تو دہ ریگ کی طرف جھکا پس
ریگ لیلیکر مشک مین ڈالنے لگا اور ہلانے لگا اور پینے لگا پس مین قریب گیا اور سلام کیا اوسنے
جواب سلام دیا مین نے کہا کہ مجھے بھی کھلائیے وہ جسکا خدا نے آپ پر انعام کیا ہے فقال یا شقیق لم تزل
نعم اللہ علینا ظاہرۃ وباطنۃ جامی نے اس جملہ کا اسطرح ترجمہ کیا ہے ای شقیق ہمیشہ نعمتہاے خدا
چہ ظاہر وچہ باطن بما میرسد اور مطالب السؤل مین جسطرح ہے لم تزل نعمۃ علینا ظاہرۃ وباطنۃ
یعنے ہمیشہ نعمتہاے خدا ہم اہلبیت پر ظاہر و باطن مین پہونچتی ہے ظن اپنا خدا سے نیک کر بعد از
مشک مجھے دی مین نے بھی پیا تو شکر اور ستو تھا واللہ کہ کبھی خوشگوار تر ولذیذ تر اوس سے مین نے نہ
تھا پس مین سیر وسیراب ہوا اور چند روز تک مجھے احتیاج آب وطعام کی نہوئی پھر مین نے اوسکو
نہ دیکھا تا انیکہ مکہ مین پہونچا اور دیکھا کہ نصف شب مین نماز مین مشغول ہے اور بخشوع تمام گریہ کرتا
ہے تا انیکہ صبح ہوئی تو پھر نماز پڑہی اور طواف بیت کیا اور چلا مین پیچھے ہوا تو دیکھا کہ بخلاف راہ
اوسکے بہت سے خدام و موالی ہین اور لوگون نے گھیر لیا اور اوسپر سلام کرتے ہین مین نے ایک
اشخاص سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہ موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب
مین نے کہا کہ یہ عجائب وغرائب ایسے شخص سے عجیب وغریب نہین ہین اور اس تجزہ باہ...

سے چند امور ظاہر ہین اول یہ کہ حضرات ائمہ روشن ضمیر ہین دوم مستجاب الدعوہ ہین ہر دعا ان
جیسا کہ آتا ہر سوم قول امام موسی کاظم علیہ السلام کہ ہمیشہ نعمتہاے خدا ظاہر و باطن مین تم اہلبیت
پر پہونچتے ہین یعنے جیسا کہ تو نے نعمت باطنی کو دیکھا کہ تیرے دل کا حال ہمنے بتا دیا اور نعمت ظاہری
کو دیکھا کہ ریگ بیابان کو ستو و شکر بنا دیا اور یہ دلیل ہر کہ کل اہلبیت طاہرین کی بھی منزلت پیش خدا
ہر، وحی و روح العالمین لہم الفدا اور شواہد النبوۃ جامی ذکر جناب امام رضا علیہ السلام مین ہر ایک
کوفی کہتا ہر کہ مین کوفہ سے بقصد خراسان چلا میری دختر نے ایک حلہ مجھے دیا کہ اسکو فروخت کرکے
فیروزہ میرے لیے لانا جب مین مرو مین پہونچا تو غلامان رضا رضی اللہ عنہ آئے کہ ایک خادم حضرت کا
مر گیا ہر جو حلہ تمھارے پاس ہر اوسکو فروخت کرو کہ اوسکا کفن دین مین نے کہا کہ کوئی حلہ میرے
پاس نہین ہر پس وہ واپس گیا اور پھر آکر کہا کہ ہمارے مولا تجھے سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تیرے
پاس ایک حلہ ہر جسکو تیری دختر نے دیا ہر کہ اوسے بیچکر فیروزہ خرید کر یہ قیمت اوسکی ہر پس حلہ
مین نے دیدیا پھر دل مین کہا کہ چند مسئلے حضرت سے پوچھون دیکھون کہ کیا جواب دیتے ہین پس
چند مسئلے مین نے لکھے اور صبح کو حضرت کے مکان پر گیا لوگون کے ازدحام سے حضرت کو دیکھ
نہ سکا چہ جائیکہ کچھ پوچھون متحیر کھڑا تھا ناگاہ ایک غلام آیا اور میرا نام لیا اور ایک نوشتہ دیا کہ ای
فلان یہ جواب تیرے مسائل کا ہر جب مین نے دیکھا تو جواب میرے کل مسئلون کا تھا شخص
دیگر ناقل ہر کہ مین نے جناب رسول کو خواب مین دیکھا کہ مسجد مین تشریف رکھتے ہین اور سامنے
حضرت کے طبق خرما رکھا ہر حضرت نے ایک کف دست اوٹھا کر مجھے دیا مین نے شمار کیا تو
سترہ تھے بعد بیس روز کے امام رضا علیہ السلام بھی اوس مسجد مین آکر بیٹھے مین سنکر آیا تو دیکھا کہ
حضرت کے سامنے بھی اوسیطرح کا طبق خرما رکھا ہر حضرت نے بھی ایک کف دست مجھے عنایت
فرمایا جب مین نے شمار کیا تو سترہ تھے مین نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ اس سے زیادہ عنایت ہو فرمایا کہ اگر جناب رسول
تجھے زیادہ دیتے تو مین بھی دیتا شخص دیگر ناقل ہر کہ ریان بن صلت نے خدمت امام رضا علیہ السلام مین حاضر ہونا چاہا
اس امید سے کہ حضرت اوسکو کوئی جامہ اپنا اور درہم رضوی عطا فرمائین راوی کہتا ہر کہ جب مین حضرت کے پاس
پہونچا تو ہنوز کچھ نہ کہا تھا کہ فرمایا کہ ریان بن صلت چاہتا ہر کہ آوے اور امید رکھتا ہر کہ اوسکو جامہ و درہم رضوی
دون اوسکو لاؤ پس ریان آئے اور حضرت نے دو جامہ اور تیس درہم اوسے عطا فرمائے اور ایک تاجر

...سے راہ کرمان مین جگ ف بھر دی کہ زبان اوسکی بیکار ہوگئی وہ یہ سنکر کہ حضرت
نیشاپور پہونچین بطلب شفا چلا شب کو خواب مین دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ کمونی و سعتر و نمک
کو پانی مین تر کرکے دہن مین لے کہ شفا ہوگی جب بیدار ہوا تو خواب کا اعتبار نہ کیا اور نیشاپور پہونچ
ہو چکا حضرت سے شکایت کی اور خواب کو بیان نہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تیری دوا وہی ہے
جسکو مین نے خواب مین تجھسے بیان کیا ہے اوسنے کہا کہ پھر ارشاد ہو حضرت نے وہی دوا پھر فرمائی اور
اوس شخص نے شفا پائی شخص دیگر ناقل ہے کہ مین نے قصد حج کیا اور میری کنیز نے دو جامہ
محرم تیار کی کہ اون مین احرام باندھونگا جب وقت احرام آیا تو دل مین میرے وغدغہ ہوا
کہ احرام جامہ محرم مین جائز ہے یا نہین پس مین نے دوسرا جامہ پہنا جب مکہ مین پہونچا تو رضا رضی اللہ عنہ
کے پاس خط بھیجا اور کچھ چیزین بھیجین اور بھول گیا پوچھنا کہ احرام ثوب محرم مین جائز ہے یا نہین
باوجودیکہ دل مین تھا کہ لکھونگا تا آنکہ قاصد جواب خط لایا جسکے آخر مین حضرت نے لکھا تھا کہ کوئی
مضائقہ نہین اگر محرم جامہ محرم پہنے اور الکلام الحسن مین حدیث طویل کا جملہ قول جناب
رسول سے بیان ہو چکا ہے کہ فرمایا حضرت نے درباب امام علی نقی علیہ السلام کے کہ رکھا خدا نے
نطفہ اونکا صلب امام محمد تقی علیہ السلام مین و البسہا السکینة والوقار واودعہا العلوم
و کل سر مکتتم من لقیہ وفی صدرہ شیٔ انباہ یعنے پہنایا اوس نطفہ کو لباس سکینہ و وقار
اور سپرد کیا اوسے کل علم اور ہر سر پوشیدہ جو شخص ملاقات کرے اوس سے درحالیکہ دل مین اوسکے
کچھ ہو تو وہ اسکو آگاہ کرے گا اور اس حدیث طویل کو جسمین یہ فقرہ ہے حموینی نے کتاب فرائد السمطین
مین بھی نقل کیا ہے جیسا کہ غایۃ المرام مین ہے اور شواہد النبوۃ جامی ذکر امام
حسن عسکری علیہ السلام مین ہے کہ محمد بن علی بن ابراہیم بن موسی بن جعفر کہتے ہین کہ ہم بہت
تنگ دستی مین تھے کہ پدر نے ہمارے کہا کہ ابو محمد زکی کی سخاوت مشہور ہے اونکے پاس چلین
مین نے کہا کہ تم اونکو پہچانتے ہو کہا کہ نہین بلکہ مین نے دیکھا بھی نہین پس اونکے قصد سے راہ مین تھے
میرے پدر نے راہ مین کہا کہ اگر مجھے پانچسو درہم دین تو دو سو کا کپڑا بناؤن اور دو سو کا
آٹا لون اور سو دیگر اخراجات مین صرف کرون اور مین نے دل مین کہا کہ اگر مجھے تین سو درہم دین تو
سو کا کپڑا بناؤن اور سو کو خرچ کرون اور سو کو ایک دراز گوش خرید کرون اور بجانب کوہستان

جاؤن جب مین حضرت کے دروازہ پر پہونچا تو بغیر اسکے کہ کوئی کچھ کہے غلام حضرت کا آیا اور کہا کہ علی
بن ابراہیم و پسر اونکے محمد گھر مین آوین جب گئے تو فرمایا کہ ای علی کیا امر مانع ہوا کہ اسوقت تک تم نہ آئے
میرے پدر نے کہا کہ مجھے شرم آئی کہ اس حال سے آؤن جب ہم باہر آئے تو غلام حضرت کا پیچھے
پیچھے آیا اور ایک صرہ میرے پدر کو دیا اور کہا کہ اس مین پانچسو درہم ہین دوسو کپڑے کے لیئے اور
دوسو آٹے کے لیئے اور سو واسطے نفقہ کے اور دوسرا صرہ مجھے دیا اور کہا کہ یہ تین سو درہم ہین
سو کپڑے کے لیئے اور سو نفقہ کے لیئے اور سو قیمت دراز گوش لیکن مناسب ہی کہ کوہستان کو نجاؤ بلکہ
فلان جگہ جاؤ پس مین موافق ہدایت گیا اور کد خدا ہوا اور اوسی روز نے مجھے دو ہزار دینار ملے شخص
دیگر ناقل ہی کہ مین زندان مین تھا اور امام حسن عسکری کو شکایت لکھی اور چاہا کہ کچھ اپنی تنگدستی
کو بھی لکھون لیکن شرم سے نہ لکھا جواب مین مجھے ارقام فرمایا کہ آج نماز ظہر تو اپنے گھر مین پڑھیگا
پس مین نے رہائی پائی اور نماز ظہر گھر مین پڑہی ناگاہ دیکھا مین نے کہ قاصد حضرت کا میرے
لیئے سو دینار مع ایک خط کے لایا اور اوسمین لکھا تھا اصل عبارت یہ ہی کہ ہر وقت ترا حاجت
باشد آنرا طلب کن و شرم مدار کہ آنچہ طلب کنی بآن خواہی رسید شخص دیگر ناقل ہی کہ حضرت
کو مین نے رقعہ لکھا اور ایک مسئلہ پوچھا اور چاہتا تھا کہ تپ ربع کو بھی پوچھون مگر بھول گیا اور
نہ لکھا حضرت نے جواب مسئلہ لکھا اور لکھا اصل عبارت یہ ہی کہ می خواستی کہ از حمای ربع نیز بپرسی
و فراموش کردی این آیت را یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم بر کاغذی بنویس و بر
گردن محموم بیاویز چنان کردم آن محموم شفا یافت اور بعد ان روایات کے جو کتب معتبرۂ
اہلسنت مین ہین چاہیئے کہ حضرات ائمہ علیہم السلام کی روشن ضمیری مین کوئی سنی شک نہ کرے
چہ جائیکہ امامیہ جنکے کتب مین ہزارہا امثال انکے موجود ہین اور اہلسنت ہمارے اعتقاد مین
ائمہ علیہم السلام کی روشن ضمیری مین کیا اعتراض کرسکتے ہین کہ اونکے یہان اون لوگون سے
روشن ضمیری ثابت ہی جنکو ہم زمرۂ اہل ولائے اہلبیت سے بالکل خارج سمجھتے ہین اور
ہر چند اونکا لکھنا اوقات کو ضائع کرنا ہی مگر الضرورات تبیح المحذورات بعض حکایت
بیان لکھتا ہون پس کتاب نور الابصار چھاپہ مصر حال عبد القادر جیلانی مین ہی کہ جب وہ
مشہور آفاق ہوئے تو سو فقہا بغداد سے اونکے امتحان کے لیئے جمع ہوئے اور ہر ایک

سنے بہت سے مسائل جمع کیے تھے اور آگئے پاس شیخ عبدالقادر کے اور بیٹھے تو شیخ نے سر جھکایا
تو اونکے سینہ سے ایسا نور ظاہر ہوا کہ کل اون سو شخصون کے سینون تک پہونچا اور جو کچھ اونکے
مین غائب محو ہوگیا پس سب مبہوت ہوئے اور مضطرب ہوتے اور بیک آواز چلائے
اور اپنے کپڑون کو پھاڑ ڈالا پھر عبدالقادر کرسی پر چڑھ گئے و اجاب الجمیع عما کان عندہم
فاعترفوا بفضلہ اور جملہ اون چیزون کا جواب دیا جو اونکے قلوب مین تھین پس اعتراف کیا
اونھون نے عبدالقادر کی فضیلت کا اور کتاب مذکور مناقب قطب ابوالحسن شاذلی مین ہے
بادشاہ اسکندریہ اونکی زیارت کو آئے واضمر فی نفسہ ان یعلمہ صنعۃ الکیمیا فقال
کیمیاؤنا التقوی فاتق اللہ یعلمک حرف کی اور دل مین کہا کہ وہ اسکو کیمیا بنانا
پس کہا عبدالقادر نے کہ کیمیا ہماری پرہیزگاری ہے پس پرہیزگاری کر تو خدا تجھے تعلیم کرے
گی اور اس مین تصریح ہے کہ جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے تو سائر معجزات پر قادر ہو
جبکہ ایسے لوگ حسب عقائد سنیان مرتبہ ولایت کو جمین روشن ضمیری و سائر معجزات
داخل ہین پا سکین تو واسطے اون کور باطنون کے لیئے جو امامیہ بنکر ائمہ علیہم السلام
ضمیری سے انکار کرین وہ واضح ہو کہ روشن ضمیری منجملہ اخبار غیوب کے ہے جو علم ما کان
ما یکون مین داخل ہے اور عالم ہونا ائمہ علیہم السلام کا علم ما کان و ما یکون سے سابق مین بیان
ہو چکا ہے بلکہ روشن ضمیری جب صوفیہ اپنے پیرون کے لیئے ثابت کرتے ہین تو اسمین ائمہ
باب مین کیا عذر کر سکتے ہین اور روشن ضمیری کیا بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کو عطا نہین ہوا اگر مثل یا افضل
اکمل اوسکا ہمارے نبی کو عطا ہوا اور کوئی معجزہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کو عطا نہین ہوا اگر مثل اوسکا ہمارے سا
علیہم السلام کو عطا ہوا اور کتب امامیہ تو اسکے دلائل سے مالامال ہین اہلسنت کی کتابون سے بھی دلیل اسکی
فصول المہمہ ابن صباغ مالکی اور کتاب نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار چھاپہ مصر صفحہ
قال ابو بصیر قلت یوما للباقر انتم ورثۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال نعم قلت و رسول
صلی اللہ علیہ وسلم وارث الانبیاء جمیعہم قال وارث جمیع علومہم قلت و انتم ورثتم جمیع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال نعم قلت فانتم تقدرون ان تحیوا الموتی وتبرؤا
الاکمہ والابرص وتخبروا الناس بما یاکلون وما یدخرون فی بیوتہم قال نعم

ذالك باذن الله تعالى ثم قال ادن منّی یا ابا بصیر وکان ابو بصیر مکفوف النظر قال فدنوت منه فمسح بیده علی وجهی فابصرت السّماء والجبل والارض فقال اتحب ان تکون هکذا تبصر وحسابك علی الله او تکون کما کنت ولك الجنة قلت الجنة فمسح بیده علی وجهی فعدت کما کنت کہا ابو بصیر نے کہ مین نے کہا ایک دن باقر علیہ السلام سے کہ آپ لوگ وارثان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہین فرمایا ہان مین نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وارث جملہ انبیا ہین فرمایا وارث ہین اونکے جملہ علوم کے مین نے کہا کہ آپ لوگ وارث ہین جمیع علوم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرمایا ہان مین نے کہا کہ آپ قادر ہین مردون کے زندہ کرنے پر اور صحیح کرنے پر نابینا اور ابرص کے اور خبر دینے پر لوگون کو اوس سے جو کہاتے ہین اور ذخیرہ کرتے ہین اپنے گھرون مین فرمایا ہان کرتے ہین ہم ایسا باذن خدا پھر فرمایا کہ قریب آ اے ابو بصیر اور ابو بصیر نابینا تھے پس وہ قریب گئے ابو بصیر کہتے ہین کہ حضرت نے میرے چہرہ پر ہاتھ پھیرا پس آسمان وکوہ وزمین مین نے دیکھا پھر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ اسیطرح بینا رہے اور حساب تیرا خدا پر رہے یا چاہتا ہے کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جائے اور تیرے لئے جنت ہو مین نے کہا کہ مین جنت کو چاہتا ہون پس پھر حضرت نے ہاتھ اپنا میرے چہرے پر پھیرا تو مین جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور جامی نے بھی اس حدیث کا ترجمہ شواہد النبوۃ مین کیا ہے اور نیز زندہ کرنا جناب صادق علیہ السلام کا چار طیور کو جنکے گوشت پہلے ریزہ ریزہ کر کے مخلوط کر دئے گئے تھے اور

مطلب اس حدیث مین تصدیق ہے کہ ائمہ علیہم السلام سارے معجزات انبیا پر قادر ہین اور دلیل ہے کہ امامیہ جو اون حضرات کے ہزارہا معجزات اپنے کتب مین نقل کرتے ہین سب صحیح ہین لیکن باوجود اسکے اہلسنت اون حضرات کے معجزات کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ خرق عادات غیر نبی کے لئے جائز نہین ہے حالانکہ اونہین خرق عادات وائمہ کے کمال ثنا کے غرض سے اپنے اولیا کے لئے ثابت کرتے ہین چنانچہ دمیری نے حیوۃ الحیوان لغتہ سحرا مین جو ایک طائر ہے عبد القادر جیلانی کا زندہ کرنا اوس طائر کو اور لغتہ دجاج مین زندہ کرنا اون کا مرغ کو اور لغظ حمار اہلی مین ایک یمنی کا دعا کرنا اور اوسکے گدہے کا زندہ ہونا اور لغتہ ہر مین شیخ اہدل کے پکارنے سے مردہ بلی کا زندہ ہونا نقل کیا ہے اور اسیطرح کے خرافات انکی کتابون مین اولیا کے لئے بہت مذکور ہین حالانکہ حسب اجماع اہلسنت خلفائے ثلثہ ان سارے اولیا سے افضل تھے مگر انکی نسبت نہ تو صحاح ستہ مین اس قسم کی معجزات مذکور ہین نہ انکے صاحب اعجاز ہونے پر ان کتب مین دعوی ہے اور یہ دلیل انکے اولیا کے صاحب اعجاز ہونے کے بطلان پر کافی ہے اور ہم جو ائمہ علیہم السلام کے لئے ادعائے اعجاز کرتے ہین تو مثل انبیا کے بضرورت انکے تصدیق کے معجزات کو اون سے مخصوص سمجھتے ہین اور اولیا کی ولایت محتاج ایسے معجزات کی نہین ہے اور نہ اونکو ضرورت تصدیق کی اپنے لئے ہے پس اونکو عموما قدرت اعجاز عطا ہونا خلاف عقل ونقل ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

حکم دینا امام علی نقی علیہ السلام کا صورت شیر مسند متوکل کو شعبدہ باز کے کہا جانے کا اور اصلی
شیر ہو کر اسکا نگل جانا شواہد النبوۃ جامی میں مذکور ہے

دلائل نبی و امام کی ہر دعا مستجاب ہونے کے

ہم کتاب الکلام الحسن وارغام الماکرین فی رد مضلات انذار النا ذرین میں بکمال تفصیل بیان کر چکے
ہیں کہ کسی نبی یا امام کی دعا کا نامقبول ہونا عقل و نقل و کتاب و سنت و اجماع امامیہ و ضرورت کے
خلاف ہے اور اب بطریق اہلسنت اُسی ترتیب سے روایات نقل کرتے ہیں جیسا کہ الکلام الحسن میں بطریق امامیہ
نقل کر چکے ہیں مقبول ہونا دعائے ہر مومن باعمل کا سورۂ مومن میں ہے خدا فرماتا
ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم فرمایا تمہارے رب نے کہ دعا کرو مجھ سے میں قبول کرونگا
تمہارے لیے تفسیر در منثور اس آیہ کی تفسیر میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
اذا فتح اللہ علی عبد بالدعاء فلیدع فان اللہ یستجیب لہ یعنے جس شخص پر خدا باب
دعا کو کھولے تو چاہیے کہ دعا کرے کہ خدا دعا اوسکی قبول کرتا ہے اور حسن سے اس آیہ میں منقول
ہے کہ عمل کرو اور خوش ہو فانہ حق علی اللہ ان یستجیب للذین امنوا و عملوا الصالحات
ویزیدھم من فضلہ پس حق ہے خدا پر کہ قبول کرے دعا کو اون لوگوں کی جو ایمان لائے اور عمل
نیک کیا اور خدا زیادہ کرتا ہے اونپر اپنے فضل سے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا پر لازم ہے کہ مومن
باعمل کی دعا کو مقبول کرے اور کعب سے منقول ہے ما اعطی احد من الامم ما اعطیت ھذہ
الامۃ الا نبی الرجل المجتبی یقال لہ سل تعطہ یعنے نہیں دیا گیا ہم سے کوئی جو اس امت کو
عطا کیا گیا مگر نبی مرد پسندیدہ سے اس امت کے کہا جاتا ہے کہ سوال کر خدا تجھے عطا کریگا اور اس
میں تصریح ہے کہ کسی نبی کی دعا بلکہ مومن کامل کی بھی نامقبول نہیں ہے پھر کعب سے منقول ہے
فرمایا خدا نے موسیٰ سے فمن یسئلنی مسالۃ و ھو یعلم انی قادر اعطی او منع اعطیتہ
مع المغفرۃ یعنے جو شخص سوال کرے درحالیکہ جانتا ہو کہ میں قادر ہوں کہ عطا کروں یا
رکھوں تو اُسکے سوال کو قبول کرتا ہوں ساتھ مغفرت کے اور ان روایات سے ظاہر ہے
مومن باعمل مستجاب الدعوۃ ہے جیسا کہ ظاہر آیہ ہے اور تفسیر مذکورہ تفسیر آیہ و اذا سالک

یعنے جبکہ پوچھین تجھسے بندے میرے مجھکو عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان مین ہر
تو مین قریب ہون قبول کرتا ہون دعا کو دعا کنندہ کی جبکہ دعا کرے مجھسے فرمایا جناب رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ کوئی مسلمان کوئی دعا نہین کرتا جسمین کوئی گناہ نہو اور نہ قطع رحم ہو مگر یہ کہ خدا
عطا کرتا ہی ایک امر تین امرون سے اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخر ھا لہ فی الآخرۃ واما
ان یصرف عنہ من السوٓء مثلہا یا جلد اوسکی دعا قبول کرتا ہی یا آخرت مین اوس دعا کا ذخیرہ کرتا ہے
یا اوس سے مثل اوسکے بدی کو دفع کرتا ہی اور اس حدیث سے ظاہر ہی کہ ہر مومن کی ہر چند گنہگار
ہو دعا مقبول ہی کہ نعم البدل ملنے سے دعا کا نامقبول ہونا کسیطرح سمجھا نہین جا سکتا آیا کوئی شخص
خیال کر سکتا ہی کہ کوئی فقیر کسی بادشاہ سے ایک درہم کا سوال کرے اور وہ اوسے ایک دینار سرخ
دیدے تو اوسکے سوال کا رد کرنا لازم آوے گا ہرگز نہین پس خدا جب گنہگار کی دعا مقبول کرتا ہی
تو باعمل کی کیونکر نامقبول کریگا اور جب باعمل کی دعا مقبول کرتا ہی تو معصوم کی کیونکر نامقبول
کریگا بلکہ معصوم کی صحت عصمت وتقرب خدا باعث ہی کہ بعینہ اوسکی دعا قبول ہوتی ہی خصوصًا
انبیا و اوصیا کے لئے مستجاب الدعوۃ ہونا تو ضرور نالازم ہی کہ وہ دلیل ہین خدا کی خدائی کی اور جناب
سے بحدیث مرفوع منقول ہی کہ خدا قیامت مین مومن کو بلائے گا اور فرمائے گا امرتک ان
تدعونی ووعدتک ان استجیب لک مین نے تجھی حکم دیا کہ مجھسے دعا کر اور وعدہ کیا تجھسے کہ
مین تیری دعا قبول کرونگا پس کیا تو مجھسے دعا کرتا تھا کہے گا کہ ہان پس خدا فرمائے گا اما
انک لم تدعنی بدعوۃ الا استجیب لک یعنے تو نے کوئی دعا مجھسے نہین کی مگر مین نے اوسے
قبول کیا کیا تو نے فلان روز فلان دعا نہین کی تھی دفع غم مین پس مین نے غم کو دفع کیا بندہ
کہے گا کہ ہان اے پروردگار پس خدا فرمائے گا کہ مین نے دنیا مین بتعجیل تیری دعا قبول کی اور
فلان فلان روز تو نے دعا کی تھی دفع غم کی مگر تو نے کشائش نہین دیکھی اسلیے کہ مین نے
اوسکا ذخیرہ تیرے لئے جنت مین فلان فلان چیز کا کیا تھا اور تو نے دعا کی تھی فلان حاجت
کی جسکو مین بر لایا پس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پس خدا بیان فرمائے گا
ہر دعا کا مقبول کرنا دنیا مین یا ذخیرہ کرنا آخرت مین پس اوس وقت مومن کہے گا کہ کاش دنیا مین
کوئی دعا مقبول نہوئی ہوتی اور اس مضمون کی چند روایات تفسیر در منثور مین مذکور ہین

اور فرمایا جناب رسولؐ نے لو عرفتم اللہ حق معرفتہ لزالت لدعائکم الجبال اگر پہچانو
تم خدا کو جیسا چاہئے تو پہاڑ تمہاری دعا سے ہٹ جائیں اور بہت واضح ہے اس روایت سے
کہ عدم معرفت خدا کماینبغی باعث عدم استجابت دعا ہے اور نبی و وصی سب منصوب من اللہ ہیں
کماینبغی معرفت خدا ہونی اونکے لئے ضروری ہے پس مستجاب الدعوہ ہونا اونکا ضروری ہوا اور
سلمان سے منقول ہے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو فرمایا کہ ایک امر میرے لئے ہے اور
ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان مین فمنک المسئلۃ و الدعاء و علی الاجابۃ
پس تجھ سے سوال و دعا ہے اور مجھپر اجابت ہے اور تفسیر مذکور تفسیر آیہ اوفوا بعہدی اوف
بعہدکم مین حسن سے اسطرح منقول ہے اوفوا بما افترضت علیکم اوف لکم بما وعدتکم
الوعد لکم بہ علی نفسی یعنے وفا کرو ساتھ اوس چیز کے جسکو مین نے تمپر فرض کیا ہے وفا
کرونگا ساتھ اوس چیز کے جسکا وعدہ میری رائے مین تمہارے لئے میرے نفس پر ہو چکا ہے اور
خدا فرماتا ہے و الذین ہم لاماناتہم و عہدہم راعون وہ لوگ جو اپنی امانتون اور عہدون
کی رعایت کرتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ انبیا و اوصیا سے زیادہ امانت و عہد کی مراعات دوسرے
سے ناممکن ہے اور سورہ نجم مین ہے و ابراہیم الذی وفّی یعنے ابراہیم نے وفا کی اور تفسیر در منثور
مین ہے کہا مجاہد نے بما فرض علیہ اوس امر مین جو اونپر واجب تھا اور قتادہ سے ہے وفی طاعۃ
اللہ و بلغ رسالتہ الی خلقہ یعنے وفا کی طاعت خدا مین اور پہونچائی رسالت خدا کی
اوسکے خلق کی اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی نبی اس صفت سے خارج نہین ہو سکتا پس کل انبیا
کی ہر دعا لازم القبول ہے اور سورہ ہل اتی مین جناب امیرالمومنین و سیدہ و حسنین علیہم السلام
کے باب مین ہے یوفون بالنذر وفا کرتے ہین ساتھ اپنے عہد کے جیسا کہ اونکے قصہ سے جو کتب
اہلسنت مین ہے ظاہر ہے منجملہ اونکے نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۱۰۲ مین ہے لیکن اوسمین و نیز نظم درر
مین ہے کہ آیہ یطعمون الطعام شان مین اون حضرات کے ہے لیکن غایۃ المرام مین اخطب خوارزم
کی کتاب فضائل امیرالمومنینؑ سے جو روایت نقل کی ہے اوسمین ہے کہ نازل ہوئے جبرئیل
پڑھا ہل اتی تا قول خدا انما نطعمکم تا آخر سورہ بحر علامہ محدث سید ہاشم رحمہ اللہ کتاب
غایۃ المرام مین لکھتے ہین کہ قصہ نزول ہل اتی کا علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام مین عامہ و خاصہ

دونون مین متواتر ہی اور تفسیر در منثور تفسیر آیہ یوفون بالنذر مین قتادہ سے منقول ہے
قال کانوا یوفون بطاعۃ اللہ من الصلوۃ و الزکوۃ والحج و العمرۃ وما افترض علیھم
فسماھم اللہ الابرار لذالک فقال یوفون بالنذر الخ یعنے وہ لوگ وفا کرتے تھے طاعت
خدا کو نماز و روزہ وحج و عمرہ سے اور جو کچھ خدا نے اونپر فرض کیا تھا پس نام رکھا خدا نے
اونکا ابرار اسی سبب سے پس فرمایا وفا کرتے ہین ساتھ نذر کے انتھی پس الحمد للہ کہ امیر المومنین
و فاطمہ و حسنین علیھم السلام کا بھی مستجاب الدعوۃ ہونا مثل انبیا کے ثابت ہوگیا حالانکہ یہ حضرات ہم
امامیہ کے نزدیک سوا جناب رسولؐ سائر انبیا سے اتم و اکمل و اوجہ و افضل ہین اور انکے باب
مین آیہ تطہیر بھی دلیل عصمت ہی ہر چند اہلسنت نہ مانین پس وہ حضرات مثل انبیا کے ہین سائر وفائے
عہد مین مقبول ہونا دعا کا اسم اعظم سے ہر چند دعا کنندہ مردود ہو کہ
خدا نے اوس مین ایسی ہی تاثیر دی ہی تفسیر در منثور سورہ اعراف آیہ و اتل علیھم نباء
الذی اتینٰہ آیاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین مین ہے یعنے پڑہ اونپر
خبر اوس شخص کی جسکو دین ہمنے نشانیان اپنی پس نکل گیا وہ اون مین سے پس ملحق ہوا اوس کے
شیطان اور ہو گیا وہ گمراہون سے بروایت کعب جناب موسی نے بلعم بن باعور کو ملک
مدین کیطرف بھیجا کہ وہان کے بادشاہ کو دعوت اسلام کی کرے و کان مجاب الدعوۃ وکان
من علماء بنی اسرائیل و کان موسی یقدمہ فی الشدائد اور تھا مستجاب الدعوۃ علمائے
بنی اسرائیل سے اور جناب موسی سختیون مین اوسکو مقدم کرتے تھے پس اوسنے موسی کے دین
کو ترک کیا اور بادشاہ کو راضی کیا اور خدا نے یہ آیہ اوسی کے باب مین نازل کیا اور نیز کعب سے
ہی کان یعلم اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب یعنے جانتا تھا اوس اسم اعظم
کو جو اوسکے ذریعہ سے دعا کرے مقبول ہو اور امثال ان روایات کے اور بھی ہین اور
اونسے ثابت ہی کہ باوجود نبی نہ ہونے کے وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور جو بذریعۂ اسم اعظم دعا کرے
وہ مستجاب ہوتی ہی ہر چند گنہگار رہو اور آتا ہی کہ ہمارے ائمہ اسم اعظم جانتے تھے پس وہ حضرات
بھی مستجاب الدعوۃ تھے اور تفسیر در منثور مین جو بعض روایات مین بلعم کا نبی ہونا مذکور ہے
وہ باوجود ہمارے لئے حجت نہونے کے کہ نبی کا دین حق کو ترک کرنا محال ہی اوسکا نبی ہونا

بھی مذکور ہو جو ہماری روایات کے موافق ہو اور وہ دلیل ہو اسپر کہ اگر وہ دین حق کو ترک نکرتا تو وہ بطریق
مستجاب الدعوۃ رہتا پس جو شخص اسم اعظم جانتا ہو وہ ضرور مستجاب الدعوہ ہوگا جب تک کہ خدا اوس
سے اوس اسم کو سلب نفرمائے چہ جائیکہ چاردہ معصومین جنکو ہم سائر انبیاء سے افضل جانتے ہین
اور اونکی قوت ایمانی کو بعض انبیا کی قوت ایمانی سے زیادہ سمجھتے ہین لیکن واقف ہونا
ائمہ علیہم السلام کا اسمائے اعظم سے پس ورقۃ المعارف عبدالرحمان بسطامی مین اور
جیساکہ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۰۴ چھاپہ مصر مین اوس سے منقول ہے قال تعالی و لقد اتینا داؤد و
سلیمان علما قال بعض المفسرین ذالک هو الاسم الاعظم ترکب من الحروف الواردۃ فی
فواتح السور و کان مکتوبا علی خاتم سلیمان بن داؤد و به الان الله الحدید لداؤد و سخر
الجن لسلیمان وطوی الارض للخضر و به تعلم العلم اللدنی و به اوتی عرش بلقیس و به یحیی
عیسی الطیر و کان مکتوبا علی عصا موسی علیه السلام و سیف علی کرم الله وجهه و کما بلغنا
عن الامام الحسین بن علی رضی الله عنهما انه سئله رجل عن معنی کهیعص فقال له لو فسرتها
لک لمشیت علی الماء فرمایا خدا نے کہ تحقیق کہ دیا ہمنے داؤد کو اور سلیمان کو علم کہا بعض مفسرین
نے کہ یہ وہ اسم اعظم ہے جو ترکیب دیا جاتا ہے اون حروف سے جو فواتح سور مین ہین اور لکھا تھا
خاتم سلیمان مین اور اوسی سے خدا نے نرم کیا لوہے کو واسطے داؤد کے اور مسخر کیا جن کو سلیمان
کے لیئے اور لپیٹا کیا زمین کو خضر کے لیئے اور اوسی سے علم لدنی معلوم ہوتا ہے اور اوسی سے
عرش بلقیس لایا گیا اور اوسی سے عیسی طائر کو زندہ کرتے تھے اور لکھا تھا عصائے موسی علیہ السلام
پر اور تلوار علی کرم اللہ وجہہ پر اور پہونچا ہمکو حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے
اون حضرت سے معنی کھیعص کو پوچھا فرمایا کہ اگر مین اسکی تفسیر بیان کرون تو تو پانی پر چلنے
لگا اور الصحیفات الجفریہ بالقواعد الجفریہ محی الدین عربی مین ہے جیساکہ ینابیع المودۃ صفحہ
۴۴۸ چھاپہ مصر مین کتاب مذکور سے منقول ہے وقد صنف الجفر الجامع فی اسرار الحروف و فیہا
ما جری للاولین و ما یجری للآخرین و فیه اسم الله الاعظم و تاج آدم و خاتم سلیمان
و حجاب آصف علیهم السلام و کانت الائمة الراسخون من اولاده رضی الله عنهم یعرفون
اسرار هذا الکتاب الربانی یعنے تصنیف ہوئی کتاب جفر جامع اسرار حروف مین اور

اوسمین ہی جو واقع ہوا اولین کو اور جو واقع ہوگا آخرین کے لیئے اور اوسمین ہی اسم اعظم خدا اور
تاج آدم و خاتم سلیمان و حجاب آصف علیہم السلام اور ائمہ راسخین اولاد علی رضی اللہ عنہم جانتے
تھے اسرار کو اس کتاب الٰہی کی انتہی اور بھی دلائل ہین ائمہ کے اسم اعظم جاننے کے بخیال اختصار
اسی پر اکتفا کیا مقبول ہونا دعا کا بذریعۂ قرآن گذر چکا کہ اگر قرآن سے پہاڑ چلائے جائین
اور قطع بلاد کیا جائے اور مردے زندہ کئے جائین تو ممکن ہی اور تیسیر الوصول کتاب الدعا
مین جناب رسول سے منقول ہی فرمایا کہ اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد
لا الہ الا ھو الرحمان الرحیم فاتحۃ سورۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اخرجہ
ابی داؤد والترمذی و صححہ یعنے اسم اعظم خدا ان دونون آیتون مین ہی والھکم الآیہ اور
فاتحہ سورہ آل عمران الم اللہ الآیہ نکالا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور تصحیح کی اوسکی اور
گذر چکا کہ ائمہ علیہم السلام کل اسرار قرآن سے واقف ہین اور امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ قرآن ناطق ہین اور منجملہ اونکے بعض ادعیہ ہین جنکے ذریعہ سے دعا مقبول ہوتی ہی
تیسیر الوصول کتاب الدعا مین بروایت بریدہ ہی جناب رسول نے ایک شخص کو کہتے سنا
اللھم انی اسئلک تا آخر فقال والذی نفسی بیدہ لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا
دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اخرجہ ابو داؤد والترمذی حضرت نے دعا اوسکی
سنکر فرمایا کہ قسم اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ اس شخص نے سوال کیا ایسے
اسم اعظم سے کہ جب بذریعہ اوسکے دعا کیجاتی ہی خدا مستجاب کرتا ہی اور جب سوال کیا جاتا ہی
تو عطا کرتا ہی نکالا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے اور بروایت انس ہی کہ ایک شخص نے دعا کی
پھر دعا کو بیان کیا پس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جانتے ہو کہ کس چیز کے
ذریعہ سے اسنے دعا کی لوگون نے کہا کہ خدا و رسول عالمتر ہین فرمایا والذی نفسی بیدہ
لقد دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب و اذا سئل بہ اعطی اخرجہ اصحاب
السنن قسم ہی اوس شخص کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ اس شخص نے دعا کی بذریعہ
اوس اسم اعظم کے کہ جب دعا بذریعہ اوسکے کیجاتی ہی تو مقبول ہوتی ہی اور جب سوال کیا جاتا ہی
تو خدا عطا کرتا ہی نکالا اسکو اصحاب سنن نے پس ظاہر ہوا کہ جیسا ہی گنہگار بذریعۂ اسم اعظم دعا

نہین کرتا مگر مقبول ہوتی ہر پس ائمہ علیہم السلام کی دعا کیونکر نامقبول ہو سکتی ہر مقبول ہو
دعا کا بطہارت سونے سے اور ذکر خدا کرنے سے تیسیر الوصول کتاب الدعا مین
بروایت معاذ ہر فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین ہر کوئی مسلم جو سوئے
بطہارت درحالیکہ ذکر کنندہ ہو خدا کا پس بیدار ہو فیسال اللہ تعالی خیرا من الدنیا والاخرۃ الا
اعطاہ ایاہ اخرجہ ابو داؤد اور سوال کرے خدا سے خیر دنیا و آخرت کا مگر یہ کہ خدا عطا کر
اوسکو الا اسکو ابو داؤد نے اور کتاب الذکر مین بروایت ابو امامہ ہے فرمایا حضرت نے کہ جو شخص فرش خواب پر طاہر آوے
ذکر کرتا ہوا خدا کا تا اینکہ سو جاوے لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسال اللہ تعالی من خیر الدنیا
والاخرۃ الا اعطاہ اللہ ایاہ اخرجہ الترمذی نہ کروٹ پھیرے گا کسی ساعت مین شب
اور سوال کریگا خدا سے خیر دنیا و آخرت کا مگر خدا اوسے عطا فرماے گا پس ائمہ طاہرین
علیہم السلام تو بدلیل آیۂ تطہیر ہر وقت طاہر ہین اور اونکا کوئی وقت ذکر خدا سے خالی نہین ہر مقبول
ہونا دعا کا بعد حمد خدا و درود نبی کے تیسیر الوصول کتاب الدعا مین ابن مسعود سے منقول
کہ مین نماز پڑہتا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور ابو بکر و عمر بہی تہے فلما جلست بدات بالثناء
علی اللہ ثم بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل
تعطہ سل تعطہ پس جب مین بیٹہا تو شروع کیا ثنائے خدا کو پہر درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر بہیجا پہر دعا
اپنے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ سوال کر کہ خدا اوسے عطا کریگا سوال کر کہ خدا
اوسے عطا کریگا اور طریقہ صلوۃ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر تفسیر در منثور آیہ صلوا
علیہ وسلموا تسلیما مین بہت سے طرق سے خود حضرت سے نقل کیا ہر کہ لوگون نے حضرت سے پوچھا
کہ ہم آپ پر درود کیونکر بہیجین فرمایا کہ کہو اللہم صل علی محمد و علی آل محمد اور صواعق محرقہ
مین ہر مروی لا تصلوا علی الصلوۃ البترا فقالوا وما الصلوۃ البتراء قال تقولون اللہم صل
علی محمد وتمسکون بل قولوا اللہم صل علی محمد و علی آل محمد یعنے مروی ہر کہ نہ درود بہیجو مجہ پر
مقطوع لوگون نے کہا کہ درود مقطوع کیا ہر فرمایا یہ ہر کہ اللہم صل علی محمد کہکر چپ ہو جاؤ بلکہ
کہو اللہم صل علی محمد و علی آل محمد اور کتاب اسعاف الراغبین شیخ محمد صبان چہاپۂ مصر
صفحہ ۱۰۹ مین ہر ذکر الفخر الرازی ان اہل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ساووہ فی خمسۃ

فی التشہد و فی السلام یقال فی التشہد سلام علیک ایہا النبی و قال
اشیاء فی الصلوۃ علیہ و علیہم فی التشہد
تعالی سلام علی آل یس و فی الطہارۃ قال تعالی طہ ای یا طاہر و قال تعالی و یطہرکم تطہیرا و فی
یحببکم اللہ و قال تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
تحریم الصدقۃ و فی المحبۃ قال تعالی فاتبعونی
رسول پانچ چیزون مین حضرت کے برابر ہین
فی القربی یعنے ذکر کیا ہے فخر رازی نے کہ اہلبیت
صلوۃ مین حضرت پر اور اون حضرات پر تشہد مین اور سلام مین کہا جاتا ہے تشہد مین سلام علیک
ایہا النبی اور فرمایا خدا نے سلام آل یس پر اور طہارت مین فرمایا خدا نے طہ یعنے اے طاہر
اور فرمایا خدا نے یطہرکم تطہیرا اہلبیت کے باب مین اور تحریم صدقہ مین اور محبت مین
فرمایا خدا نے اتباع کرو میرا خدا تمھین دوست رکھے گا اور فرمایا کہ نہین سوال کرتا مین تم سے
تبلیغ پر کچھ اجر مگر محبت اقربا کی پس جبکہ درود محمد و آل محمد صلی اللہ علیہم اجمعین پر دوسرے کے
لیئے باعث اجابت دعا ہو تو کیونکر اون حضرات کی خود دعا نامقبول ہو سکتی ہے مقبول ہونا
دعا کا ہر مسلمان کی ایک ساعت جمعہ مین تیسیر الوصول چھاپہ نولکشور صفحہ [illegible]
مین ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جمعہ مین ایک
ساعت ہے کہ اوس وقت کوئی بندہ مسلم کھڑا نماز نہین پڑھتا یسال اللہ تعالی شیئا الا اعطاہ
ایاہ اور سوال کرتا ہے خدا سے کسی چیز کا مگر خدا اوسے عطا فرماتا ہے نکالا اسکو ثلاثہ اور نسائی نے
اور چند روایات تفسیر در منثور سورہ جمعہ مین مثل اسکے نقل کی ہین اور کوئی مسلمان خیال نہین کر سکتا
کہ نبی و امام کی منزلت پیش خدا اوس ساعت جمعہ سے کمتر ہوگی کہ اوس ساعت مین دعا اثر ہو
اور زبان نبی و امام مین کچھ بھی اثر اجابت نہو مقبول ہونا دعا کا ہر مسلمان کی ایک
ساعت ہر شب مین کتاب مذکور صفحہ ۱۴۷ مین بروایت جابر ہے فرمایا حضرت نے
ان فی اللیل ساعۃ لا یوافقہا رجل مسلم یسال اللہ خیرا من امر الدنیا و الآخرۃ الا اعطاہ
ایاہ و ذالک کل لیلۃ اخرجہ مسلم یعنے شب مین ایک ساعت ہے کہ نہین کوئی مرد مسلم
خدا سے خیر دنیا و آخرت کا سوال نہین کرتا مگر خدا اسے عطا فرماتا ہے اور وجہ استدلال
اسمین بھی مثل سابق ہے وہ اوقات جنمین دعا رد نہین ہوتی تیسیر الوصول
کتاب الدعا مین ہے بروایت انس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے

لا یرد الدعاء بین الاذان و الاقامة یعنی رد نہیں ہوتی دعا درمیان اذان واقامت کے نکالا اسکو ابوداؤد
وترمذی نے اور بروایت سہل بن سعد ہے فرمایا حضرت نے ثنتان لا تردان الدعاء عند النداء
وعند الباس حین یلحم بعضهم بعضا اخرجه مالک و ابوداؤد وزاد فی روایة وتحت المطر
وفی الموطا ساعتان تفتح فیهما ابواب السماء وقل داع ترد علیه دعوته حضرة النداء للصلاة
والصف فی سبیل الله یعنے دو وقتوں میں دعا رد نہیں ہوتی وقت اذان اور وقت جنگ
جبکہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں نکالا اسکو مالک ابوداؤد نے اور زیادہ کیا کہ ایک روایت
میں ہے کہ زیر باران اور موطا میں ہے کہ دو وقت میں کھل جاتے ہیں دروازے آسمان اور کم کسی
دعا کنندہ کی دعا رد ہوتی ہے وقت اذان اور رہنا در راہ خدا تفسیر در منثور سورہ یوسف میں ابن
عباس سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا نے ایک حدیث میں کہ یعقوب نے اپنے
فرزندوں کے لیئے دعا میں تاخیر کی لان دعاء السحر مستجاب اسلیئے کہ دعائے سحر مستجاب ہے
نیز ترمذی و حاکم و ابن مردویہ کے کتب سے ہے کہ فرمایا جناب رسول نے امیر المومنین سے
فاذا کانت لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم ثلث اللیل فانه ساعة مشهودة والدعاء
فیها مستجاب پس جبکہ شب جمعہ ہو تو اگر ہو سکے تو اٹھو ثلث شب میں کہ اوسوقت کی دعا مستجاب
ہے تفسیر در منثور سورہ شوریٰ آیہ هو الذی ینزل الغیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ سے منقول ہے فرمایا یستجاب الدعاء فی اربعة مواطن یعنے مستجاب ہے دعا چار مقام
پر وقت ملنے صفوف کے راہ خدا میں اور وقت پانی برسنے کے اور وقت اقامت صلوٰة
کے اور وقت دیکھنے کعبہ کے وہ اشخاص جنکی دعا مستجاب ہے تیسیر الوصول
کتاب الدعا میں بروایت ابوہریرہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ثلاث
دعوات مستجابات لا شک فی اجابتهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة
الوالد علی ولده یعنے تین دعائیں مستجاب ہیں جنکی اجابت میں شک نہیں دعائے مظلوم
ودعائے مسافر و ہر دعائے پدر فرزند پر اور فرمایا ما من دعوة اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب اخرجه
ابوداؤد والترمذی یعنی نہیں ہے کوئی دعا سریع تر اجابت میں دعائے غائب کے واسطے
غائب کے نکالا ان دونوں حدیثوں کو ابوداؤد و ترمذی نے اور حیوة الحیوان دمیری

چھاپہ مصر زبدۃ البیان فی انسان صفحہ ۳۲ مین ہر فیمن یستجاب دعاؤ ھو قطعاً المضطر والمظلوم مطلقا ولو کان
فاجرا او کافرا والوالد علی ولدہ والامام العادل والرجل الصالح والولد البار بوالدیہ والمسافر
حتے یرجع والصائم حتے یفطر والمسلم للمسلم مالم یدع بظلم او قطیعۃ رحم او یقل دعوت فلم اجب
یعنے اون لوگون کے باب مین جنکی دعا مستجاب ہو قطعاً مضطر اور مظلوم عام اس سے کہ فاجر ہو یا
کافر یا والد کی فرزند پر اور امام عادل کی اور مرد صالح کی اور فرزند محسن کی اپنے والدین سے اور
مسافر کی تا اینکہ واپس آوے اور روزہ دار کی تا اینکہ افطار کرلے اور مسلم کی واسطے مسلم کے جب تک کہ دعا
ظلم و قطع رحم کی نکرے یا کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہوئی قصص بعض سابقین کا جو مستجاب الدعوۃ
تھے یا دعا اونکی مقبول ہوئی باوجود اسکے کہ نبی یا وصی نتھے
تفسیر در منثور سورہ اعراف قصہ بلعم بن باعور روایت مالک بن دینار ہی کان
مجاب الدعوۃ وکان من علماء بنی اسرائیل یعنے بلعم مستجاب الدعوۃ تھا اور علمائے بنی اسرائیل
سے تھا اور ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ آیہ واتل علیہم نبأ الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ سے مراد
وہ شخص ہے اعطی ثلاث دعوات یستجاب لہ فیھن یعنے جسکی تین دعائین مقبول تھین اور ملخص
یہ ہے کہ اوسنے اپنی عورت کے حسن و جمال کی دعا کی اور وہ ویسی ہی ہو گئی پس اوس شخص سے
اوسنے روگردانی کی تو اوس شخص نے دعا کی کہ کتیا ہو جائے پس ہو گئی اولاد نے اوسکی گریہ
و زاری کی اور کہا کہ تم دعا کرو کہ جس حال پر وہ تھی اوسیطرح ہو جائے چنانچہ دعا کی اور وہ مثل
سابق ہو گئی اور تینوں دعائین ضایع ہوئین اور عرائس التیجان ثعلبی صفحہ ۳۲۹ چھاپہ
بمبئی مین ہے انھا نزلت فی البسوس کان رجلا قد اعطی ثلاث دعوات مستجابات
یعنے یہ آیہ نازل ہوا درباب بسوس کے اور وہ ایک مرد تھا جسکی تین دعائین مستجاب تھین
پھر قصہ نقل کیا اور تیسیر الوصول چھاپہ لکھنؤ صفحہ ۲۳۶ مین صحیح مسلم و ترمذی سے اور تفسیر در منثور
سورہ بروج تفسیر قتل اصحاب الاخدود مین ہے کہ نکالا عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید
و مسلم و نسائے و ترمذی نے صہیب سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اور
ملخص اس روایت کا یہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک کاہن تھا اوسنے ایک لڑکے کی
تعلیم شروع کی اور راستہ مین اوس لڑکے اور کاہن کے ایک راہب بھی رہتا تھا اور وہ لڑکا

وسکے پاس بھی آتا جاتا تھا ناگاہ ایک جانور عظیم ظاہر ہوا جسنے لوگون کا راستہ بند کر دیا پس اوس
لڑکے نے ایک پتھر اوٹھا کر دعا کی کہ خدایا اگر راہب کا کلام حق ہو تو قتل کر اس جانور کو اور اگر
کاہن کا قول سچ ہو تو قتل نکر پھر مارا تو وہ جانور ہلاک ہوگیا اور لوگون نے کہا کہ اس لڑکے کو وہ
علم معلوم ہی جسکو کوئی نہین جانتا پس ایک نابینا سنکر اوس لڑکے پاس آیا اوس لڑکے نے اس
شرط سے کہ وہ ایمان لاوے دعا کی فرد الله علیه بصره فامن الاعمی پس آنکھ اوسکی روشن
ہوئی اور وہ نابینا ایمان لایا بادشاہ نے اوس نابینا اور لڑکے اور راہب تینون کو طلب کیا
اور نابینا اور راہب کو قتل کیا اور لڑکے کے باب مین حکم دیا کہ فلان پہاڑ پر لیجا کر منھ کے
بل گرا دو مگر جب لوگ پہاڑ پر اوس لڑکے کو لے گئے تو وہ سب خود پہاڑ سے گر گئے اور وہ لڑکا
بچ گیا اور واپس آیا بادشاہ نے حکم دیا کہ دریا مین اسکو ڈال دو مگر دریا مین ڈالنے
والے ڈوب گئے اور وہ بچ گیا پھر اوس لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے قتل نہین
کر سکتا مگر یہ کہ مجھے دار پر کھینچکر تیر مارے اور کہے بسم الله رب الغلام بادشاہ نے ویسا ہی
کیا اوسوقت وہ لڑکا قتل ہوا فقال الناس لقد علم هذا الغلام علما ما علمه احد پس
لوگون نے کہا کہ یہ لڑکا ایسا علم جانتا ہی جسکو کوئی نہین جانتا تا آخر خبر تفسیر در منثور
مین ہی کہ نکالا عبد بن حمید و ابن مردویہ نے صہیب سے پھر اس روایت کو کچھ اختلاف
سے نقل کیا اور اس مین ہی کہ کہا اوس لڑکے نے جبکہ جانور کو پتھر مارنے لگا اللهم
ان کان امر الراهب احب الیک وارضی لک من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتی
یجوز الناس فرماها فقتلها یعنے خدایا اگر ہو امر راہب محبوب تر تیرے نزدیک امر ساحر سے
تو ہلاک کر اس چوپایہ کو تاکہ لوگ چلین پس مارا پتھر اور ہلاک کیا پھر اوس نابینا کے باب مین ہی
کہ کہا اوس لڑکے نے فان امنت بالله دعوت الله فشفاک فامن فدعا له فشفاه یعنے
اگر تو ایمان خدا سے لاوے گا تو مین دعا کرون گا تو خدا تجھے شفا دیگا چنانچہ ایمان لایا
پس اوس لڑکے نے دعا کی اور خدا نے شفا دی اور جب بادشاہ نے اوس لڑکے کو
بلوایا تو کہا ای بنی قد بلغ من سحرک ان تبری الاکمه والابرص وهذه الادواء یعنے ای
لڑکے تیرا سحر اس درجہ کو پہونچا ہی کہ تو نابینا اور مبروص و دیگر عوارض کو اچھا کرتا ہے اور

اسمین ہر کہ جب بامر بادشاہ لوگون نے اوس لڑکے کو کوہ سے گرانا چاہا تو اوس لڑکے نے
کہا اللھم اکفنیھم فرجف بھم الجبل فتدھدوا اجمعین وجاء الغلام یعنے خدایا میری کفایت
کر ان لوگون سے پس وہ لوگ پہاڑ سے گرے اور وہ لڑکا بچ کر واپس آیا پھر جب بامر بادشاہ
لوگ اوس لڑکے کو دریا مین ڈوبانے لگے تو اوسنے کہا اللھم اکفنیھم بما شئت فغرقوا اجمعین
وجاء الغلام خدایا میری کفایت کر ان لوگون سے پس وہ سب غرق ہوئے اور وہ لڑکا
واپس آیا تا آخر خبر اور بعینہ مثل اس مضمون کے تیسیر الوصول مین بھی ہر اور عرائس التیجان ثعلبی
چھاپہ بمبئی صفحہ ۵۹۹ مین بروایت ابن عباس یہ قصہ منقول ہر پھر آخر روایت مین کہا
وقد روی ھذا نحو ما ذکرنا مرفوعا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مروی
ہر یہ مثل اوسکے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے خبر دی ہمکو ابو القاسم
الحسن بن محمد بن الحسین بن جعفر نے اپنے اسنادے صہیب سے اور اوسنے روایت کی جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مثل معنی اسکے آخر اس روایت سے جو کتب معتبرہ سنیان مین
مرقوم ہر ظاہر ہر کہ وہ لڑکا اور نیز استاد اوسکا راہب دونون مستجاب الدعوۃ تھے اور
کوئی اون مین نبی و معصوم نتھا پس کیونکر انبیا و معصومین غیر مستجاب الدعوۃ ہو سکتے ہین
اور تیسیر الوصول چھاپہ لکھنو قصہ جریح عابد مین جسپر زنا کا اتہام دیا گیا بروایت ابو ہریرہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جریح نے بعد نماز بچہ کے شکم پر اونگلی
رکھکر کہا یا غلام من ابوک فقال فلان الراعی فاقبلوا علی جریح یقبلونه ویتمسحون به
یعنے اے بچے تیرا باپ کون ہے کہنے لگا فلان چرواہا پس لوگ جریح کو بوسہ دینے لگے اور
اوسکے تئین مس کرنے لگے اور صحیح بخاری مین ابن عمر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ تین شخص بنی اسرائیل کے جا رہے تھے کہ پانی برسنے
لگا پس تینون ایک درہ کوہ مین چلے گئے کہ ایک پتھر سے وہان غار بند ہو گیا پس اون تینون نے
آپسمین کہا کہ واللہ اسوقت سوا سچائی کے کوئی چیز نجات نہین دے سکتی پس چاہیے کہ ہر ایک
اپنے اعمال خیر کے ذریعہ سے سچائی کے ساتھ دعا کرے پس ایک نے کہا کہ خدایا اگر تو
جانتا ہے کہ مین نے ایک مزدور مقرر کیا کچھ مقدار چاول پر پس وہ مزدور چلا گیا اور

چاول دیا پس مین سنے اوس چاول کی زراعت کی تاانیکہ اوس کھیتی سے مین سنے ایک گائے
خرید کی تب وہ مزدور اپنی اجرت طلب کرتا آیا مین سنے کہا کہ اس گائے کو بھی لیلے کہ یہ بسبب
اوسی مقدار چاول کے ہے پس اوسنے گائے کو لیلیا فان کنت تعلم انی فعلت ذالک من خشیتک
ففرج عنا فانساخت عنہم الصخرۃ پس اگر تو جانتا ہے کہ مین نے کیا ایسا تیرے خوف سے تو
ہمارے لیے کشائش کر پس پتھر کچھ ہٹ گیا پھر دوسرے سنے کہا کہ خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میرے
والدین بوڑھے تھے اور مین اونکے لیے ہر شب کو دودہ لایا کرتا تھا اپنی بکری کا پس ایک
شب دیر ہوئی اور وہ دونون سو گئے اور میرے اہل وعیال بھوکھہ سے فریاد کرتے تھے
اور مین اونکو دودہ بعد اپنے والدین کے پلایا کرتا تھا پس مین نے کراہت کی کہ اونکو جگاؤن
اور کراہت کی کہ منتظر رکھون پس برابر مین اونکی بیداری کا منتظر تھا اور وہان سے نہ گیا
تاانیکہ صبح طالع ہوئی اور مین نے یہ محض تیرے خوف کے سبب سے کیا پس کشائش کر
ہمارے اس حال مین پس کچھ اور پتھر ہٹ گیا تاانیکہ اون لوگون نے آسمان کو دیکھا پھر
کہا تیسرے نے کہ خدایا اگر تو جانتا ہو کہ میری ایک چچازاد بہن تھی اور مین اوسکو بہت دوست
رکھتا تھا اور مین نے اوس سے جماع چاہا مگر اوسنے انکار کیا مگر جبکہ مین اوسکو سو دینار دون
پس سو دینار مین نے حاصل کیے اور دیئے پس وہ راضی ہوئی اور جب مین واسطے جماع
بیٹھا تو کہنے لگی کہ خوف خدا کر اور فعل حرام نکر پس مین اوٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار اوسکو معاف
کردیے پس اگر تو جانتا ہے کہ مین نے کیا ایسا بسبب تیرے خوف کے تو تو ہمکو نجات دے
پس کل پتھر ہٹ گیا اور خدا نے نجات دی اور تینون غار سے نکلے اور یہ حدیث چند مقام
پر صحیح بخاری مین منقول ہے جیسا کہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری چھاپہ لکھنؤ جلد
صفحہ ۳۴۵ مین ہے کہ یہ حدیث گذر چکی باب من استاجر اجیرا فترک اجرہ مین سالم
سے اور باب اذا اشتری شیئا لغیرہ مین موسی بن عقبہ سے اور اوسنے نافع سے روایت کی
اور باب اذا ذرع بمال قوم مین نیز موسی بن عقبہ سے اور نہین نکالا مگر روایت ابن عمر
اور روایت کی ہے اسکی طبرانی نے انس وابن حبان سے اور اوسنے ابو ہریرہ سے
احمد نے نعمان بن بشیر سے اور طبرانی نے علی اور عقبہ بن عامر و عبداللہ بن عمرو بن العاص

و عبد اللہ بن ابی اوفی سے اور تیسیر الوصول چھاپہ لکھنو صفحہ ۲۳۸ مین بروایت ابن عمر صحیح بخاری
و مسلم و ابو داؤد سے نقل کیا ہے اور کتب امامیہ مین بھی چند طرق سے مذکور ہے اور
حیوۃ الحیوان دمیری لغت حیہ مین عقبہ بن عامر بن نافع کو جو خالہ زاد بھائی عمرو بن العاص
کا تھا لکھا ہے و کان عقبہ مجاب الدعوۃ اور تھا عقبہ مستجاب الدعوۃ اور کتاب مذکور لغۃ
عقرب مین درباب معروف بن قیس کرخی لکھا ہے کان مشہورا باجابۃ الدعوۃ و اہل
بغداد یستسقون بقبرہ و یقولون قبر معروف تریاق مجرب یعنے تھا مشہور ساتھ اجابت دعا
کے اور اہل بغداد طلب باران کرتے ہین بذریعہ قبر اونکے اور کہتے ہین کہ قبر معروف کی
تریاق مجرب ہے اور کل ان روایات سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی دعائین باوجود عدم
عصمت و نبوت مقبول ہوئین اور یہ لوگ مستجاب الدعوۃ تھے پس کیونکر اونکی دعا نامقبول
ہو سکتی ہے جنہون نے تمام عمر کوئی گناہ نہ کیا ہو مقبول ہونا دعا کا مشاہد ائمہ علیہم السلام
مین کتاب اتحاف بحب الاشراف تالیف شیخ عبد اللہ بن محمد بن عامر شبراوی
شافعی چھاپہ مصر صفحہ ۴۸ مین ہے کہ ایک شخص تھا جسکا نام شمس الدین قعوینی تھا اور قریب
مشہد حسینی رہتا تھا اور اوسکی آنکھون مین کچھ ضرر پہونچا کہ دونون جاتی رہین و کان کل یوم اذا
صلی الصبح فی مشہد الامام الحسین یقف علی باب الضریح الشریف و یقول یا سیدی
انا جارک و قد کف بصری و اطلب من اللہ بواسطتک ان یرد علی و لو عینا واحدۃ اور
ہر روز جب نماز صبح مشہد امام حسین علیہ السلام مین پڑہتا تھا تو درِ ضریح پر کھڑا ہو کر کہتا تھا
کہ اے سید و آقا مین ہمسایہ ہون آپکا اور میری بینائی جاتی رہی اور آپکے واسطہ سے
چاہتا ہون خدا سے کہ میری آنکھہ اچھی ہو جاتے ہر چند ایک ہو پس وہ ایک شب کو
سو رہا تھا کہ دیکھا اوسنے ایک گروہ کو کہ آئے ہین مشہد شریف مین پس اسنے دریافت کیا
تو کسی نے کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور اصحاب اونکے ساتھ ہین واسطے زیارت
حسین علیہ السلام آئے ہین پس یہ بھی اونمین داخل ہوا پھر کہا جو بیداری مین کہا کرتا
تھا پس امام حسین اپنے جد بزرگوار کی طرف ملتفت ہوئے اور بسبیل شفاعت اوس شخص
کے باب مین کہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے علی علیہ السلام سے کہ اے علی اسکو

سرمہ دیدو عرض کیا کہ بہت خوب اور دست شریف سے سرمہ دانی وسلائی نکالی اور
کہا آگے آ تاکہ مین سرمہ لگا دون پس وہ آگے بڑھا اور سلائی مین سرمہ لگا کر اوسکی داہنی
آنکھہ مین لگایا پس اسکو ایسی سخت سوزش ہوئی کہ چلایا اور جاگ پڑا درحالیکہ سوزش اوسکی
کی آنکھہ مین پاتا تھا پس داہنی آنکھہ اوسکی کھل گئی اور اوس سے دیکھنے لگا تا وقت موت
اسی کو وہ چاہتا تھا پس اوسنے ایک فرش مشہد حسینی مین بنوا دیا اور اوسپر لکھا کہ یہ وقف
اور ہمیشہ وہ فرش بچھایا جاتا تھا تا اینکہ متولی مصر ہوا وزیر اعظم محمد پاشا شریف جانب
محمد طان سے پس اوسنے دوسرا فرش بنوایا اور وہی اسوقت تک بچھایا جاتا ہے اور
کتاب مذکور مین ہے شیخ ابو الفضل نقیب السادۃ الخلوتیہ کہتا ہے کہ مجھے مرض سل
عارض ہوا جسکے علاج سے اطبا عاجز آئے اور اوسمین طول ہوا فلازمت زیارۃ مشہد
الامام الحسین رضی اللہ عنہ کل یوم بقصد الشفاء من ذالک المرض پس مین ہر روز
زیارت مشہد امام حسین علیہ السلام بقصد شفا کیا کرتا تھا سوا اسکے کہ ترک کی زیارت مین
ہر روز سہ شنبہ بسبب کثرت ازدحام کے پس تین جمعہ تک مین نے بروز سہ شنبہ زیارت
ترک کی اور سوا دس دن کے ہر روز زیارت کرتا رہا پس ایک شب کو مین سو رہا تھا کہ دیکھا
مین نے کہ گویا کھڑا ہون دروازہ ضریح شریف پر اور تین شخص سفید پوش بہیئت عرب
ضریح سے نکلے پس میرے دل مین آیا کہ انمین امام حسینؑ بھی ہین پس مین اونکے پیچھے
چلا اینکہ وہ لوگ آئے اور چلے گئے منبر مین بیٹھے اور مین سامنے اونکے بیٹھا تو ایک شخص
اون مین سے میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اے فلان پس میرے دل مین خیال آیا
یہی امام حسین ہین پس کہا مین نے لبیک اے سید و آقا پس فرمایا کہ تو نے زیارت کو
قطع کی ہے مین نے عرض کیا کہ اے مولا مین ہر روز زیارت کرتا ہون فرمایا سچ کہا
مین اسکو جانتا ہون لیکن تو نے روز سہ شنبہ زیارت ترک کی ہے مین نے کہا ہان اے
مولا مین معذرت کرتا ہون اور مجھسے قصور ہوا اور تائب ہون پھر مین نے بہت
معذرت کے کلمات کہے پس حضرت متبسم ہوئے اور فرمایا ایسا کلام جسکے معنی یہ
کہ عذر تیرا مقبول ہے پھر جب صبح ہوئی تو مین مشہد مبارک مین گیا و دعوت اللہ

سالته ببرکة الامام الحسین ان یعافینی من ذالک المرض فبرکته عافنی الله من ذالک
المرض فی اسرع زمان اور دعا کی مین نے خدا سے اور سوال کیا اوس سے برکت امام
حسین کی مجھے اس مرض سے شفا دے پس برکت امام خدا نے بہت جلد اوس مرض سے
مجھے شفا دے اور شرح مشکوۃ مولوی عبدالحق محدث دہلوی باب زیارت قبور مین ہے
امام شافعی گفتہ است قبر موسی کاظم تریاق مجرب است مراجابت دعا را اور محمد بن
طلحہ شافعی نے مطالب السئول فی مناقب آل الرسول احوال جناب کاظم
علیہ السلام مین لکھا ہے ویعرف فی العراق بباب الحوائج الی الله بنجح مطالب المتوسلین الی الله
تعالی یعنے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام پہچانے جاتے ہین عراق مین باب الحوائج الی الله
تعالی بسبب بر آنے مطالب ون لوگون کے جو توسل کرتے ہین طرف خدا کے بذریعہ اوس
جناب کے اور مقبول ہونا دعا کا بشاہد ائمہ علیہم السلام مین کتب امامیہ مین احادیث کثیرہ
ومتواترہ سے منقول ہے اور بہت سے احادیث ہمنے کتاب الکلام الحسن مین نقل کی ہین
مقبول ہونا دعائے انبیا کا بتوسل ائمہ طاہرین صلوات الله علیہم
اجمعین ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۹۷ مین ہے ابن المغازلی بسندہ عن سعید
بن جبیر عن ابن عباس قال سئل النبی صلی الله علیہ وسلم عن الکلمات التی تلقاها آدم
من ربہ فتاب علیہ قال سئلہ بحق محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین فتاب علیہ
وغفر لہ یعنے ابن مغازلی نے اپنی سند سے سعید بن جبیر سے اور اونے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ پوچھا جناب رسول خدا سے اون کلمات کو جنکو اخذ کیا تھا آدم نے اپنے رب سے
پس بخشدیا خدا نے اونکو فرمایا کہ سوال کیا تھا خدا سے بحق محمد وعلی فاطمہ وحسن وحسین پس بخش
دیا اونکو اور نظیری نے خصائص مین ذکر کیا ہے جیسا کہ غایۃ المرام مین ہے
کہا ابن عباس نے کہ جب خلق کیا خدا نے آدم کو اور روح اوس مین پہونچی تو عطسہ کیا پس کہا
آدم نے الحمد لله پس فرمایا خدا نے کہ تمہارا رب تمپر رحم کرے پس جب ملائکہ سے سجدہ
کرایا تو آدم نے خود بینی کی اور کہا کہ خدایا تو نے کسی کو پیدا کیا ہے جو مجھسے تجھے محبوب تر
ہو قال نعم ولولا هم ما خلقتک فرمایا خدا نے کہ ہان اور اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو مین تجھے پیدا نہ کرتا

آدم نے کہا پروردگارا مجھے اونھین دکھا دے پس خدانے ملائکہ حجب کی طرف
کہ پردون کو اوٹھا دو پس جب پردے اوٹھائے گئے اذا آدم بخمسة اشباح
العرش قال یا رب من هولاء قال یا آدم هذا محمد نبی وهذا علی امیر المومنین
عم نبی و وصیه وهذه فاطمة بنت نبی وهذان الحسن والحسین ابنا علی
نبی ثم قال یا آدم هو ولدك ففرح بذالك فلما اقترف الخطیئة قال یا رب
اسالك بمحمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر الله له فهذا
قال الله تعالی فتلقی آدم من ربه کلمات ان کلمات التی تلقاها آدم من
اللهم بحق محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین الا تبت علی فتاب علیه
آدم نے پانچ ابدان نورانیہ کو سامنے عرش کے اور کہا کہ خدایا یہ کون لوگ
اے آدم یہ محمد میرا نبی ہے اور یہ علی امیر المومنین ابن عم ہے میرے نبی کا
وصی اوسکا ہے اور یہ فاطمہ دختر ہے میرے نبی کی اور یہ دونون حسن وحسین
فرزندان علی و پسران نبی ہین پھر فرمایا کہ اے آدم یہ لوگ تمھاری اولاد سے
حضرت آدم مسرور ہوئے پس جبکہ ترک اولی آدم سے واقع ہوا تو کہا خدایا مین
سوال کرتا ہون بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین کہ میرے گناہ کو بخشدے پس بخشا
نے اور اسی کو فرمایا ہے خدا نے کہ لیا آدم نے اپنے رب سے کلمات کو وہ
جنکو آدم نے اپنے رب سے لیا تھا یہی تھے کہ خدایا بحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین
میرے گناہ کو بخشدے پس خدا نے بخشدیا اور فرائد السمطین فی فضائل
المرتضی والبتول والسبطین شیخ ابراہیم بن محمد حموینی مین ہے جیسا کہ
مین ہے بروایت ابو ہریرہ جناب رسول خدا سے کہ جب خدا نے خلق کیا ابو البشر
اور روح اون مین پھونکی تو ملتفت ہوئے آدم داہنی جانب عرش کے تو دیکھا
ابدان نورانیہ کو حالت سجود و رکوع مین پس کہا آدم نے کہ خدایا آیا تو نے کسی کو
کیا ہے خاک سے میرے پہلے فرمایا نہین آدم نے کہا کہ پھر یہ پانچ بزرگوار کون
جنکو مین اپنی ہیئت اور صورت پر دیکھتا ہون قال هولاء خمسة من ولدك لولا

اخلقتک ھولاء خمسة شققت لھم خمسة اسماء من اسمائی لولا ھم ما خلقت الجنة ولا
النار ولا العرش ولا الکرسی ولا السماء ولا الارض ولا الملائکة ولا الانس والجن
انا المحمود وھذا محمد وانا العالی وھذا علی وانا الفاطر وھذہ فاطمہ وانا الاحسان و
ھذا الحسن وانا المحسن وھذا الحسین آلیت بعزتی انہ لا یاتینی احد بمثقال حبة من
خردل من بغض احد ھم الا ادخلتہ ناری ولا ابالی یا آدم ھولاء صفوتی بھم انجیھم
بھم اھلکھم فاذا کان لک الی حاجة فبھؤلاء توسل فقال النبی نحن سفینة النجاة من
تعلق بھا نجی ومن حاد عنھا ھلک فمن کان لہ الی اللہ حاجة فلیسئل بنا اھل البیت فرمایا
یہ پانچون تیری اولاد سے ہین اگر نہوتے یہ تو نہ پیدا کرتا مین تجھے ان پانچون کے نام شگافتہ
کئے ہین مین نے اپنے نامون سے اگر نہوتے یہ تو نہ پیدا کرتا مین جنت کو اور نہ جہنم کو اور نہ عرش
کو اور نہ کرسی کو اور نہ آسمان کو اور نہ زمین کو اور نہ ملائکہ کو اور نہ انس کو اور نہ جن کو پس
مین محمود ہون اور یہ محمد ہے اور مین عالی ہون اور یہ علی ہے اور مین فاطر ہون اور یہ
فاطمہ ہے اور مین احسان ہون اور یہ حسن ہے اور مین محسن ہون اور یہ حسین ہے مین نے
قسم کھائی ہے اپنی عزت و جلال کی کہ کوئی میرے پاس نہ آوے گا ایک رائی کے برابر
بغض لیکر کسی ایک کا ان سے مگر مین اوسے داخل نار کرون گا اور کچھ پروا نکرون گا اے
آدم یہ لوگ میرے برگزیدہ ہین انھین کی سبب سے نجات دیتا ہون اور انھین کے سبب
سے ہلاک کرتا ہون پس جبکہ تجھکو میری جانب کوئی حاجت ہو تو انھین کے ذریعہ سے
توسل کر پس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ نے کہ ہم لوگ سفینہ نجات ہین جو شخص کہ
تعلق کرے اوس سفینہ سے نجات پاوے اور جو کنارہ کرے ہلاک ہو پس جسکو کوئی حاجت پیش
آ ہو تو بذریعہ ہم اہلبیت کے سوال کرے ورائناہی توسل جناب نوح کا پنجتن پاک سے بحث استعانت مین انشاءاللہ

وجہ مخالفین مین انبیا و اوصیا کے مستجاب الدعوہ ہونے مین اختلاف کی

وجہ اسکی یہ ہے کہ اونکے خلفا تا زمان پیری بت پرستی کیا کئے اور جب مسلمان ہوئے تو ادنکے
قلوب سے محبت شرک و کفر کی کسیوقت نہ گئی اور تا زمان موت افعال مخالف ایمان اونسے صادر ہوا کئے

لہذا انبیا علیہم السلام کی طرف واسطے اونکے عیب مٹانے کے ضرورت نسبت ذنوب
کے واقع ہوئی بلکہ بعد نبوت کفر انبیا کا روایات اہلسنت مین بتصریح مذکور ہے چہ جائیکہ
غیر مستجاب الدعوہ ہونا باوجود اسکے مستجاب الدعوہ ہونا ونکا ہر دعا مین نیز اہلسنت کی
تفسیر مین وارد ہے اور اکثر اونکے انبیا کے مستجاب الدعوہ ہونے کے قائل ہین کہا فخر الدین
رازی نے تفسیر سورۂ آل عمران آیۂ ھنالك دعا زکریا مین مسئلہ ثالثہ یہ ہے کہ دعا
انبیا و رسل علیہم السلام کی نہین ہوتی مگر بعد اذن کے اس احتمال سے کہ اگر اجابت میں
مصلحت نہوگی تو دعا اونکی مردود ہو جائے گی اور یہ نقصان ہے منصب انبیا علیہم السلام
مین ایسا ہی کہا ہے متکلمین نے اور میرے نزدیک اس مین بحث ہے اسلئے کہ جب
نے اذن دیا دعا کا مطلقا اور بیان کیا کہ وہ کبھی قبول کرتا ہے اور کبھی نا مقبول پس
رسول کے لیئے ہے کہ دعا کرے جو چاہے ان امور سے جنمین معصیت نہو اور نقص
نہین ہے منصب انبیا مین اسلئے کہ وہ حضرات دروازۂ رحمت خدا پر سائل ہین پس
اگر قبول کرے تو اوسکا فضل و احسان ہے اور اگر نہ قبول کرے تو وہ جانب مخلوق
ہے کہ قابل اوسکے نہین ہے تا انیکہ ہوا وسکے لیئے منصب ۃ رخالق پر انتہی اور اس کلام
کی لغویت کسی عاقل پر پوشیدہ نہین رہ سکتی اسلیئے کہ جسطرح خدا نے مطلقا اذن دعا
ہے اوسیطرح مطلقا درصورت اجتماع شرائط وعدۂ اجابت بھی کیا ہے جیساکہ روایات
گذشتہ سے بھی ظاہر ہے اور عدم قبول اوسی وقت متصور ہے کہ جب اوس طریق
سے دعا واقع ہو جسمین وعدۂ اجابت ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ انبیا و اوصیا کبھی بلا شرائط
دعا کرتے ہی نہین اور بلا مراعات شرائط دعا کرنا ضرور خلاف منصب نبوت ہے
وہ ہرگز قابل قبول نہین ہے اور درحالیکہ باوجود اجتماع شرائط خدا دعا اونکی نا مقبول
کرے تو خلاف وعدگی خدا لازم آوے گی جو منصب خدا کے خلاف ہے پس
دعا او نحضرات کی نا مقبول ہونا محال ہے۔ اب یہان بعض وہ روایات اہلسنت
ہوتی ہین جو صریحا انبیا کے نقص پر دلالت کرتی ہین پھر او نحضرات کے مستجاب الدعوہ
ہونے کی روایات نقل کیجاتی ہین کی تفسیر درمنثور سورۂ اعراف آیۂ و اتل علیہم

الذی آتیناہ آیاتنا فانسلخ منہا مین مجاہد سے منقول ہے کہا اوسنے ھو نبی فی بنی اسرائیل
یعنی بلعم اوتی النبوۃ فرشاہ قومہ علی ان یسکت ففعل وترکہم علی ما ھم علیہ یعنے
وہ نبی تھا بنی اسرائیل مین یعنے بلعم اور نبوت پر فائز تھا پس رشوت دی اوسکو اوسکی قوم
نے کہ سکوت کرے پس وہ ساکت رہا اور اونکی بداعمالی پر اونکو چھوڑدیا اور معتمرؔ نے
سیار سے روایت کی ہے کہ کان رجلا یقال لہ بلعام و کان قد اوتی النبوۃ و کان
مجاب الدعوۃ یعنے وہ ایک شخص تھا جسکو بلعام کہتے تھے و نبوت پر فائز اور مستجاب الدعوۃ
تھا اور موسے چلے مع بنی اسرائیل اوس زمین کی طرف جسمین بلعام تھا پس لوگ
موسی سے بہت خائف ہوئے اور بلعام کے پاس آئے اور کہا کہ بددعا کر موسی
پر اوسنے کہا کہ مین خدا سے پوچھہ لون پس بددعا کی اجازت چاہی حکم ہوا کہ بددعا نکر کہ
اون مین بندے میرے اور نبی میرا ہے پس کہا بلعام نے اپنی قوم سے کہ مجھے اجازت
بددعا کی نہین ہے پس اون لوگون نے ہدیہ پیش کیا اور بلعام نے اوسے قبول کیا
تو پھر اون لوگون نے بددعا کرنے کو کہا اوسنے کہا کہ مین اجازت لے لون
پس پھر اجازت طلب کی مگر کچھ جواب نہ آیا تو کہا کہ مین نے اجازت چاہی مگر کچھ
جواب نہ آیا پس اون لوگون نے کہا کہ اگر خدا کو بددعا مین کراہت ہوتی تو منع فرماتا جسطرح
پہلے منع کیا تھا پس بددعا کرنے لگا مگر بددعا خود اوسی کی قوم پر جاری ہوئی اوسکی زبان پر
پس اوسکے گروہ نے کہا کہ تو تو ہمارے ہی اوپر بددعا کر رہا ہے کہنے لگا کہ میری زبان پر
ایسا ہی جاری ہوتا ہے اور اگر اونپر مین بددعا کرون تو مقبول نہوگی لیکن مین ایک
رائے دیتا ہون کہ شاید اوس مین وہ لوگ ہلاک ہون اور وہ یہ ہے کہ خدا زنا کو دشمن
رکھتا ہے پس اگر وہ زنا کرین گے تو ہلاک ہون گے لہذا عورتون کو قوم موسی پر عرض کرو
کہ وہ زنا کرین اور جب زنا کرین گے تو ہلاک ہون گے پس اون لوگون نے ایسا ہی کیا
اور قوم موسی نے زنا کیا اور طاعون سے ستر ہزار بنی اسرائیل ہلاک ہوئے اور قتادہؔ
سے اس آیہ کی تفسیر مین ہے ھذا مثل ضربہ اللہ لمن عرض علیہ الھدی فابی ان
یقبلہ و ترکہ یعنے یہ خدا نے ضرب مثل کی ہے واسطے ایسے شخص کے جسپر ہدایت عرض

بچاوے اور وہ قبول نکرے اور ترک کرے ہدایت کو یعنے ضلالت کو اختیار کرے اور ظا
آیہ بھی یہی ہے کہ جسکے باب مین ہے اوسنے متابعت کی شیطان کی اور کافر و گمراہ ہو گ
اور روایت مالک بن دینار مین ہے کہ بلعم نے دین موسی کو ترک کیا اور بادشاہ مین
دین کی متابعت کی کہ جناب موسی نے اوسکو بادشاہ مدین کی ہدایت کو بھیجا تھا اور جلال الدین
سیوطی مصنف تفسیر درمنثور نے کوئی تاویل ان روایات مین نہین کی ہے پس جبکہ نبی کا فر
ہو کر نعوذ باللہ بمہیرز نا بتاوے اور ایک نبی اولوالعزم پر بد دعا کرے تو غیر مستجاب الدعوہ
ہونا بمقابل اسکے تو بہت کم ہے اور تیسیر الوصول بیان شفاعت مین ہے کہ لوگ جناب
ابراہیم خلیل کے پاس شفاعت خواہ آوینگے فیقول لہم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم
یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد کذبت ثلاث کذبات فذکرہا
نفسی نفسی اذھبوا الی غیری پس فرماوینگے کہ میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا کہ قبل
اسکے مثل اسکے غضبناک نہوا تھا اور نہ غضبناک ہوگا بعد اسکے مثل اسکے اور مین تین جھوٹ
بولا تھا پھر ذکر کیا اونکو نفسی نفسی جاؤ دوسرے کے پاس اور تفسیر درمنثور آیہ ولقد ھمت
بہ مین ہے کہ نکالا ہے عبد الرزاق و فریابی و سعید بن منصور و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی
حاتم و ابو الشیخ نے والحاکم و صححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما ھمت بہ تزینت ثم
استلقت علی فراشہا و ھو بہا و جلس بین رجلیہا یحل تبانہ نودی من السماء یا ابن
یعقوب لا تکن کطائر ینتف ریشہ فبقی لا ریش لہ فلم یتعظ علی النداء شیئا حتے رای
برہان ربہ جبرئیل علیہ السلام فی صورۃ یعقوب عاضا علی اصبعیہ ففزع فخرجت
شہوتہ من انا ملہ اور نکالا ہے حاکم نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن عباس سے کہ جب
قصد کیا زلیخا نے یوسف کا تو آراستہ کیا اپنے تئین اور اپنے فرش خواب پر چت لیٹین اور یوسف
نے قصد کیا زلیخا کا اور بیٹھے بیچ مین دونون رانون کے زلیخا کے پائجامہ کھولنے لگے کہ آسمان
سے ندا آئی کہ اے فرزند یعقوب مثل اوس طائر کے نہو جو اپنے پرون کو نوچکر بے پر و بال
ہو جاوے پس نہ متنبہ ہوئے یوسف ندا پر کچھ بھی تا انیکہ دیکھا برہان کو اپنے رب کے یعنے
جبرئیل علیہ السلام کو صورت یعقوب مین دانت سے اونگلی دابے ہوئے پس خائف ہو

اور نکل گئی شہوت یوسف کی اونگلیون سے اور تفسیر مذکور مین مثل اسکے اور روایات بھی
ہین جو چاہے دیکھ لے اور نیز تفسیر مذکور سورہ حج آیہ وما ارسلنا من قبلك مین ہے
کہ نکالا ہے بزاز اور طبرانی و ابن مردویہ و ضیائے مختارہ مین اپنی رجال ثقات سے طریق
سعید بن جبیر سے ابن عباس سے ان رسول الله صلے الله علیه و سلم قرأ افرأيتم اللات والعزى
ومنات الثالثه الاخرى تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى ففرح المشركون بذلك
وقالوا قد ذكر الهتنا فجاء جبرئيل فقال اقرأ على ما جئتك به فقرأ افرأيتم اللات والعزى ومناة
الثالثة الاخرى تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى فقال ما اتيتك بهذا هذا من
الشيطان یعنے پڑہا جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله نے سورۂ والنجم افرایتم اللات
الآیہ پس پڑہ گئے کہ یہ بہتہاے بلند مرتبہ ہین اور اونکی شفاعت کی امید ہے پس خوش ہوئے
مشرکین اور کہا کہ ہمارے خداؤن کو ذکر کیا پس آئے جبرئیل اور کہا کہ پڑہو اوسے جسکو مین
تمہارے پاس لایا پس پڑہا حضرت نے آیۂ افرایت اللات تا اینکہ پڑہا کہ انھین بتون کی امید
شفاعت ہے پس کہا جبرئیل نے کہ یہ تو مین نہین لایا تھا یہ شیطان کی جانب سے ہے اور نکالا
ہے ابن جریر اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے بسند صحیح عن
سعید بن جبیر قال قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم بمكة النجم فلما بلغ هذا الموضع افرأيتم اللات
والعزى ومنات الثالثه الاخرى القى الله على لسانه تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن
لترتجى قالوا اما ذكر الهتنا بخير قبل اليوم فسجد وسجدوا ثم جاء جبرئيل بعد ذالك قال
اعرض على ما جئتك به فلما بلغ تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى قال له
جبرئيل لو اتاك بهذا هذا من الشيطان بسند صحیح سعید بن جبیر سے کہا اوسنے کہ پڑہا جناب
رسول خدا صلی الله علیه و آله نے مکہ مین سورۂ والنجم کو پس جب پہونچے اس مقام پر افرایتم
الآیہ تو جاری کیا خدا نے حضرت کی زبان پر کہ یہ بہتہائے بلند مرتبہ ہین انھین کی شفاعت
کی امید ہے مشرکین نے کہا کہ ہمارے خداؤن کو قبل آج کے بخیر ذکر نہ کیا تھا پس اسکو پڑہ
کر سجدہ کیا حضرت نے اور سجدہ کیا اونہون نے پس آئے جبرئیل بعد اسکے اور کہا کہ پڑہو
اوسے جسکو مین لایا تھا پس پھر پڑہا حضرت نے کہ انھین بتون سے شفاعت کی امید ہے

جبرئیل نے کہا کہ مین اسکو نہین لایا تھا یہ جانب شیطان سے ہے اور تفسیر مذکور مین
انکے بہت سی روایات نقل کی ہین اور تیسیر الوصول کتاب اللہو واللعب مین
المباح منہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت العب بالبنات عند رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم وکن یاتینی صواحبی فینقمعن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وکان یسربھن الی فیلعبن معی اخرجہ الشیخان وابی داؤد الانقماع الاستتار
ویسربھن ای یرسلھن یعنے وہ لہو ولعب جو مباح ہے عائشہ سے منقول ہے کہ مین گڑیا
کھیلتی تھی پاس جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور میرے پاس کھیلنے والیان
تھین تو چھپ جاتی تھین جناب رسول سے اور حضرت اون کو میرے پاس بھیجتے
تھے تو وہ میرے ساتھ کھیلتی تھین نکالا اسکو بخاری ومسلم وابوداؤد نے اور تفسیر
در منثور چھاپہ مصر سورہ ص صفحہ ۳۰۹ مین ہے اخرج ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او خیبر فہبت ریح فکشفت
ناحیۃ الستر عن بنات لعب لعائشۃ فقال ماھذا یا عائشہ قالت بناتی ورای بینھن
فرسا لہا جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری وسطھن قالت فرس لہ جناحان
قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت
ان لسلیمان علیہ السلام خیلا لہا اجنحۃ فضحک حتے رأیت نواجذہ نکالا ابوداؤد نے
عائشہ سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لائے جنگ تبوک یا خیبر سے
تو مین آئی اور کھل گیا جانب پردہ اوسطرف جسمین گڑیان عائشہ کی تھین فرمایا حضرت
نے کہ یہ کیا ہے اے عائشہ کہنے لگی کہ میری گڑیان ہین اور دیکھا درمیان گڑیون
کے ایک گھوڑا جسکے دو بازو تھے لکھے کاغذ کے پس فرمایا کہ یہ کیا ہے جو بیچ مین ہے
کہنے لگی کہ گھوڑا ہے جسکے پر ہین فرمایا یہ کیا ہے اوسپر مین نے کہا کہ دو بال ہین فرمایا گھوڑا
ہے اوسکے دو بال ہین کہنے لگی کیا آپ نے نہین سنا کہ سلیمان کے ایسے گھوڑے تھے
جنکے پر تھے پس ہنسے حضرت تا اینکہ دندان مبارک ظاہر ہوتے اور اس روایت سے
صورت انسان وحیوان دونون کی گھر مین رسول اللہ کے ہونا اور منع نفرمانا ظاہر

اور تیسیر الوصول کتاب اللھو واللعب مین ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما الحبشۃ یلعبون بحرابہم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اذ دخل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فاھوی بیدہ الی الحصبا فحصبہم بہا فقال صلی اللہ علیہ و سلم دعہم یا عمر اخرجہ الشیخان والنسائی ابوہریرہ سے منقول ہے کہ حبشہ کھیلتے تھے اپنی لکڑی سے پاس جناب رسول کے کہ عمر آیا پس اوٹھایا عمر نے سنگریزہ اور مارا اونکو پس فرمایا حضرت نے کہ جانے دے اونکو اے عمر نکالا اسکو بخاری و مسلم و نسائی نے کتاب مذکور کتاب الغنا واللھو مین عائشہ سے نقل کیا ہے کہ آئے جناب رسول خدا و عندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش و حول وجہہ و دخل ابو بکر رضی اللہ عنہ فانتھرنی و قال مزمار الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فاقبل علیہ صلی اللہ علیہ و سلم فقال دعہما فلما غفل غمزتہما فخرجتا اور میرے پاس دو کنیزین تھین جو گاتی تھین مثل گانے مقام بعاث کے پس لیٹے حضرت بچھونے پر اور منھ پھیر لیا اور آیا ابو بکر پس مجھے ڈانٹا اور کہا کہ مزمار شیطان مکان جناب رسول مین پس فرمایا حضرت نے کہ جانے دے اون دونون کو پس جب ابو بکر غافل ہوا تو مین نے اون کنیزون کو دبایا پس وہ نکل گئین اور علامہ حلی علیہ الرحمہ نے بعد نقل اس روایت کے صحیحین حمیدی سے کشف الحق مین نقل فرمایا ہے اور رد نہین کیا اس روایت پر ابن روزبہان نے رووا عنہ انہ لما قدم المدینۃ من سفر خرج الیہ نساء المدینۃ یلعبن بالدف فرحا بقدومہ و ہو یرقص باکمامہ یعنے روایت کی ہے اونہین اہلسنت نے کہ جب جناب رسول مدینہ مین سفر سے واپس آئے تو زنان مدینہ نکلکر دف بجانے لگین خوشی مین حضرت کے آنے کے اور وہ جناب ناچنے لگے آستین ہلا ہلا کر نعوذ باللہ من ہذہ الکفریات اور امثال اسکے کثیر ہین اور بعد ایسی روایات کے جنکی تسلیم مین انبیا علیہم السلام نعوذ باللہ مستحق عذاب الیم ٹھہرتے ہین چہ جائیکہ غیر مستجاب الدعوہ ہونا اسیطرح جو روایات اہلسنت کے کتب مین اونحضرات کے غیر مستجاب الدعوہ ہونے مین وارد ہین وہ امامیہ کے لیے حجت نہین ہو سکتین

خصوصاً جبکہ اونھین کی کتب مین معارض کثیرہ اونکے وارد ہون جنسے ہر دعا مین مستجاب
ہونا اونکا ثابت ہو اور اکثر وہ لوگ بھی قائل ہون کہ عموماً اونکی ہر دعا مستجاب ہے جیساکہ [illegible]
دعا مجمع البحار مین ہے اب ہم اول روایات اہلسنت کو لکھتے ہین جنمین موافق عقائد امامیہ ہر دعا
اونحضرات کا مستجاب الدعوہ ہونا مذکور ہے **مستجاب الدعوہ ومقبول الشفاعہ** ہونا انبیاء
علیہم السلام کا تفسیر درمنثور سورۂ یونس آیہ قال قد اجیبت دعوتکما مین ہے کہ نکالا
ہے ابن منذر وابن ابی حاتم نے ابن عباس سے قال قد اجیبت دعوتکما قال فاستجاب لہ و
حال بین فرعون وبین الایمان کہا کہ بدرستیکہ قبول ہوئین دعائین تم دونونکی یعنے موسے وہارون
کی کہا ابن عباس نے پس قبول کیا اوسکے رب نے دعا اوسکی اور حائل ہوگیا درمیان فرعون
اور درمیان ایمان کے بیان پوری آیت کا ترجمہ یہ کہ کہا موسے نے کہ پروردگار ہمارے بدرستیکہ
تونے دی فرعون کو جماعت اوسکی زینت اور مال حیات دنیا مین پروردگار ہمارے تاکہ گمراہ کرین
تیری راہ سے پروردگار ہمارے نیست کر اونکے مالون کو اور سخت کر اونکے قلبون کو پس
ایمان نلاوین تاآنکہ دیکھین عذاب سخت کہا تحقیق کہ قبول ہوئی دعا تم دونونکی تفسیر درمنثور مین ہے کہ
موسی کی دعا پر جناب ہارون نے آمین کہی تھی اس وجہ سے خدا نے فرمایا کہ تم دونونکی دعا مقبول ہوئی اور اس
آیہ سے ظاہر ہے کہ انبیا غیر مستحق کے عذاب کی دعا نہین کرتے والا دعا اونکی منصب نبوت کے خلاف وقابل قبول نہ ہوتی اور
اسی سے ظاہر ہے کہ وہ حضرات نیز خلاف مشیت خدا دعا نہین کرتے اور جو سنیون نے تفسیر آیہ لیس لک
من الامر شیء مین جناب رسول خدا کی بد دعا کا نامقبول ہونا بابت چند اشقیا کے اور وہ روایت جو بروایت ابوہریرہ

ابوہریرہ کا وہ ضائع ہونا اطلاع ہوا سکے کہ ہماری احادیث کا بعض اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اسلیے کہ نیز جیسیر الوصول کتاب اللعن مین ہے
منقول ہے کہ کہا کسی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے ادع اللہ علی المشرکین والعنہم فقال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ
یعنی بد دعا کیجئے مشرکین پر اور لعنت کیجئے اونپر فرمایا کہ مین مبعوث برحمت ہوا ہون اور لعن کرنے کے لیے مبعوث نہین ہوا ہون پس مشرکین مستحق لعن ہین تو مومنین
[illegible] اور مومنین غیر مستحق پر لعنت کرین کون مومن اسکو باور کرسکتا ہے اور دمیری نے حیوۃ الحیوان لغت ناقہ مین سنن ابوداود سے بروایت ابوالدرداء نقل [illegible]
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب بندہ لعنت کرتا ہے کسی چیز پر تو لعنت صعود کرتی ہے آسمان پر پس بند ہوجاتے ہین دروازے آسمان [illegible] تو لعنت نیچے [illegible]
زمین پر [illegible] جب کہین جگہ نہین پاتی [illegible] تو رجوع کرتی ہے طرف اوسکے جسپر لعنت کی ہے پس اگر وہ قابل لعنت ہوتا ہے تو [illegible]
[illegible] لعنت طرف لعنت کنندہ کے اور نیز لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہے نہی لعن سے بہت سی احادیث مین [illegible]
مسلم نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء یوم القیامۃ یعنے لعنت کرنے
والے شفاعت وشہادت قیامت مین نکرینگے [illegible] تیسیر الوصول مین مسلم وابوداود دونون سے نقل کی ہے اور [illegible]
تیسیر الوصول مین بخاری سے بروایت ابوذر نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے لا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن
صاحبہ کذلک یعنے کوئی شخص کسی کو نسبت فسق وکفر کا نہیں دیتا مگر وہ فاسق وکافر ہوجاتا ہے درحالیکہ منسوب غیر مستحق ہو

تیسیر الوصول کتاب اللعن مین ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدایا مین بشر ہون پس جن
ہو منون پر مین لعنت و سبّ و شتم کرون تو تو اوسکے لئے اوس لعنت کو صلوٰۃ و زکوٰۃ و قربت
کر دے محض باطل ہے اسلیئے کہ گو وہ حضرت بشر تھے مگر حماقات و ذنوب بشری سے بری تھے
اور خود سنیون نے روایت کی ہے جیسا کہ نیز تیسیر الوصول کتاب اللعن والسب مین روایت
ابن عباس سے ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت
اللعنۃ علیہ اخرجہ ابو داؤد والترمذی یعنے جو شخص لعنت کرے کسی ایسی چیز پر جو قابل
لعنت نہو تو پلٹتی ہے لعنت خود اوسپر نکالا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے پس کیونکر دوسرون
کو تو غیر مستحق کے لعن کرنے کو منع فرماوینگے اور خود اوسکے مرتکب ہون گے کہ نیز تیسیر الوصول
کتاب علم فضل کتابۃ الحدیث مین ابن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ مین لکھتا تھا جو کچھ سنتا تھا
جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے پس قریش نے منع کیا اور کہا کہ تم ہر چیز لکھتے ہو حالانکہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ بشر ہین تکلم کرتے ہین رضا و غضب مین پس مین نے لکھنا چھوڑ دیا
تا اینکہ مین نے اسکو جناب رسول خدا سے ذکر کیا حضرت نے اونگلی سے اشارہ کیا طرف
اپنے دہان کے اور فرمایا اکتب فوالذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الا حقا اخرجہ ابو داؤد
یعنے لکھہ پس قسم اوس شخص کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ نہین نکلتا اس
دہن سے مگر حق نکالا اسکو ابو داؤد نے اور آپ اس حدیث مین قسم کھا کر فرمایا کہ خلافِ حق کبھی
مجھ دہن سے نکلتا ہی نہین پس کیونکر غیر مستحق پر لعن فرماوینگے جو غیر مقبول ہوگا اور نیز
مقبول ہونا حضرت کی لعن کا روایات آیندہ کے بھی منافی ہے چنانچہ تفسیر در منثور
در سورۂ نور آیہ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین نقل کیا ہے
یعنے نہ قرار دو دعا کو رسول کی درمیان اپنے مثل دعا بعض تمہاری کے واسطے
بعض کے نکالا ہے ابن جریر اور ابن ابی حاتم و ابن مردویہ نے ابن عباس سے اس
مین یقول دعوۃ الرسول علیکم موجبۃ فاحذروھا فرماتا ہے خدا کہ بددعا رسول
تمپر لازم ہے پس حذر کرو اوس سے اور تیسیر الوصول فضائل امت مین ابو مالک
اشعری سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے قد اجارکم اللہ

من ثلاث خصال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا یعنے پناہ دی ہے خدا نے تمکو تین
خصلتون سے منجملہ اونکے یہ ہے کہ نہ بددعا کرین تمپر تمھارے نبی کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ
اور کتاب احیاء المیت بفضائل اہل البیت مین جلال الدین سیوطی نے حدیث
۵۷ یہ لکھی ہے کہ نکالا ترمذی و حاکم و بیہقی نے شعب الایمان مین عائشہ سے حدیث مر
مین فرمایا ستۃ لعنہم اللہ و کل نبی مجاب الخبر یعنے چھ شخصون پر خدا نے لعنت کی ہے
اور ہر نبی مستجاب الدعوہ ہے اور حدیث ۵۸ یہ لکھی ہے کہ نکالا دیلمی نے افراد مین ا
خطیب نے متفق مین علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
ستۃ لعنہم اللہ و کل نبی مجاب الخبر یعنے چھ شخصون پر لعنت کی ہے خدا نے اور ہر
مستجاب الدعوہ ہے اور صواعق محرقہ ابن حجر مقصد ثالث مین باب ۱۱ کے ہے
انہ صلی اللہ علیہ و سلم قال ستۃ لعنتہم و لعنہم اللہ و کل نبی مجاب یعنے حدیث
مین ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ چھ شخصون پر مین نے لعنت
اور خدا نے لعنت کی ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوہ ہے اور ان احادیث سے بطلان
روایات کا جو عدم قبول بددعا مین آنحضرت کے ہین بکمال وضوح ظاہر ہے اور
نیز مؤیدات اسکے اور تفسیر در منثور سورہ احزاب آیہ ان اللہ و ملائکتہ یصلون
مین ابن عباس سے منقول ہے کہ جب وہ درود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

---

۱ یہ حدیث کتب امامیہ مین بھی بکمی و زیادتی بطرق متعددہ منقول ہے پس کافی باب اصول کفر مین بروایت ا
علیہ السلام مروی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے خمسۃ لعنتہم و کل نبی مجاب اور کتاب خصال مین بروایت
صادق علیہ السلام ہے ستۃ لعنہم اللہ و کل نبی مجاب اور نیز خصال مین ہے و محاسن سے جلد یازدہم
بروایت اونہین حضرت کے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے انی لعنت
لعنہم اللہ و کل نبی مجاب الخ اور نیز خصال مین ہے بروایت امیر المومنین سبعا
اللہ و کل نبی مجاب اور وسائل باب تحریم الظلم مین محاسن سے نقل کیا ہے انی
سبعا لعنہم اللہ و کل نبی مجاب غرضکہ یہ حدیث فریقین مین بطرق مختلفہ مستفیض
اور اسکی صحت مخالفین مین بھی مسلم ہے جیسا کہ کلام ابن حجر مین ہے اور نیز مؤیدات اسکے
مین ثابت ہین پس بطلان اون روایات اہل سنت کا جو عدم استجابت دعائے انبیاء
واضح ہے ۱۲ منہ

تو کہتے تھے اللهم تقبل شفاعة محمد الکبری وارفع درجة العلیا واعطه سئوله فی الآخرة والاولی کما اتیت ابراهیم وموسیٰ خدایا قبول کر شفاعت کبری کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور بلند کر اونکے مرتبہ کو اور عطا فرما اونکے سوال آخرت و دنیا کو جیسا دیا تو نے ابراہیم و موسیٰ کو اور تفسیر سورہ صافات مین عثمان بن حاضر سے روایت ذبح اسحاق مین مذکور ہے واوحی اللہ الیه ان ادع فان دعائك مستجاب یعنے وحی کی خدا نے طرف اسحاق کے کہ دعا کر کہ تیری دعا مستجاب ہے اور روایت عطا بن یسار مین ہے کہ کہا جناب ابراہیم نے اپنے فرزند ذبیح سے سل ماشئت تعطی یعنے دعا کر جو چاہو کہ خدا عطا کریگا اور تفسیر سورہ نمل آیہ عنده علم من الکتاب قصہ آصف بن برخیا وصی جناب سلیمان مین ہے مجاہد سے فی قوله قال الذی عنده علم من الکتاب قال الاسم الذی اذا دعی به اجاب یعنے قول خدا الذی مین یعنے کہا اوس شخص نے جسکے پاس ایک علم تھا کتاب سے کہا کہ وہ علم اسم اعظم تھا کہ جب دعا کیجائے بذریعہ اوسکے تو مستجاب ہو اور قتادہ سے منقول ہے کان رجلا من بنی اسرائیل یعلم اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی به اجاب یعنے وہ ایک مرد تھا بنی اسرائیل سے جانتا تھا وہ اسم اعظم خدا کو کہ جب بذریعہ اوسکے دعا کیجائے مستجاب ہو اور سدی سے منقول ہے کان رجلا من بنی اسرائیل یعلم اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی به اجاب و اذا سئل به اعطی یعنے ایک مرد تھا بنی اسرائیل سے جانتا تھا اوس اسم اعظم کو جسکے ذریعہ سے جب دعا کیجاتی ہے تو مستجاب ہوتی ہے اور جو سوال کیا جاتا ہے خدا قبول فرماتا ہے تفسیر مذکور سورہ انعام آیہ کذالك نری ابراهیم مین بروایت امیر المومنین ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جب جناب ابراہیم نے ملکوت آسمان و زمین کو دیکھا تو دیکھا ایک مرد کو کسی گناہ مین پس بددعا کی اوسکے لئے تو وہ ہلاک ہوا پھر دوسرے کو کسی گناہ مین دیکھا اوسپر بھی بددعا کی وہ بھی ہلاک ہوا پھر تیسرے کو گناہ کرتے دیکھکر چاہا کہ بددعا کرین فاوحی اللہ الیه ان یا ابراهیم انك رجل مستجاب الدعوة فلا تدع علی عبادی پس وحی کی خدا نے طرف اونحضرت کے کہ اے ابراہیم بددعا مت کیا تو مستجاب الدعوة ہے پس نہ بددعا کر میرے بندون پر اور روایت عطا مین ہے کہ فرمایا خدا نے یا ابراهیم

فانک عبد مستجاب لک اے ابراہیم بدرستیکہ تو بندہ مستجاب الدعوہ ہے اور روایت معاذ
مین ہے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ خدا نے فرمایا یا ابراھیم انک عبد مستجاب الدعوہ
فلا تدع علے احد اے ابراہیم بدرستیکہ تو بندہ مستجاب الدعوہ ہے پس نہ بد دعا کر کسی پر اور
روایت سلمان فارسی مین ہے کہ فرمایا خدا نے جناب ابراہیم سے یا ابراھیم مہلا فانک
رجل مستجاب لک اے ابراہیم ٹھہر کہ بدرستیکہ تو مرد مستجاب الدعوہ ہے اور نیز روایت
عطا مین ہے کہ فرمایا خدا نے جناب ابراہیم سے یا ابراھیم انک عبد یستجاب لک اے
ابراہیم بدرستیکہ تو ایسا بندہ ہے جسکی دعا مستجاب ہے اور ان احادیث سے بکمال وضوح
ظاہر ہے کہ دعائے انبیا لازم القبول ہے ہر چند بد دعا ہو تفسیر مذکور سورہ یوسف آیہ قالوا
یا ابانا استغفر لنا مین حسن سے روایت کی ہے ایک روایت طویل مین قد کان اللہ تبارک
و تعالی عود یعقوب علیہ السلام اذا سالہ حاجۃ ان یعطیہا ایاہ فی اول یوم او فی
الثانی او الثالث لا محالۃ یعنے خدا نے وعدہ کیا تھا یعقوب علیہ السلام سے کہ جب وہ خدا
سے کوئی حاجت طلب کرین تو خدا اونھین عطا فرمائے روز اول یا دوم یا سوم لا محالہ
اور قبل اس آیہ کی تفسیر کی عمر بن یونس یمامی سے نقل کیا ہے قصہ مین ملک الموت کے آنے
کے پاس جناب یعقوب کے کہ کہا ملک الموت نے اوس جناب سے یا یعقوب الا اعلمک
کلمات لا تسال اللہ شیئا الا اعطاک اے یعقوب آیا نہ تعلیم کرون تمھین وہ کلمات کہ
سوال کرو تم خدا سے کسی چیز کا مگر عطا کرے تمکو جناب یعقوب نے فرمایا کہ تعلیم کرو پس
ملک الموت نے دعا تعلیم کی اور اس روایت سے ظاہر ہے کہ ملائکہ بھی مستجاب الدعوۃ
ہین اور موید ہے اسکی وہ روایت جو تفسیر مذکور سورہ طہ مین ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ جب فرعون دریا مین مع اصحاب کے داخل ہوا تو فرعون کے گھوڑے نے دریا کے
داخل ہونے سے ہیبت کی پس جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار ہوکر آگے ہوئے پس جو
فرعون کا دیکھکر پیچھے اوسکے چلا اور سامری نے پہچانا کہ یہ جبرئیل ہین اسلیے کہ جب سامری کی ماں نے
بیچ غار مین اوسکو چھپا دیا تھا تو جبرئیل آتے تھے اور ایک اونگلی سے اپنی اوسکو دودھ پلاتے تھے
دوسری سے شہد اور تیسری سے گھی پس برابر اوسکو اسیطرح غذا دیتے رہے تا انکہ

نشو و نما کیا پس جبکہ اوسنے جبرئیل کو دریا مین دیکھا تو پہچانا اور ایک مٹھی خاک زیر قدم اسپ
جبرئیل سے اوٹھالی و القے فی روع السامری انک لا تلقہا علی شئ فتقول کن الا کان
اور دل مین سامری کے یہ آیا کہ تو اسکو کسی چیز پر ڈال کر نہ کہے گا کہ ہو جا ایسی مگر ہو جائے گی
پس جبکہ سامری کے کہنے سے بنی اسرائیل نے زیور جمع کیا تو سامری نے اوس مشت خاک کو
اندر ڈال دیا و قال کن عجلا جسدا لہ خوار فصار عجلا جسدا لہ خوار اور کہا سامری
نے کہ ہو جا گائے بجسب جسد جسکی آواز ہو پس ہو گیا گائے بجسب جسم جسکی آواز تھی پس جبکہ
خاک زیر قدم اسپ جبرئیل مین یہ اثر ہو تو کیونکر زبان انبیاء و معصومین مین اثر استجابت ہو گا
بلکہ تفسیر مذکور مین ابن عباس سے منقول ہے قال ان ھارون مر بالسامری و ھو
ینحت العجل فقال لہ ما تصنع قال اصنع ما یضر ولا ینفع فقال ھارون اللہم اعطہ
ما سال علی ما فی نفسہ و مضی ھارون فقال السامری اللہم انی اسالک ان یخور
فخار فکان اذا خار سجدوا لہ و اذا خار رفعوا رؤسہم یعنے جناب ہارون
علیہ السلام پاس سے سامری کے اوس وقت گذرے جبکہ وہ گائے کو گڑہ رہا تھا پس فرمایا
کیا کرتا ہے کہنے لگا کہ وہ چیز بناتا ہون جو مضر ہے اور نافع نہین ہے پس فرمایا جناب
ہارون نے کہ خدایا عطا کر سامری کو جو تجھسے سوال کرے اوس امر کو جو اوسکے دل
مین ہے یہ کہکر جناب ہارون چلے گئے پس سامری نے کہا کہ خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے
کہ یہ گائے آواز دے پس آواز دی اوسنے پس جبکہ آواز دیتی تھی تو لوگ اوسکو سجدہ
کرتے تھے اور جب پھر آواز دیتی تھی تو سر سجدہ سے اوٹھاتے تھے اور اس
روایت سے ظاہر ہے کہ قبول ہونا دعائے سامری کا باوجود اون مفاسد
کے جو قبول دعا مین اوسکے واقع ہوئے بسبب لازم القبول ہونے دعائے انبیا علیہم السلام
کے تھا کہ اونحضرات کی دعا کسی امر مین کسی وقت نامقبول نہین ہے اور تفسیر
در منثور سورۂ انبیا مین ابن عباس سے ایک روایت مین ہے کہ خدا فرماتا ہے
ما ینبغی لعبدی ایوب ان یدعونی ثم لا استجیب لہ فلما دعا استجاب لہ
یعنے نہین سزاوار ہے میرے بندہ ایوب کو کہ مجھسے دعا کرے پھر مین دعا اوسکی

نامقبول کرون پس جب دعا کی تو خدا نے قبول کی اور نیز چند کتب سے بروایت ابن عباس نقل
کیا ہے کہ زوجہ جناب ایوب نے اوس جناب سے کہا انک مجاب الدعوۃ فادع ان یشفیک
یعنے تم مرد مستجاب الدعوہ ہو پس دعا کرو کہ خدا تمھین شفا دے اور بعد ان روایات کے کسی مسلمان
کو بھی انبیا کی ہر دعا کے مستجاب ہونے مین شک نہین ہو سکتا چہ جائیکہ امامیہ جنھین اس مسئلہ مین
اتفاق ہے اور کسی ایک کو بھی اختلاف نہین ہے مستجاب الدعوہ ہونا ائمہ علیہم السلام کا
خدا ے عزوجل سورہ زمر مین فرماتا ہے والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم
المتقون لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین اور جو شخص لایا سچائی اور
تصدیق کی اوسکی وہ لوگ پرہیزگار ہین واسطے اونکے ہے جو چاہتے ہین پاس اپنے رب کے
یہ جزا ہے نکوکارون کی تفسیر در منثور مین ہے کہ نکالا ہے ابن مردویہ نے ابو ہریرہ سے
والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ یعنے جو شخص لایا سچائی وہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور جسنے تصدیق اونکی کی
وہ علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ ہین اور ابن مغازلی شافعی نے مناقب مین مجاہد
سے روایت کی ہے جیسا کہ غایۃ المرام مین ہے تفسیر آیہ مین قال جاء بہ محمد وصدق
بہ علی کہا کہ لائے سچائی محمد اور تصدیق کی اونکی علی نے صلی اللہ علیہما وآلہما پھر کتاب حبری کی
سے بروایت ابن عباس اور حلیۃ الاولیا سے مثل حدیث اول نقل کی ہے اور نیز حلیۃ الاولیا
سے مجاہد سے نقل کیا ہے والذی جاء بالصدق وصدق بہ علی بن ابیطالب جو سچائی لایا
اور تصدیق اوسکی کی علی بن ابی طالب ہین اور یہ آیہ اور اوسکی تفسیر بکمال وضوح دلالت
کرتی ہین کہ امیر المومنین ہر دعا مین مثل جناب رسول مستجاب الدعوہ ہین اور ائمہ علیہم السلام
مثل امیر المومنین ہین نزدیک امامیہ کے سائر امور مین پس وہ حضرات بھی مستجاب الدعوہ
ہین اور شواہد النبوۃ جامی مین ہے کہ ایک روز امام حسن علیہ السلام ایک شخص
اولاد زبیر کے ساتھ سفر مین تھے کہ حضرت نے ایک درخت خرما کے نیچے جلوس فرمایا کہ زبیری نے
کہ کاش اس درخت مین خرماے تر ہوتا کہ مین کھاتا حضرت نے فرمایا کہ تو خرماے تر چاہتا
زبیری نے کہا کہ ہان حضرت نے ہاتھ دعا کے لیئے اوٹھایا اور کچھ دعا کی فوراً درخت سبز

خرمائے تر سے بار آور ہوا شتربان کہ ساتھ تھا کہنے لگا کہ یہ سحر ہے امام حسن علیہ السلام نے
فرمایا اصل عبارت یہ ہے کہ این سحر نیست لیکن دعائے است مستجاب از فرزند پیغمبر واقع شدہ
کتاب مذکور مین ہے کہ ایک شخص نے باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ حق مومن خدا
پر کیا ہے راوی کہتا ہے کہ حضرت نے منھ میری طرف سے پھیر لیا تین بار مکرر مین نے
یہی سوال کیا بار سوم فرمایا کہ حق مومن خدائے تعالی پر یہ ہے کہ اگر اوس نخل کو کہے
کہ چلا آ تو چلا آوے جب مین نے اوس نخل کو دیکھا جسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا تھا
دیکھا کہ حرکت مین آیا تا کہ آوے حضرت نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہ کہ مین نے تجھے
بلایا نہین اور کتاب نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۱۳۲ مین ہے کان الصادق رضی اللہ عنہ
مجاب الدعوۃ اذا سال اللہ شیئا لایتم قولہ الا وھو بین یدیہ یعنے جناب صادق علیہ السلام
مستجاب الدعوۃ تھے جبکہ خدا سے کوئی چیز طلب کرتے تھے تو قول حضرت کا تمام ہوتا تھا
لیکن وہ چیز سامنے اوس جناب کے ہوتی تھی اور مثل اسکے منقول ہے اسعاف الراغبین
صفحہ ۲۱۴ مین اور یہ کتاب حاشیہ نور الابصار مذکور پر مصر مین چھپی ہے اور امیر المومنین کی
دعا سے دو بار رجعت آفتاب ہونا اور بد دعا سے ایک شخص کا کوڑھی ہونا اور ایک شخص
کی پیشانی پر سفید داغ ہونا اور امام زین العابدین علیہ السلام کی بد دعا درباب حرملہ مقبول ہونا
اور جناب صادق علیہ السلام کی دعا سے حضرت کا چند بار شر منصور سے محفوظ رہنا اور
انگور کا غیر فصل مین اور چادر کا آنا اور بد دعا سے داؤد کا مر جانا اور دعا سے گائے کا
زندہ ہونا اور درخت خشک سے خرما کا گرنا اور اعرابی کا حضرت کو ساحر سمجھنا اور فرمانا
حضرت کا کہ ہم مین کوئی ساحر نہین ہوتا بلکہ دعا کرتے ہین اور خدا مستجاب کرتا ہے اگر تو چاہے تو
تیرے مسخ و سگ ہونے کی دعا کرین پھر بد دعا سے اوس اعرابی کا سگ ہونا اور پھر دعا سے صورت
اصلی پر ہو جانا اور پچاس حج کی ایک شخص کے لئے دعا کا مقبول ہونا اور حاکم بن عباس کے لئے
بد دعا کا مقبول ہونا اور امام رضا علیہ السلام کی دعا سے ایک سندی کا عربی دان ہو جانا
کل یہ شواہد النبوۃ جامی مین مذکور ہین اور امام حسین علیہ السلام کی بہت سی بد دعا کا مقبول
ہونا اشقیائے کربلا پر نیز کتب سنیان مین ہے اور بعد ان روایات اور روایات گذشتہ درباب

استجابت عموم مومنین کے کوئی منصف اہل سنت کا بھی ان حضرات کے مستجاب الدعوۃ
مین شک نہ کریگا چہ جائیکہ امامیہ جو حضرات ائمہ علیہم السلام کو سائر مخلوقات خدا سے
افضل سمجھتے ہین لیکن قول جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے
ضعف پو سمجھنے مین کہ کل آنا اور چالیس شب وحی نہ آئی جو حضرت دوسرے روز بیان کر
اس سے عدم استجابت دعائے حضرت کا خیال کرنا سوا مجانین کے کسی بافہم سے
کہ علاوہ اسکے کہ یہ دعا نہین ہے حضرت نے فرمایا تھا کہ کل ہم بیان کرینگے اور کل کا
تا قیامت ہے خدا فرماتا ہے فلتنظر نفس ما قدمت لغد چاہئے کہ دیکھے نفس کہ کیا
کیا ہے اوسنے واسطے کل کے اور تفسیر در منثور مین قتادہ سے منقول ہے کہ کل سے
روز قیامت سے ہے پھر روایات تفسیر در منثور مین نہین ہے کہ حضرت نے حتماً وعدہ
کہ کل ہم تمہارے مسئولات کا جواب دینگے بلکہ فرمایا ایتونی غدا یعنے میرے پاس تم لوگ
کل آنا اور مقصود اس سے یہ تھا کہ اگر وحی آوے گی تو بیان کرینگے والا فلا پس حضرت کے
مین مخالفت واقع نہین ہوئی باوجود اسکے کہ جو امر حضرت کا ہوتا تھا بلا وحی تھا بدلیل ان
الا ما یوحی الی اور حضرت کا قول مثل قول خدا تھا جناب موسے سے وواعدنا موسیٰ ثلثین
فاتممناها بعشر فتم میقات ربه اربعین لیلة پس وعدہ کیا ہے نے موسے سے توریت
کرنے کا تیس شب مین پس تمام کیا اوسکو دس روز دیگر مین پس تمام ہوا وعدہ اوسکے رب
چالیس شب مین پس اس سے غیر مستجاب الدعوۃ ہونا حضرت کا کسی طرح لازم نہین آتا
حیوۃ الحیوان دمیری لغت فرخ مین تاریخ ابن نجار روعوالی ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن
انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ کبار شیوخ بخاری سے ہے بروایت
ابوہریرہ کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ زمان سابق مین ایک شخص تھا جو آشیانہ سے ایک طائر
کے بچے نکال لیا کرتا تھا پس اوس طائر نے اوسکی خدا سے شکایت کی پس خدا نے اوسکی طرف وحی
کی ان عاد فساهلكه اگر پھر تیرا بچہ لیگا تو مین عنقریب اوسکو ہلاک کرونگا پس جب اوس طائر نے
بچہ دیا تو وہ شخص چلا اور راستہ مین ایک سائل کو ایک روٹی دی پھر پہونچا پاس آشیانہ کے اور
حسب معمول سیڑہی لگا کر پھر بچہ کو اوتار لیگیا اور والدین اوس بچہ کے دیکھتے رہے پس

دونون طائر نے درگاہ خدا مین عرض کیا ربنا انک لا تخلف المیعاد وقد وعدتنا انک تہلک عد
اعادو اخذ فرخینا ولو تہلکہ خدایا تو خلاف وعدگی نہین کرتا اور تو نے ہمسے وعدہ کیا تھا اگر
مر بچہ لے گا تو تو اوسے ہلاک کریگا پس اوسنے بچہ لیلیا مگر تو نے ہلاک نہین کیا پس خدا نے وحی کی
دونون طائر کیطرف کہ کیا تم نہین جانتے کہ مین ہلاک نہین کرتا ہون ہر کسی کو اوس وقت صدقہ
ے اوسمین اور اُسنے صدقہ دیا ہے انتہی پس جو جواب وعدہ خدا کا باوجود علم سابق اوسکے صدقہ
نص مذکور سے اہلسنت یا مقلدین اونکے دینگے وہی جواب جناب رسول خدا کے وعدہ کا
دیون سے ہے لیکن خیال جناب ابراہیم کی استغفار سے بیکار جانے کا
رباب آزر کے نیز بوجہ کمال جہالت ہے اسلئے کہ استغفار اوس جناب کا مشروط بشرط
ان آزر تھا کہا فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر سورہ توبہ مین کہ قرآن دلالت کرتا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام نے استغفار کیا اپنے پدر کے لئے فرمایا خدائے تعالی نے حکایۃً واغفر لابی انہ کان من
الضالین بخش دے میرے باپ کو کہ تھا وہ گمراہون سے اور نیز فرمایا اونکی طرف سے ربنا
اغفرلی ولوالدی خدایا بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور فرمایا سورہ مریم مین قال سلام
علیک ساستغفر لک ربی سلام تجھپر مین عنقریب استغفار کرونگا تیرے لئے اپنی رب سے
اور فرمایا نیز لاستغفرن لک ہر آئینہ مین استغفار کرونگا تیرے لئے وثبت ان الاستغفار للکافر
لا یجوز فہذا یدل علی صدور ہذا الذنب من ابراہیم علیہ السلام واعلم انہ تعالی اجاب
عن ہذا الاشکال بقولہ وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدہا ایاہ
یہ قول ان اور ثابت ہے کہ استغفار کافر کے لئے نہین جائز ہے پس یہ دلالت ہے کہ صدور
اس گناہ کا ابراہیم علیہ السلام سے ہوا اور آگاہ ہو کہ خدا نے جواب دیا ہے اس اشکال سے
اس قول مین کہ نتھا استغفار ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مگر بسبب وعدہ کے جسکا وعدہ
تھا اوس سے اور اس آیہ مین دو قول ہین الاول ان یکون الواعد ابا ابراہیم علیہ السلام
بمعنی ان اباہ وعدہ ان یومن فکان ابراہیم علیہ السلام یستغفر لہ لاجل ان یحصل
المعنی فلما تبین لہ انہ لا یومن وانہ عدو للہ تبرأ منہ وترک ذالک الاستغفار
یہ ہے کہ تھا وعدہ کنندہ پدر ابراہیم علیہ السلام اور معنی یہ ہین کہ پدر نے اوس جناب کے

وعدہ کیا تھا کہ ایمان لاوے گا پس جناب براہیم استغفار کرتے تھے اوسکے لئے تا
اوسکے لئے حاصل ہو (یعنے خدایا اسکو بخشدے بشرطیکہ ایمان لاوے اسلئے کہ استغفار
ایمان جائز نہین تہا جیسا ابتدائے کلام رازی مین گذرا) پس جبکہ ظاہر ہوا اوسکو
وہ ایمان نہ لاوے گا اور وہ عدوئے خدا ہے تو بیزاری کی اوس سے اور
کیا استغفار کو والثانی ان یکون الوعد ابراھیم علیہ السلام و ذالك انہ وعد اباہ
رجاء اسلامہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ دوسرے یہ کہ وعدہ کنندہ ج
ابراہیم تھے کہ وعدہ کیا تھا اپنے پدر سے کہ استغفار کرینگے اوسکے لئے باہید مسلمان ہو
پس جب ظاہر ہوا اوس جناب کے لئے کہ وہ دشمن خدا ہے تو بیزاری کی اوس سے
اور اسیطرح سوال جناب براہیم ہے کہ امامت اونکی ذریت
آیہ انی جاعلك للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظالمین مین
بدرستیکہ مین امام کرنے والا ہون تجھے لوگون کا عرض کیا کہ میری ذریت سے فرمایا کہ
عہد میرا ظالمون کو اور عصمت جناب براہیم مانع تھی کہ امامت کا سوال اپنی جمیع ذریت
کرین جنمین کفار و گنہگار بھی تھے جو ہرگز لائق امامت نتھے مگر ضرور ہے کہ آپ مین
سے بعض وہ ذریت مقصود ہون جو لیاقت امامت کی بوجہ عصمت رکھتے ہون کہا
رازی نے تفسیر کبیر مین کہ کہا بعضون نے کہ خدا نے آگاہ کیا ابراہیم کو کہ اونکی ذریت
انبیا مین ہین پس چاہا ابراہیم نے کہ جانین کہ آیا کل ذریت امام ہوگی یا بعض اور آیا کل
صلاحیت رکھتی ہے پس آگاہ کیا خدا نے کہ اونمین ظالم بھی ہین جو لایق امامت
اور کہا دوسرون نے کہ ذکر کیا جناب براہیم نے اسکو واسطے معلوم کرنے کے
بھائی اونہون نے وجہ مسئلہ کو یعنے یہ کہ امامت کے لئے عصمت شرط ہے تو خدا نے
مین اسکی صراحت کردی کہ نبوت ظالمین کو نہین مل سکتی پس اگر کہا جاوے کہ آیا ابراہیم
علیہ السلام اپنے اس قول مین کہ میری ذریت سے امام کر ماذون تھے یا نہین
اذن دیا تھا خدا نے اس دعا کا تو کیون رد کیا اونکی دعا کو اور اگر نہین اذن دیا تھا
تو یہ گناہ ہوگا ہم کہین گے کہ قول ابراہیم کا من ذریتی دلالت کرتا ہے کہ جناب ابراہیم

نے دعا کی تھی کہ بعض ذریت اونکی امام ہو لوگون کی اور خدا نے دعا اوس جناب کی قبول کی مومنین
مین اونکی ذریت سے مثل اسماعیل و اسحاق و یعقوب و یوسف و موسے و ہارون و داؤد و سلیمان
و ایوب و یونس و زکریا و یحیی و عیسی کے اور آخر اونکا کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو جو افضل انبیا و ائمہ
علیہم السلام تھے اور تفسیر سراج منیر مین ہے فی ذالك اجابة الی مطلوبه و تنبیه
علی انه قد یکون من ذریته ظلمة و انهم لاینالون الامامة لانها امامة من الله تعالی
و عهد و الظالمون لا یصلح لها و انما ینالها البررة و الاتقیا منهم و فیه دلیل علی عصمة الانبیاء
من الکبائر قبل النبوة و ان الفاسق لا یصلح للامامة و کیف یصلح لها من لا یجوز حکمه
و شهادته و لا تجب طاعته و لا یقبل خبره و لا یقدم للصلوة یعنے اس آیت مین
اجابت ہے مطلوب جناب ابراہیم کی اور تنبیہ ہے کہ اونکی ذریت سے ظالم بھی ہونگے
اور وہ نہ پہونچینگے امامت تک اس لیئے کہ وہ امامت ہے جانب خدا سے اور عہد
ہے اور ظالم صلاحیت اوسکی نہین رکھتا بلکہ پہونچتے ہین اوس منصب تک پرہیزگار
و اتقیا اور اسمین دلیل ہے عصمت انبیا پر کبائر سے قبل نبوت کے اور فاسق قابل
امامت کے نہین ہے اور کیونکر صلاحیت اوسکی رکھہ سکتا ہے وہ جسکا حکم و شہادت
نا مقبول ہو اور طاعت اوسکی واجب نہو اور نہ خبر اوسکی قبول کیجائے اور نہ وہ نماز مین مقدم
کیا جائے اور مناقب ابن مغازلی شافعی مین ہے جیسا کہ تفسیر برہان و غایۃ المرام
مین ہے بروایت عبد اللہ بن مسعود فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ مین
دعا ہون اپنے پدر ابراہیم کی مین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر آپ دعائے ابراہیم ہیں
فرمایا کہ خدا نے وحی کی ابراہیم کیطرف کہ مین تجھکو لوگون کا امام کرنیوالا ہون پس ابراہیم
خوش ہو کر کہنے لگے کہ خدایا میری ذریت سے بھی امام ہونگے مثل میرے پس وحی کی
خدا نے اونکی طرف کہ ای ابراہیم مین ایسا عہد تجھے عطا نہین کرتا کہ جسکو وفا نکرون تیرے
لیئے ابراہیم نے کہا کہ خدایا وہ کون عہد ہے فرمایا جو کہ نہ عطا کرونگا تجھے یہ
تیری ذریت سے کوئی ظالم امام ہو پس فرمایا جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ نے فانتهت الدعوة
الی و الی علی لم یسجد احد نا الصنم قط فاتخذنی نبیا و اتخذ علیا وصیا پس منتہی ہوئی دعا طرف میرے

اور طرف علی کے نہین سجدہ کیا کسی نے ہم سے کسی بُت کا کبھی پس خدا نے مجھے نبی کیا اور
علی کو وصی کیا اور تفسیر درّ منثور مین ہے مجاہد سے اس آیہ مین لا اجعل اماما ظالما یقتدی
بہ یعنے خدا فرماتا ہے کہ نہ قرار دونگا امام ظالم کو جسکی اقتدا کیجائے اور ابن عباس سے
نقل کیا ہے قال یخبرہ انہ کائن فی ذریتہ ظالم لا ینال عہدہ ولا ینبغی لہ ان یولیہ شیئا
من امرہ کہا ابن عباس نے کہ خدا خبر دیتا ہے ابراہیم کو کہ اونکی ذریت مین ظالم بھی ہے
جو عہد خدا کو نہ پاوے گا اور نہین سزاوار ہے خدا کو کہ ظالم کو متولی کرے کسی چیز کا اپنے
امر سے انتہی اور اسی آیت سے باطل ہوتی ہے امامت متقدمین امیر المومنین کی اسیطرح
تاول ہے سوال جناب موسیٰ رؤیت باری تعالی سے واضح ہو کہ رویت
باری تعالی عقلا ونقلا ممتنع ہے لیکن عقلاً پس دلائل عقلیہ اس باب مین کتب کلامیہ مین
بتفصیل مرقوم ہین اور علمائے اہل سنت کے پاس بھی کوئی دلیل کافی دلائل عقلیہ
سے جواز رویت مین نہین ہے اور خود محققین اہلسنت نے اثبات مسئلہ مین دلائل
عقلیہ سے عجز و قصور اپنا ظاہر کیا ہے چنانچہ فخر الدین رازی نے کتاب اربعین
بحث رؤیت مین لکھا ہے جیسا کہ احقاق الحق مین ہے اعلم ان الدلیل العقلی المعول علیہ
فی ہذہ المسئلۃ ہذا الذی اوردناہ واوردنا ہذہ الاسئولۃ علیہ واعترفنا
بالعجز عن الجواب عنہا اذا عرفت ہذا فنقول مذہبنا فی ہذہ المسئلہ ما اختارہ
الشیخ ابو منصور الماتریدی وہو انا لا نثبت صحۃ رویۃ اللہ تعالی بالدلائل العقلیۃ
بل نتمسک فی المسئلۃ لظواہر القرآن والاحادیث فان اراد الخصم تاویل ہذہ
الدلائل وصرفہا عن ظواہرہا بوجوہ عقلیۃ یتمسک بہا فی نفی الرویۃ اعترضنا علے
دلائلہم وبینا ضعفہم ومنعناہم عن تاویل الظواہر یعنے آگاہ ہو کہ دلیل عقلی جسپر اعتماد ہو سکے
اس مسئلہ مین وہ ہے جسکو ہمنے بیان کیا اور ایراد کئے ہم سوالات اوسپر اور اعتراف
کیا ہمنے عجز کا اونکے جواب سے جبکہ جانا تو نے اسے تو ہم کہتے ہین کہ مذہب ہمارا اس
مسئلہ مین وہ ہے جسے اختیار کیا ہے ابو منصور ماتریدی نے اور وہ یہ ہے کہ ہم صحت
رویت خدا کو دلائل عقلیہ سے ثابت نہین کرتے بلکہ تمسک کرتے ہین مسئلہ مین ساتھ ظواہر

قرآن واحادیث کے پس اگر خصم ارادہ کرے تاویل کا اون دلائل کے اور پھیرنا اونکا
بوجوہ عقلیہ اونکی ظواہر کا نفی رؤیت مین تو ہم اعتراض کرینگے دلائل پر اور ضعف
ونکا بیان کرینگے اور راجح ہونگے اونکو تاویل ظواہر سے اور کہا سید شریف نے
شرح مواقف مین فالاولی ما قد قیل من ان التعویل فی هذه المسئلة علی الدلیل العقلی
متعذر فلنذهب الی ما اختاره الشیخ ابو منصور الماتریدی من التمسک
بالظواهر النقلیة پس اولی وہ ہے جو کہا گیا ہے کہ اعتماد اس مسئلہ مین دلیل عقلی پر متعذر
ہے پس چاہیئے کہ ہم اختیار کرین اوسے جسکو اختیار کیا ہے شیخ ابو منصور ماتریدی نے
تمسک کیا ہے ساتھ ظواہر نقلیہ کے فرمایا سید نور اللہ نور اللہ ضریحہ نے بعد نقل اس
عبارت کے جسکا ماحصل یہ ہے کہ نہین جائز ہے فخر الدین رازی اور نہ سید شریف کے
لیئے باوجود علوئے شان کے کہ صحت رویت باری تعالی اور اوسکے امکان کو ظواہر سے
ثابت کرین اسلیئے کہ نہین ممکن ہے تمسک ساتھ ظواہر نقلیہ کے مگر بعد اثبات امکان رویت
کے دلیل عقلی سے والا واجب ہوگی تاویل جیسا کہ سائر آیات تجسیم مین ہے پس جبکہ باعتراف
علمائے اہلسنت دلیل رؤیت غیر کافی ہے اور مدار ظواہر نقل پر ہے اور جبکہ نقل مین
بصراحت نفی رؤیت بصر مذکور ہو تو ظواہر مقام دیگر کے اسی سے ماؤل ہونگے
اور اصل وجہ اس مسئلہ مین خلاف حق اختیار کرنے کی سنیون کو یہ ہے کہ اہلبیت کو اتمال
مین ان امور کے اونہون نے قطعا ترک کیا اور اعتماد کیا عقول ناقصۂ عوام الناس
پر اور یہ اصول قرار دیا کہ کل اصحاب عادل ہین اور قول صحابی کا مثل حدیث رسول
ہے جیسا کہ نفحات الرضا والقبول چھاپہ مصر صفحہ ۶ مین ہے تقرر فی الاصول ان قول
الصحابی من السنة کذا محمول علی سنته صلے اللہ علیه وسلم یعنے اصول مین مقرر ہے
کہ قول صحابی سنت ہے اور محمول ہے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر باوجود اسکے خود
اونکی تفاسیر مین بھی موافقت ملتی ہے اقوال اہلبیت کی عدم جواز رؤیت مین جیسا
کہ معلوم ہوگا لیکن نقلا پس دلیل صریح نفی رؤیت پر وہ آیہ ہے جو سورۂ انعام مین
ہے لاتدرکه الابصار وهو یدرک الابصار وهو اللطیف الخبیر نہین پہونچتین

اوس تک آنکھین اور وہ پہونچتا ہے آنکھون تک اور وہ ہے لطیف نہایت آگاہ تفسیر درمنثور مین بروایت
ابو سعید خدری جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا اس آیہ کی تفسیر مین
لو ان الانس والجنّ والشّیاطین والملائکۃ منذ خلقوا الی ان فنوا صفوا صفا واحدا
ما احاطوا باللہ ابدا یعنے اگر تمام انس وجن وشیاطین وملائکہ جب سے پیدا ہوئے
تا انیکہ فنا ہون ایک صف باندہین جب بھی احاطہ خدا کا کبھی نہ کر سکین گے اور ابن
عباس سے اس آیہ کی تفسیر مین نقل کیا ہے لا یدرکہ بصر احد باللہ نہ پہونچیگی
چشم کسی کی خدا تک اور قتادہ سے نقل کیا ہے لا تدرکہ الابصار کی تفسیر مین قال
ھو اجل من ذالک واعظم ان تدرکہ الابصار کہا قتادہ نے کہ خدا بزرگ تر ہے
اس سے اور عظیم تر ہے اس سے کہ پہونچین اوس تک آنکھین اور سدّی سے نقل کیا
ہے اس آیہ کی تفسیر مین کہا اونے لا یراہ شیٔ و ھو یری الخلائق یعنے نہ دیکھے گی
خدا کو کوئی چیز اور وہ دیکھتا ہے خلائق کو سورۂ بقرہ مین ہے واذ قلتم یاموسی لن نؤمن
لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذ تکم الصّاعقۃ وانتم تنظرون یعنے اے بنی اسرائیل جبکہ
کہا تمنے کہ اے موسی ہم ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ نہ دیکھین خدا کو ظاہر وہویدا پس
پکڑا تمکو صاعقہ نے اور تم دیکھتے تھے تفسیر درمنثور مین قتادہ سے اس آیہ کی تفسیر مین
منقول ہے کہا عوقب القوم فاماتھم اللہ عقوبۃ یعنے عقاب کیئے گئے وہ لوگ پس مارا
اونکو خدا نے از روئے عقوبت کے اور یہ آیہ صریح ہے کہ وجہ عقوبت محض یہی تھی کہ
اونہون نے خدا کو دیکھنے کا سوال جناب موسی سے کیا تھا اور سورۂ نسا مین ہے
یسئلک اھل الکتاب ان تنزّل علیھم کتابا من السّماء فقد سالوا موسی اکبر من
ذالک فقالوا ارنا اللہ جھرۃ فاخذتھم الصّاعقۃ بظلمھم یعنے سوال کرتے ہین
تجھسے اہل کتاب کہ نازل کرے تو اونپر کتاب آسمان سے پس بدرستیکہ کیا سوال
موسی سے جو بڑا تھا اس سے پس کہا کہ دکھا و ہمکو خدا کو ظاہر وآشکارا پس پکڑ لیا اونکو
صاعقہ نے بسبب اونکے اس ظلم کے کہ رویت باری تعالی کا سوال کیا اور اگر رویت
جائز ہوتی تو کبھی خدا اوسکے سوال کو ظلم نہ فرماتا اور تفسیر درمنثور مین ابن جریج سے

تفسیر فاخذتہم الصاعقۃ مین منقول ہے قال الموت اماتہم اللہ قبل اجالہم عقوبۃ بقی لہم
ماشاء اللہ ان یمیتہم ثم بعثہم یعنے مراد صاعقہ کے پکڑنے سے موت سے ہے کہ خدا
نے اونکو قبل اونکی موت کے مار ڈالا از راہ عقوبت کے بسبب اونکے قول کے جب
تک چاہا پھر زندہ کیا اور یہی دونون آیہ دلیل مین کہ سوال جناب موسی رویت
باری تعالی سے بسبب سوال اونکے سفہاے امت کے تھا جناب موسی سے اور
اوس جناب نے امت سے عاجز آکر یہ سوال کیا تھا جیسا کہ تصریح اسکی آتی ہے
سورۂ اعراف مین ہے لما جاء موسی لمیقاتنا و کلمہ ربہ قال رب ارنی
انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی
ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المومنین
جب آئے موسی واسطے ہمارے وعدہ کے اور کلام کیا اوس سے پروردگار نے
اوسکے کہا پروردگارا دکھا مجھے کہ نظر کرون تیری طرف فرمایا خدا نے کہ کبھی مجھے نہ دیکھیگا
ولیکن نظر کر طرف کوہ کے پس اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو دیکھ سکے گا پس جب تجلی کی
پروردگار نے کوہ پر کہ انوار عظمت اپنے کوہ پر ظاہر کئے تو کر دیا کوہ کو ریزہ اور گر پڑے
موسی بیہوش ہو کر پس جب افاقہ ہوا تو کہا کہ تنزیہ کرتا ہون تیری اور توبہ کرتا ہون طرف
تیرے اور مین اول ایمان لانے والا ہون تفسیر در منثور مین بروایت ابوہریرہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے قال موسی الہی ارنی انظر الیک
قال یا موسی انہ لا یرانی احد الا مات فقال موسی الہی ارنی انظر الیک و اموت
فاجاب موسی جبل طور سینا یا موسی بن عمران لقد سالت امرا عظیما لقد ارتعدت
السموات السبع ومن فیہن والارضون السبع ومن فیہن وزالت الجبال واضطربت
البحار لعظم ما سالت یا بن عمران فقال موسی واعاد الکلام رب ارنی انظر الیک
فقال یا موسی انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فانک ترانی فلما تجلی ربہ للجبل
جعلہ دکا وخر موسی صعقا مقدار جمعۃ فلما افاق موسی مسح التراب عن وجہہ
وہو یقول سبحانک تبت الیک وانا اول المومنین کہا موسی نے کہ خدایا دکھا

مجھے کہ نظر کرون تیری طرف فرمایا خدانے کہ اے موسی مجھکو کوئی نہین دیکھتا گر
پس کہا موسے نے کہ خدایا دکھا مجھے کہ نظر کرون تیری طرف اور مرجاؤن پس جوا
دیا موسی کو کوہ نے کہ اے موسی تمنے امر عظیم کا سوال کیا کہ کانپنے لگے ساتون آ
اور ساتون زمین اور جو انمین ہے اور زائل ہوئے کوہ اور موج مین آئے دریا بر
عظمت اوس امر کے جسکا تمنے سوال کیا پس موسی نے پھر کلام کا اعادہ کیا کہ
دکھا مجھے کہ نظر کرون طرف تیرے پس فرمایا خدا نے کہ دیکھ طرف کوہ کے پس اگر وہ اپنی
جگہ برقرار رہے تو تو کبھی نہ دیکھے گا پس جبکہ تجلی کی اوسکے رب نے کوہ پر تو کردیا اوسکو
اور گر پڑے موسی بیہوش ہوکر بقدر ایک جمعہ کے پس جبکہ افاقہ ہوا موسی کو تو خاک منھ
جھاڑی اور کہنے لگے کہ مین تیری تنزیہ کرتا ہون اور توبہ کی مین نے طرف تیرے اور مین
مومنین سے ہون اور اس حدیث مین قول جناب باری اے موسی مجھکو کوئی نہین دیکھتا
گر مرجاتا ہے افترا ہے جناب رسول خدا اور خدا پر یا ماؤل ہے کمال تقرب پر رویت
قلب سے بدلیل فقرہ مابعد کے جو دلالت کرتا ہے کہ آسمان و زمین و مافیہا اس سوال
سے متزلزل ہوے اور جناب موسی نے توبہ کی اسلئے کہ اگر خدا جائز الرویہ تھا تو
آسمان کے متزلزل ہونے کی کوئی وجہ تھی لیکن سوال جناب موسی رویت باری
سے بوجہ اصرار امت ہونا علاوہ اسکے کہ دو آیۂ سابقہ سے ظاہر ہے نیز آیۂ دیگر سے جو
سوال رویت سورۂ اعراف ہی مین ہے واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا فلما
اخذتہم الرجفہ قال رب لو شئت اہلکتہم من قبل وایای اتہلکنا بما فعل السفہاء منا اور اختیار
کیا موسی نے اپنی قوم سے ستر مردون کو واسطے وعدہ گاہ ہماری کے پس جبکہ پکڑا اونکو
صاعقہ نے تو کہا موسی نے کہ پروردگارا اگر تو چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو قبل اسکے اور مجھکو
بھی آیا ہلاک کریگا تو ہمین بسبب اوسکے جسکو کیا ہے سفیہون اور بے خردون نے ہم سے
اور تفسیر درمنثور مین نوف بکالی سے آیہ کی تفسیر مین اسطرح لکھا ہے ان موسی لما اختار
من قومہ سبعین رجلا قال لہم فدوا الی اللہ و سلوہ فکانت لموسی مسئلۃ و لہم
مسئلۃ فلما انتہی الی الطور المکان الذی وعدہ اللہ بہ قال لہم موسی سلوا اللہ و

ارنا اللہ جهرۃ قال و یحکم تسالون اللہ ھذا امرتین قالوا ھی مسئلتنا ارنا اللہ جهرۃ فاخذتهم
الرجفۃ فصعقوا الخبر یعنے بدرستیکہ جب موسی نے اختیار کیا اپنے گروہ سے ستر مردون کو تو
کہا اونسے کہ چلو خدا کے پاس اور سوال کرو اوس سے پس تھا موسی کے لئے ایک سوال اور اونکے
لئے ایک سوال پس جبکہ پہونچے طور پر اوس مقام پر جہان کا وعدہ تھا تو کہا اونسے موسی نے
کہ سوال کرو خدا سے کہا اونہون نے کہ دکھا دو ہمکو خدا کو آشکار افرمایا موسی نے دائی ہو
تمپر ایسا سوال خدا سے کرتے ہو دو بار کہا اونہون نے کہ ہمارا یہی سوال ہے کہ خدا
کو ہمین آشکار ا دکھا دو پس پکڑا اونکو صاعقہ نے اور بیہوش ہو گئے پس بکمال وضوح
اصل قرآن وا وسکی تفسیر سے ظاہر ہوگیا کہ سوال جناب موسی رویت سے دراصل
سوال اونکی امت کا تھا پس تاویلات فخر رازی کی تفسیر کبیر مین بیجا ہین لیکن توبہ کرنا
جناب موسی کا اس راہ سے تھا کہ خدا منزہ تھا اونکے نزدیک رویت سے مگر امت
سے عاجز آ کر یہ سوال کرنا پڑا جو بظاہر جلالت خدا کے خلاف تھا پس توبہ کیا اور کہا
کہ مین نے رجوع کیا طرف اپنے اعتقاد سابق کے کہ رویت تیرے لئے جائز نہین ہے
اور ہرچند متعلق کتاب محض سوال جناب موسی تھا اور بیان اوسکا بتصریح ہو چکا
کہ سوال اونکا بسبب عاجز کرنے امت کے بمجبوری تھا پس عدم استجابت دعائے
انبیا کا استدلال اس سے نہین ہو سکتا لیکن چونکہ یہ سوال مشتمل رویت پر ہے اور دیگر
آیات سے بھی مجوزین رویت نے استدلال کیا ہے لہذا اون آیات کو بھی مع اونکی
تفسیر موافق حق کے کتب اہلسنت سے نقل کرتا ہون سورہ نجم مین ہے لقد راہ نزلۃ
اخری بدرستیکہ دیکھا جناب رسول نے اوسکو بار دیگر تفسیر در منثور اور تیسیر الوصول
مین ہے ابن عباس سے ایک روایت مین کہ ہم بنی ہاشم گمان کرتے ہین یا کہتے ہین
کہ محمد نے دیکھا اپنے رب کو دو بار قال مسروق قد خلت علی عائشۃ فقلت ھل رای
محمد ربہ فقالت لقد تکلمت بشئ قف لہ شعری قلت رویدا ثم قرات لقد رای من
آیات ربہ الکبری قالت این یذھب بک انما ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای
ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ

الآیہ فقد اعظم الفریة ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین مسروق کہتا ہے
پس گیا مین پاس عائشہ کے اور اوس سے کہا کہ آیا دیکھا تھا محمد نے اپنے رب کو پس کہا
کہ تو نے ایسا کلام کیا جس سے رونگٹے میرے کھڑے ہو گئے مین نے کہا ٹھہرو پھر پڑھا لقد
رای الآیہ کہنے لگی کہاں خیال ہے جزین نیست کہ وہ جبرئیل ہین جنھون نے تجھے خبر دی کہ محمد نے
دیکھا اپنے رب کو یا چھپایا کسی چیز کو جسکا امر اونکو ہوا یا جانتے ہین پانچ اون چیزون کو
جسے خدا فرماتا ہے ان اللہ عندہ الآیہ تو بدرستیکہ اوسنے عظیم افترا کیا لیکن دیکھا حضرت نے
جبرئیل کو نہین دیکھا اونکی صورت کو مگر دو بار اور بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے
نقل کیا ہے قال قالوا یا رسول اللہ هل رایت ربک قال لم ارہ بعینی ولٰکن رایتہ بفوادی
مرتین کہا اونے کہ کہا لوگون نے کہ یا رسول اللہ آیا دیکھا آپ نے اپنے رب کو فرمایا نہین
دیکھا مین نے آنکھہ سے بلکہ دیکھا مین نے دل سے دو بار اور ابو ذر نے سوال کیا حضرت
سے هل رایت ربک فقال رایت نورا یعنے آپ نے دیکھا تھا اپنے رب کو فرمایا
دیکھا مین نے نور کو پھر ابو ذر سے نقل کیا ہے کہا راٰہ بقلبہ ولم یرہ بعینہ یعنے دیکھا
حضرت نے خدا کو قلب سے اور نہین دیکھا آنکھون سے پھر ابو ذر سے نقل کیا ہے
قال رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ربہ بقلبہ ولم یرہ ببصرہ کہا کہ دیکھا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے رب کو قلب سے اور نہین دیکھا آنکھہ سے اور انھین
روایات تفسیر درمنثور سے ظاہر ہے کہ روایات چشم سر سے دیکھنے کی یا تو وضعی ہین یا
ہین اور سورة قیامہ مین ہے وجوہ یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة منہا اوس روز
تازے ہون گے طرف اپنے پروردگار کے دیکھنے والے تفسیر درمنثور مین ابو صالح سے
آیہ کی تفسیر مین ہے الی ربہا ناظرة قال تنتظر الثواب من ربہا طرف اپنے پروردگار
کے دیکھنے والے کہا ابو صالح نے کہ منتظر ہون گے ثواب کے اپنے پروردگار سے
سے منقول ہے الی ربہا ناظرة قال تنتظر منہ الثواب طرف اپنے پروردگار کے دیکھنے
والے کہا کہ انتظار کرینگے اوس سے ثواب کا اور یہ دونون روایت موافق طریقہ
اہلبیت علیہم السلام ہین اور انھین روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ الی آیہ مین

کہ حرف جار نہو بلکہ واحد الاء ہو اور الی کا واحد الاء ہونا قاموس مین بھی مذکور ہے پس
اس صورت مین معنی آیہ کے اسطرح ہونگے کہ منہ اوس روز تازے ہونگے نعمت کو اپنے
پروردگار کے دیکھنے والے اور اسیطرح ہے سوال جناب نوح در باب اپنے
فرزند کے سورۂ ہود مین ونادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک
الحق وانت احکم الحاکمین قال یا نوح انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن
ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاہلین قال رب انی اعوذ بک ان
اسئلک ما لیس لی بہ علم والا تغفر لی وترحمنی اکن من الخاسرین ندا کی نوح نے اپنے پروردگار
کو پس کہا کہ پروردگارا بدرستیکہ فرزند میرا میرے اہل سے ہے اور بدرستیکہ وعدہ تیرا حق ہے اور
تو بہتر حکم کرنے والا ہے سب حکم کرنے والون سے کہا خدا نے کہ اے نوح بدرستیکہ نہین ہے
وہ تیرے اہل سے بدرستیکہ وہ صاحب کردار ناشایستہ ہے پس نہ سوال کر مجھسے اوس چیز کا
جسکا نہین ہے علم تجھے بدرستیکہ مین نصیحت کرتا ہون کہ ہو تو جاہلین سے کہا نوح نے کہ پروردگارا
بدرستیکہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے کہ سوال کرون تجھسے ایسی چیز کا جسکا علم مجھے نہین ہے
اور اگر نہ بخشے تو مجھے اور نہ رحم کرے مجھپر تو ہونگا مین زیان کارون سے کہا رازی
نے تفسیر کبیر مین بعد لکھنے اون وجوہ کے جنسے عدم عصمت جناب نوح اس آیہ سے
ظاہر ہوتی ہے جسکا ملخص یہ ہے کہ اس آیہ مین ان وجوہ سے دلالت ہے صدور معصیت
پر نوح علیہ السلام کے اور جبکہ دلائل کثیرہ سے عصمت اونکی ثابت ہے تو واجب ہوا
کہ ان وجوہ کو ترک افضل و اکمل پر محمول کرین اور حسنات ابرار کے گناہ ہین مقربین کے
اور اسی سبب سے حاصل ہوا یہ عتاب اور حکم استغفار کا دلالت نہین کرتا کہ پہلے گناہ
ہو چکا ہو جیسا کہ خدا فرماتا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ
افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنے جبکہ آوے مدد خدا اور فتح اور دیکھے تو لوگون کو
داخل ہوتے ہین دین خدا مین فوج فوج تو تسبیح خدا کر اور استغفار کر اوس سے اور
معلوم ہے کہ آنا نصر خدا اور فتح کا اور داخل ہونا لوگون کا فوج فوج دین خدا مین گناہ
نہین ہے جو موجب استغفار ہوا اور فرمایا خدا نے واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات

استغفار کر اپنے گناہ پر اور واسطے مومنین و مومنات کے اور نہین ہین وہ سب گناہ
ہی ہر ہوا کہ استغفار کبھی ہوتا ہے بسبب ترک افضل کے پھر کہا رازی نے کہ امت نوح
تین قسم پر تھی کافر مظہر کفر و مومن اور ایک گروہ منافقین کا اور حکم کفار کے لئے
اور مومنین کے لئے نجات کا تھا لیکن اہل نفاق کا حکم مخفی تھا اور ابن نوح اونھین
مین تھا اور ممکن تھا کہ وہ مومن ہو اور شفقت پدری مقتضی تھی کہ جناب نوح او
اعمال کو عدم کفر پر محمول کرین اور جناب نوح کے قلب مین ظن اوسکے مومن ہو
پس اسی وجہ سے اوسکے خلاص کو خدا سے چاہا پس خدا نے خبر دی کہ وہ منافق
پس جناب نوح نے اوسکے مومن سمجھنے مین خطا کی کہ کافر کو مومن سمجھا پس اجتہاد مین خطا
کی اور اجتہاد مین خطا کرنا کبائر سے نہین تھا یہ ملخص ہے کلام فخر رازی کا اور باوجود
انبیائ کے اجتہاد حسب اعتقاد امامیہ غیر مسلم ہونے کی اولی و افضل یہ تاویل ہے کہ جناب
نوح کو ضرورت اپنے فرزند کے نفاق ظاہر کرنے کی اور اوسکے عدم اہلیت نجات کی
واقع ہوئی تاکہ جن مومنین کے اعزائے کافرین غرق ہوئے اونکو علت عدم نجات
فرزند نوح معلوم کرکے تسکین ہو اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ خود جناب نوح اوس
کفر سے آگاہ نرہے ہون اور اس حال مین قول جناب نوح ان ابنی من اھلی فرزند
میرا میرے اہل سے ہے امت کے معتقد پر محمول ہو گا اور قول خدا نہ سوال کر
جسکا علم تجھے نہین اسیطرح پناہ مانگنا جناب نوح کا ایسے سوال سے امت کی تنبیہ
کہ بہت جگہ قرآن مین خطاب جناب رسول سے ہے اور مقصود اوس سے امت
سے ہے پھر جناب نوح نے صریح یہ سوال نہین کیا کہ میرے فرزند کو لامحالہ نجات دے
بلکہ کہا کہ میرا فرزند میرے اہل سے ہے اور تو نے میرے اہل کی نجات کا وعدہ کیا ہے
پس مقصود یہ ہوا کہ اگر یہ میرے اہل سے ہو جیسا کہ میری امت سمجھتی ہے تو نجات
دے پس خدا نے جواب مین فرمایا کہ وہ تیرے اہل سے نہین ہے جو قابل نجات ہو الغرض یہ آیہ متشابہ عدم
استجابت دعائے انبیا علیہم السلام پر کسیطرح دلیل نہین ہو سکتا جواز خطاب و استمداد
واستعانت واستغاثہ وطلب حاجت و تقرب امام سے کتب امامیہ مین دلائل سامرّاہ

امور کے حد حصر سے متجاوز ہین چنانچہ احادیث کثیرہ و متواترہ مین نے کتاب الکلام الحسن مین نقل
کردی ہین اور محققین اہلسنت و جماعت بھی اولیاے ان امور کو جائز جانتے ہین اور منکرین پر
رد کرتے ہین چنانچہ ہم اونکی بعض روایات و اقوال کو نقل کرتے ہین لیکن خطاب اموات
سے پس مشکوۃ کتاب الجہاد مین قتادہ سے منقول ہے کہ جب بعد فراغ جنگ بدر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واپسی مین اوس کنوین پر کھڑے ہوے جسمین شہدا موافق
ارشاد ڈالدئے گئے تھے فجعل ینادیہم باسمائہم واسماء آبائہم یا فلان بن فلان یا فلان
بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما
وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لہا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منہم وفی روایۃ ما انتم باسمع
منہم ولکن لا یجیبون متفق علیہ پس پکارنے لگے ایک ایک کا نام لیکر اے فلان بن فلان اے فلان بن فلان
آیا شاد کرتا ہے تمہین کہ تمنے اطاعت کی خدا ور رسول کی پس پایا ہمنے جسکا وعدہ کیا تھا
ہمسے خدا نے پس آیا پایا تمنے حق اوسے جسکا وعدہ خدا نے تمسے کیا تھا پس کہا عمر نے کہ یا رسول اللہ
کیا کہتے ہین آپ اون جسمون سے جسمین روح نہین ہے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے
قبضۂ قدرت مین میری جان ہے تم لوگ زیادہ نہین سنتے میرے قول کو اونسے اور روایت
دیگر مین ہے کہ تم لوگ شنواتر زیادہ اونسے نہین ہو لیکن وہ لوگ جواب نہین دیتے متفق علیہ
مولوی عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین بدانکہ این حدیث
صحیح متفق علیہ صریح است در ثبوت سماع مر اموات را وحصول علم مر ایشان را بانچہ
خطاب کردہ می شوند وہمچنین در حدیث مسلم آمدہ است کہ میت می شنود کوفتن نعال
مردم را وقتے کہ بر می گردند از دفن وہمچنین آنکہ در زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اہل بقیع را آمدہ کہ سلام کرد بر ایشان و خطاب کرد مر ایشان را وگفت سلام بر شما اے
اہل قبور واز مسلمانان آمد شمارا آنچہ وعدہ کردہ شدہ بودید وما نیز ان شاء اللہ تعالی
می پیوندیم بشما زیرا کہ خطاب با کسی کہ نشنود و نفہمد معقول نیست ونزدیک است کہ شمار کردہ
شود از جملہ عبث و در حدیث ترمذی آمدہ کہ چون زیارت کردہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبر برادر خود

را عبد الرحمان بن ابی بکر بکلمہ خطاب کردہ اورا گفت اگر حاضر می شدم وقت موت
نمی کردم ترا مگر آنجا کہ مردہ بودی واگر حاضر می شدم دران وقت زیارت نمی
ترا تا آنکہ گفت و تحقیق وارد شدہ اخبار و آثار در علم موتی باحوال زیارت کنندگان
ایشان را تا آنکہ آمدہ است کہ زیارت روز جمعہ محبوب تر است زیرا کہ درین روز
میت اتم و اکمل می باشد و احوال زائرین بر ایشان اکشف و اظہر و نیز شک نیست
علم مر موتی را در آخرت و برزخ و بحقیقت دین اسلام چنانکہ عائشہ گفتہ و متفق
در مرہوبہ حدیث پس ممکن است علم باحوال دنیا و اہل دنیا و چیست دلیل بر زوال
و نسیان آن با وجود بقائے روح تا آنکہ گفت و با لجملہ کتاب و سنت مملو و متشحونند باخبار
کہ دلالت می کنند بر وجود علم مر موتی را بدنیا و اہل آن پس منکر نشود آنرا مگر جاہل
و منکر دین اور نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۱۲۲ اور اتحاف چھاپہ مصر صفحہ ۷ میں
تمار سے منقول ہے کہ وہ ہر روز زیارت سید الشہدا کو جاتے تھے پس جبکہ ضریح کے
پاس پہونچتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم فیسمع الجواب و علیک السلام یا ابا الحسن
یعنے سلام ہو آپ پر تو ضریح سے جواب آتا تھا کہ تجھپر سلام ہو اے ابو الحسن
ایک روز آئے اور سلام کیا اور جواب نہ آیا پس واپس گئے پھر دوبارہ آئے اور
کیا تو حسب معمول جواب آیا تو کہا انہوں نے کہ اے سید و آقا میں کل آیا اور
کیا مگر جواب نہ سنا پس فرمایا سید الشہدا نے کہ میں تجھسے معذرت کرتا ہوں کہ میں اپنے جد بزرگ
سے مصروف کلام تھا پس تیرا سلام میں نے نہیں سنا اور رہرد و کتاب میں
عمری سے منقول ہے کہ وہ اکثر زیارت کو جاتے تھے پس ایک روز بیٹھکر فاتحہ اور
پڑھنے لگے پس جب دعا میں یہان تک پہونچے کہ خدایا قرار دے ثواب اسکا
مین ہمارے سید حسین کے پس ایک حالت اونپر طاری ہوئی اور دیکھا ایک
کو کہ ضریح پر بیٹھا ہے اور اونکے دل میں آیا کہ وہ حسین ہیں پس فرمایا کہ صحائف
اسکے اور اشارہ کیا طرف اپنے پس جب دعا و نکی تمام ہوئی تو گئے پاس شیخ جلیل
شعرانی کے اور اونکو اس واقعہ سے آگاہ کیا شیخ نے کہا کہ سچ کہا تو نے مجھے بھی حال

پھر گئے وہ شیخ کریم الدین خلوتی کے پاس اور اونکو بھی اس واقعہ سے آگاہ کیا تو شیخ کریم الدین
نے کہا کہ سچ کہا تونے اور مین نے کبھی وہان کی زیارت نہین کی مگر با جازت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے انتہی اور اتحاف مین ہے کہ اسکے نظائر بہت ہین لیکن جواز استمداد و استعانت
و استغاثہ پس حاضر سے جواز مین ان امور کے کسی کو کلام نہین ہے کہا رازی نے
تفسیر کبیر سورہ یوسف چھاپہ مصر صفحہ ۱۹۶ مین الاستغاثۃ بغیر اللہ فی دفع الظلم جائزۃ فی
الشریعۃ لا انکار علیہ یعنے استعانت بغیر خدا کے دفع ظلم مین جائز ہے شریعت مین
انکار اس سے نہین ہو سکتا انتہی لیکن بحث استعانت مین ہے غائب سے
میت سے پس مخصوص استعانت و استغاثہ ائمہ علیہم السلام سے احادیث متواترہ
اہلبیت سے سائر احوال مین جائز بلکہ مستحب ہے جیسا کہ بہت سے احادیث ہمنے الکلام الحسن
مین لکھی ہین اور عموماً اولیا کے لیئے روایات و اقوال محققین اہلسنت مین بھی مذکور ہے
لیکن روایات استعانت غائب سے پس میبذی نے شرح دیوان امیر المومنین
مین بعد لکھنے قصہ ندائے رضوان لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علی کے جنگ احد مین
لکھا ہے و گویند کہ درین روز حضرت مصطفٰے صلعم از عالم غیب مخاطب شدہ
نادعلیا مظہر العجائب × تجدہ عونا لک فی النوائب × کل ھم و غم سینجلی × بولایتک یا علی یا علی یا علی
پکارو علی کو جو مظہر عجائب ہین پاؤگے اونکو مددگار اپنا مصیبتون مین ہر ہم و غم عن قریب
زائل ہو گا تیری ولایت سے اے علی اے علی اور اس روایت سے
استعانت امیر المومنین سے ہر مصیبت و ہر سختی مین مستحب ہے کہ توسل اوس جناب کا
دافع ہے ہر کرب و الم اہل عالم کا اور امان الاخطار باب نہم کے فصل رابع مین ہے
ذیل تاریخ خطیب سے جو تالیف محمود بن نجار ہے بروایت انس بن مالک فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جب خدا نے ارادہ کیا ہلاکت قوم نوح کا تو وحی کی انکی
طرف کہ تختہا ئے ساج کو شگافتہ کرین پس جبرئیل نازل ہوئے اور ہیئت کشتی کی دکھائی اور
ساتھ اونکے ایک تابوت تھا جسمین ایک لاکھ اوتیس ہزار کیلین تھین پس کل کیلون کو
کشتی مین جڑا الی ان بقیت خمسۃ مسامیر فضرب بیدہ الی مسمار منہا فاشرق فی یدہ

و اضاء کما یضئی الکوکب الدری فی افق السماء فتحیر من ذالک نوح فانطق اللہ ذالک
المسمار بلسان طلق ذلق فقال له یا جبرئیل ما ھذا المسمار الذی ما رایت مثله فقال
ھذا باسم خیر الاولین والآخرین محمد بن عبد اللہ اسمرہ فی اولها علی جانب السفینة
الیمین ثم ضرب بیدہ علی مسمار ثان فاشرق وانار فقال نوح و ما ھذا المسمار فقال
مسمار اخیه وابن عمه علی بن ابی طالب فاسمرہ علی جانب السفینة الیسار فی اولها
ثم ضرب بیدہ الی مسمار ثالث فزھر واشرق وانار فقال ھذا مسمار فاطمة
فاسمرہ الی جانب مسمار ابیها ثم ضرب بیدہ الی مسمار رابع فزھر وانار فقال
ھذا مسمار الحسن فاسمرہ الی جانب مسمار ابیه ثم ضرب بیدہ الی مسمار خامس
فاشرق وانار وبکی فقال یا جبرئیل ما ھذہ الندادة فقال ھذا مسمار الحسین
بن علی سید الشھداء فاسمرہ الی جانب مسمار اخیه ثم قال النبی صلی اللہ علیه و

وحملناہ علی ذات الواح و دسر قال النبی صلی اللہ علیه و آله الالواح خشب السفینة
و نحن الدسر لولانا ما سارت السفینة باھلها تا ایک طرف کی کیلین رہ گئیں پس جبرئیل
نے ہاتھ اپنا ایک کیل پر مارا پس وہ اونکے ہاتھ مین چمکنے لگی مثل ستارہ درخشندہ کے
ہوئے نوح تو خدا نے اوسے گویا کیا بزبان فصیح تو جناب نوح نے کہا کہ اے جبرئیل یہ
کیسی ہے جسکا مثل مین نے نہین دیکھا جبرئیل نے کہا کہ یہ منسوب ہے طرف سید الاولین و
الآخرین محمد بن عبد اللہ کے اسکو داہنی طرف اوّل مین کشتی کے جڑ دو پھر جناب نوح نے
کیل پر ہاتھ مارا پس وہ بھی چمکنے لگی جناب نوح نے کہا کہ یہ کیل کیسی ہے جبرئیل نے کہا
منسوب ہے طرف برادر رسول علی بن ابی طالب کے اسکو بائین جانب اوّل کشتی کے
جڑ دو پھر تیسری کیل جناب نوح نے اوٹھائی تو وہ بھی چمکی پس جبرئیل نے کہا یہ کیل منسوب
فاطمہ کی طرف اسکو جڑ دو انکے پدر کی کیل کے پاس پھر جناب نوح نے چوتھی کیل کو اوٹھایا
وہ بھی چمکی تو جبرئیل نے کہا کہ یہ کیل منسوب ہے طرف حسن کے اسکو انکے پدر کی کیل کے
پھر جناب نوح نے پانچوین کیل اوٹھائی تو چمکی اور رونے لگی تب جناب نوح نے
کہا اے جبرئیل یہ تری کیسی ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ کیل منسوب ہے طرف حسین

سید الشہداء کے اسکو انکے بھائی لی کیل کے پاس جڑو پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
اس آیہ کو پڑہا وحملناہ علی ذات الواح ودسر اوٹھایا ہمنے نوح کو الواح اور کیلون پر فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ الواح چوب کشتی تھی اور ہم وسر تھے اگر ہم نہوتے
تو کشتی لوگون کو لیکر نہ چلتی اور سنیون نے جب یہ حدیث کتب مین دیکھی تو متاسف ہوئے کہ
ثلاثہ کے باب مین مثل اسکا کہین نہین ہے لہذا بکمال جوش اونکے باب مین بھی مثل اسکے
وضع کی اور یہ نہ سمجھے کہ جناب نوح تو پیغمبران اولوالعزم سے ہین اونکے لئے خدا کا حکم اون
لوگون سے استمداد کا نہین ہوسکتا جنکا ایمان آج تک مختلف فیہ ہے اور کفر سابق اونکا اتفاقی
تھا چنانچہ نور الابصار چھاپہ مصر مین ہے ذکر الکسائی فی کتابہ قصص الانبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام ان نوحا علیہ السلام کان کلما صنع فی السفینۃ شیئا تاکلہ الارضۃ لیلا فشکا
الی اللہ تعالی فاوحی اللہ تعالی الیہ اکتب علیہا عیونی من خلقی قال یارب ماعیونک
من خلقک قال ھو اصحاب نبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان و(علی)
فکتبھم نوح علیہ السلام علی جوانبہا الاربع فحفظت قال واذا تاملت ما ذکرہ الکسائی
مع قولہ تعالی وحملناہ علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا تجد فیہ السر الاعظم
والفضل الذی تقصر دونہ الغایات ذکر کیا ہے کسائی نے قصص الانبیاء مین کہ جناب
نوح جب کشتی مین بناتے تھے تو اوسے دیمک شب کو کہا جاتی تھی پس شکایت کی اسکی خدا سے
پس خدا نے وحی کی طرف اونکے کہ لکھو اوسپر میرے نگہبانون کو میرے خلق سے جناب نوح
علیہ السلام نے عرض کیا کہ تیرے نگہبان تیرے خلق سے کون ہین کہا خدا نے کہ وہ اصحاب
ہین میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے ابوبکر وعمر وعثمان اور علی علیہ السلام پس لکھا نوح علیہ السلام
نے چار جانب کشتی کے پس محفوظ رہی اور جبکہ تو تامل کریگا اوسے جسکو ذکر کیا کسائی نے
ساتھ مین قول خدا وحملناہ الآیہ کے تو پاوسے گا اوسمین سر اعظم اور ایسا فضل جو انتہا سے
زیادہ ہے اور اس روایت مین ہم رد و قدح نہین کرتے اسلئے کہ جو مقصود ہمارا ہے
اس سے حاصل ہے یعنے استعانت عاصم اس سے کہ خدا نے اونکی ارواح کو قوت
اعانت عطا فرمائی ہو یا توسل اونکے خدا نے ایسا کیا اور ان دونون حالتون مین

امیر المومنین سے استعانت تو ہمارا عین ایمان ہے اور عنوان ہفتم مین کتاب الکلام
کی دو روایت ہمنے نقل کی ہین روضۃ الاحباب سے و مناقب مرتضوی سے جو از استمداد
مین جناب رسول و امیر المومنین صلی اللہ علیہما و آلہما سے جنکو یہان نقل نہین کرتے
کیونکہ کتاب مذکور قبل ازین شایع ہو چکی ہے اور کتاب حسن التوسل فی آداب
زیارۃ افضل الرسل مین ہے جو حاشیہ اتحاف پر مصر مین چھپی ہے الرابع والاربعون ان
ینادی اذا انفلتت دابتہ یا عباد اللہ احبسوا مرتین او ثلاثا کذا فی حدیث و فی حدیث
یا عباد اللہ اعینونی مرتین فان للہ عبادا لا ترونہم و ہو مجرب کما قالہ الراوی و لیس
تنول کل منہما و الجمع بینہما جمیل و چہارم یہ ہے کہ ندا کرے جبکہ فوت ہو چارپایہ
کہ اے بندگان خدا پکڑ لو دو بار یا تین بار ایسا ہی حدیث مین ہے اور حدیث دیگر
مین ہے اے بندگان خدا میری مدد کرو دو بار کہ خدا کے چند بندے ہین جنکو تم نہین دیکھتے
اور یہ مجرب ہے جیسا کہ راوی نے کہا ہے اور سنت ہے کہنا ہر ایک کا انمین سے
اور جمع درمیان اونکے اور تفسیر در منثور سورۂ بنی اسرائیل مین آیات الحرز سے
نقل کیا ہے بروایت عباس بن محمد منقری کہ حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن
ابیطالب مدینہ مین آئے اور ہم لوگون نے ایک پیغامبر کا بھیجنا چاہا اور بہت خائف
تھا آخر پیغامبر نے انکار کیا جانے سے اور راستہ مین اپنے نفس پر خائف ہوا تو حسین
نے کہا کہ مین ایک رقعہ حرز کا تجھے لکھدیتا ہون کہ کبھی کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی انشاء اللہ
پس لکھدیا ایک رقعہ اور پیغامبر نے اوسکو لیلیا اور چلا اور صحیح و سالم واپس آیا اور
کہا کہ مین داہنے بائین یا و یہ نشینون کو دیکھتا تھا مگر کسی نے تعرض نہین کیا اور حرز جعفر
بن محمد بن علی بن الحسین سے ہے اور اوس جناب نے اپنے جد سے اور او آنحضرت
نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے و ان ہذا الحرز کان الانبیاء
یحترزون بہ من الفراعنۃ اور بذریعہ اس حرز کے انبیا حفاظت کرتے تھے فراعنہ سے
اور منجملہ الفاظ حرز کے یہ بھی ہے یا معشر الجن والانس والشیاطین والاعراب
والسباع والہوام واللصوص مما یخاف و یحذر فلان بن فلان سترت بینہ و بینکم

بستر النبی ۃ التی استتر وایہما من سطوات الفراعنۃ جبرئیل عن ایمانکم و میکائیل عن شمائلکم
و محمد صلی اللہ علیہ وسلم امامکم واللہ سبحانہ تعالی من فوقکم الخبر اے گروہ جن و
انس و شیاطین و بادیہ نشینان و درندے اور حشرات الارض اور ہر وہ جس سے ڈرتا ہے
اور پرہیز کرتا ہے فلان بن فلان پردہ کیا مین نے درمیان اوسکے اور درمیان تمہارے
ایسے پردہ سے جس سے انبیا پوشیدہ ہوئے سطوات فراعنہ سے جبرئیل تمہارے داہنی
جانب ہین اور میکائیل بائین جانب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آگے تمہارے ہین اور
خدا اوپر تمہارے ہے تا آخر خبر اور شواہد النبوۃ جامی کرامات عمر مین ہے از آن
جملہ آنست کہ جیشی بہ یکے از بلاد بعیدہ فرستادہ بود روزے در مدینہ آواز بر داشت
یالبیکاہ یالبیکاہ ہیچ کس ندانست کہ آن چیست تا بآن وقت کہ آن جیشی بمدینہ مراجعت
نمود و صاحب جیش فتحہائے را کہ خدائے تعالی توفیق آنش دادہ بود تعداد می کرد
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ گفت اینہا را بگذار حال آن مرد کہ ویرا بزجر در آب فرستادہ
بود بگو شہ گفت واللہ یا امیر المومنین کہ من بوے بہتر نخواستم بآبے رسیدم کہ غور آنرا نمی دانستم
از آنجا بگذرم وے را برہنہ ساختم و در آب فرستادم ہوا خنک بود در وے سرایت کرد
و فریاد بر داشت کہ واعمراہ واعمراہ و بعد از آن از شدت سرما ہلاک شد چون مردمان
آن فریاد شنیدند دانستند کہ لبیک وے در جواب ندائے آن مظلوم بودہ است تا آخر ہفوات

موید ہے اس روایت کی جو بطریق امامیہ کافی باب الدعا للکرب والہم والخوف مین اسمعیل
بن یسار سے بحدیث مرفوع منقول ہے فرمایا معصوم نے اذا احزنک امر فقل فی آخر سجودک
یا جبرئیل یا محمد یا جبرئیل یا محمد تکرر ذالک اکفیانی ما انا فیہ فانکما کافیان واحفظانی باذن
اللہ فانکما حافظان جبکہ غمگین کرے تجھے کوئی امر تو کہہ آخر سجود مین اے جبرئیل اے محمد
اے جبرئیل اے محمد مکرر اسکو کہہ کفایت کرو تم دونون میری اوس امر کی جسمین مین ہون
کہ تم دونون کفایت کنندگان ہو اور حفاظت کرو تم دونون میری باذن خدا کہ تم دونون
حفاظت کنندگان ہو اور کتاب الکلام الحسن کے عنوان وہم کی حدیث ۵۰ مثل اسکے
مصباح کفعمی سے بتغییر قلیل جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور حدیث
۵۰ مکارم الاخلاق سے نیز بحدیث جناب صادق علیہ السلام مثل اسکے ہے لیکن اوس
مین یا محمد یا محمد مقدم ہے یا جبرئیل سے ۱۲ منہ

اور اس روایت سے ظاہر ہے کہ خلیفہ صاحب اوسکی اعانت سے معذور رہتے
ہلاک ہو کر خلیفہ پر فدا نہوتا اور ایسے شخص کی ایسے شخص سے استعانت کی سزا ہلاکت
اور بہر حال مطلب ہمارا جواز استعانت غائب سے ہے اور وہ بالکمل وجوہ اس
لیکن استغاثہ و استعانت میت سے پس کل روایات گذشتہ اسپر دلیل ہیں
کہ غائب و میت مین مستغیث کے لئے کوئی فرق نہین ہے اور کتاب حیوۃ الحیوان
دمیری لغۃ وحش مین ہے مما جرب فی الحجب عن الاعداء و یمنع من شر کل سلطان و شیطان
و حاسد ان یقول سبع مرات عند طلوع الشمس یعنے اون چیزون سے جو مجرب ہین
و حفاظت مین دشمنون سے و نیز مانع ہے شر سے ہر بادشاہ و شیطان و درندہ و
کے اسکو سات بار وقت طلوع آفتاب پھر دعا نقل کی ہے اور منجملہ وسکے الفاظ
دخلت فی کنف اللہ و استجرت برسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یعنے داخل ہوا مین
مین خدا کے اور پناہ لی مین نے ساتھ جناب رسول خدا کے اور اسی روایت سے ظاہر
کہ ہر خوف و بیم مین طلب پناہ خدا و رسول سے فریقین مین جائز ہے اور خدا نے
حضرات کو ان امور مین قوت اعانت عطا فرمائی ہے اور بعد ایسی روایات کے
اوخین کی کتابون مین ہین شیعیان ہند کی طلب ضمانت حفاظت امام رضا علیہ السلام
بروقت سفر اعتراض نہین ہو سکتا کہ امثال مین ان امور کی اونکے نزدیک جناب
و ائمہ علیہم السلام مین کوئی فرق نہین ہے اور نفحات الرضا والقبول فی فضائل
المدینۃ و زیارۃ سیدنا الرسول تالیف احمد بن محمد مکی شافعی چھاپہ مصر بیان
زائر مین ہے ساتھ جناب رسول کے لکھتا ہے کہ روایت کی ہے بیہقی و ابن ابی
نے بسند صحیح مالک الدار سے اور تھا خازن عمر قال اصاب الناس قحط فی زمان
الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ علیہ و سلم فقال یا رسول اللہ استسق
لامتک فانہم قد ھلکوا الخبر یعنے لوگون کو قحط لاحق ہوا زمان عمر بن الخطاب
پس آیا ایک شخص پاس قبر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور کہا کہ یا رسول اللہ طلب
کیجے اپنی امت کے لیے کہ وہ ہلاک ہوئی اور لکھتا ہے کہ عمر نے توسل کیا عباس سے

استسقا مین اور کسی نے اس فعل سے انکار نہ کیا ففی الصحیح عن انس ان عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللّٰھم انا کنا
نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ و سلم فتسقینا و انا نتوسل الیک بعم نبینا صلی اللہ
علیہ و سلم فاسقنا قال فیسقون پس حدیث صحیح مین انس سے منقول ہے کہ عمر
جبکہ قحط ہوتا تھا تو طلب باران کرتا تھا عباس بن عبد المطلب سے پس کہتا تھا کہ خدایا
توسل کرتے تھے طرف تیرے تیرے نبی سے تو تو پانی برساتا تھا اور ہم توسل کرتے ہین
طرف تیرے بذریعہ عم نبی کے پس پانی برسا پس برستا تھا پانی و قد امرت عائشۃ رضی اللہ
عنہا بالاستسقاء عند الجدب بقبرہ صلی اللہ علیہ و سلم اور حکم دیا عائشہ نے طلب
باران کا وقت قحط کے بذریعہ قبر جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کے بل بجو نکما قال
السبکی التوسل بسائر الصالحین فمن لم ینشرح صدرہ لذالک فلیبک علی نفسہ
یعنی جائز ہے جیسا کہ کہا سبکی نے توسل ساتھ سائر صالحین کے پس جسکا سینہ منشرح نہوا سیر
تو روئے اپنے نفس پر اور لکھتا ہے لافرق فی ذالک بین التعبیر بالتوسل او الاستغاثۃ
و التشفع او التوجہ بہ صلی اللہ علیہ و سلم فی الحاجۃ و قد یکون ذالک بمعنے طلب
ان یدعو کما فی حال الحیوۃ اذ ھو غیر ممتنع مع علمہ بسوال من یسالہ یعنے نہین
فرق ہے اس باب مین درمیان توسل یا استغاثہ یا تشفع یا توجہ کے ساتھ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کے حاجت مین اور کبھی ہوتا ہے یہ اس معنی سے کہ طلب کرتا ہے کہ
حضرت دعا کرین جیسا کہ حال حیات مین تھا اسلیے کہ یہ ممنوع نہین ہے ساتھ علم اونکے
اوس سوال سے جسکا سوال کرتا ہے حضرت سے اور لکھتا ہے و النبی صلی اللہ علیہ
و سلم واسطۃ بینہ و بین المستغیث فھو سبحانہ مستغاث بہ و الغوث منہ
خلقا و ایجادا و النبی صلی اللہ علیہ و سلم مستغاث و الغوث منہ سببا و
کسبا لاسیما مع ما نقل ان فی حدیث البخاری رحمہ اللہ تعالی فی الشفاعۃ
یوم القیامۃ فبینما ھم کذالک استغاثوا بآدم ثم بموسی ثم بمحمد صلی اللہ علیہ
و سلم و قد یکون معنی التوسل طلب الدعاء منہ اذ ھو حی یعلم سوال من یسالہ

باذن اللہ تعالیٰ یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واسطہ ہین درمیان خداکے اور درمیان
مستغیث کے پس خدا مستغاث ہے اور فریادرسی اوس سے یہ ہے کہ وہ خلق کرے
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ بھی مستغاث ہین اور اونکے فریادرسی سببی وکسبی ہے خصوصا
باوجود اوسکے جو منقول ہے کہ حدیث بخاری مین ہے درباب شفاعت روز قیامت
کے کہ لوگ اپنی حالت مین ہون گے پس استغاثہ کرینگے آدم سے پھر موسیٰ سے
پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور کبھی ہوتا ہے توسل طلب دعا حضرت سے اسلیے کہ
وہ جناب زندہ ہین جانتے ہین سوال کو اوسکے جو حضرت سے سوال کرتا ہے باذن
خدا رسالہ مذکورہ مین کیفیت زیارت جناب رسول مین ہے وفدت علیک
زائرا وبک مستجیرا جئتک مستغفرا من ذنبی سائلا منک ان تشفع لی الی ربی
انت شفیع المذنبین المقبول الوجیہ عند رب العالمین وھا انا معترف بخطای مقر
بذنبی متوسل بک الی اللہ مستشفع بک الیہ آیا ہون مین پاس آپکے درحالیکہ آپکا
زائر ہون اور آپسے پناہ لینے والا ہون اور آیا ہون مین پاس آپکے استغفار کنندہ
اپنے گناہ سے سوال کنندہ آپ سے کہ شفاعت میری کیجے طرف خداکے کہ آپ
شفیع مذنبین ہین اور مقبول ووجیہ ہین نزدیک خداکے اور مین معترف ہون اپنے
گناہ کا مقر ہون اپنی خطا کا متوسل ہون ساتھ آپکے طرف خداکے اور شفاعت خواہ
ساتھ آپکے طرف اوس کے × انت الشفیع وآمالی معلقۃ × وقد رجوتک یا ذا الفضل تشفع لی
× ھذا نزیلک اضحی لا ملاذ لہ × الا جنابک یا سؤلی ویا املی × آپ شفیع ہین اور امید
میری معلق ہین درحالیکہ آپسے امیدوار ہون میری شفاعت کیجے یہ حاضر ہے
ہے اسکو کوئی جاے پناہ نہین سوا آپ کی جناب کے اے سوال وامید میری
اور شرح دلائل الخیرات سے منقول ہے یروی عن افضل الصدیقین
ابی بکر الصدیق یجیئ عند قبر النبی فیقول یا محمد انی اتوسل الیک منقول ہے
افضل الصدیقین ابو بکر صدیق سے کہ وہ آتے تھے پاس قبر نبی کے اور کہتے تھے
کہ اے محمد مین توسل کرتا ہون طرف آپکے اور شفاے قاضی عیاض سے منقول

کہ عبداللہ بن عمر کے پاؤن مین درد ہوا تو لوگون نے کہا کہ یاد کرو اپنے محبوب ترین کو تو درد زائل ہو جائے گا پس وہ چلا اٹھے یا محمد اور شیخ عبداللہ بن محمد شبراوی شافعی نے اپنی کتاب الاتحاف بحب الاشراف مین صفحہ ۹۹ سے صفحہ ۱۱۱ تک اپنے قصائد مدحیہ لکھے ہین اور یہ کتاب مصر مین چھپی ہے اور منجملہ ان قصائد کے بعض اشعار موافق اس مقام کے لکھے جاتے ہین × ال طه ومن یقل ال طه × مستجیرا بجاهکم لا یرده منکم واستمد بل کل من فی × الکون من فیض فضلکم یستمد × اے آل طٰہ جو شخص کہے اے آل طٰہ درحالیکہ تمہارے جاہ سے پناہ لینے والا ہے تو وہ مردود نہو گا تم سے مین طلب مدد کرتا ہون بلکہ تمام عالم تمہارے فیض فضل سے طلب مدد کرتا ہے قصیدہ دیگر مین ہے

ال بیت النبی مالی سوا کم	ملجأ ارتجیه لکرب فی غد	لست اخشی ریب الزمان وانتم
عمدتی فی الخطوب یا ال احمد	قد قصدناك یا ابن بنت رسول	الله والخیر من جنابك یقصد

اے اہلبیت نبی نہین ہے میرے لئے سوا تمہارے پناہ جسکی مجھے کل کی کرب مین امید ہو نہین خائف ہون حوادث زمانہ سے درحالیکہ تم اعتماد میرے ہو مصائب مین مین نے قصد آپکا کیا ہے اے فرزند دختر رسول و خیر آپکی جناب سے مقصود ہے اور قصیدہ دیگر مین ہے واغیثوا مقصرا ماله غیر حماکم ان اعضل الامر واشتد × فریاد رسی کرو ایسے مقصر کی جسکے لئے سوا تمہاری حمایت کے وقت شدۃ کچھ نہین ہے اور قصیدہ دیگر مین ہے

من اتاهم مؤملا جد واهم	عاد مستبشرا بهم مسرورا	ان دعوا فی الخطوب یوما اجابوا
سعوا کان سعیهم مشکورا	یا کراما والوری حسبت علیکم	فاقبلوا خادما ذلیلا حقیرا
یا بحور الکمال یا ال طه	کم منتم وکم جبرتم کسیرا	کم اغثتم من جائکم مستغیثا
جئتکم من جائکم مستجیرا	فعسی عطفة تسکن روعی	وتزیل الهموم والتکدیرا
انتم القوم ان جورت ندا کم	عدت عن فیض فضلکم مجبورا	هو عیاذی وعمدتی وملاذی
هو نصیری اذا طلبت نصیرا	هو غیاثی من شر یوم عبوس	انه کان شره مستطیرا

جو شخص آوے پاس آل محمد کے درحالیکہ امید وار ہو ان کی عطا کا تو شاد و مسرور ہو جائے گا اگر ان حضرات کو لوگ پکارین کبھی مصیبتون مین تو وہ جواب دیتے ہین اور پکارنے

والون کی سعی مشکور ہوتی ہے اسکے بزرگان عالم مین امیدوار ہون تمسے پس توجہ کرو اسے
خادم ذلیل کیطرف اسکے دریائے کمال اے آل طہ کتنے لوگون پر تمنے احسان کیا اور کتنے شکستہ کو بستہ کیا اور کتنے
فریادیون کی فریادرسی کی اور کتنے پناہ لینے والون کو پناہ دی پس ایسی توجہ کرو جو باعث
دفع خوف وغم وتمدد ہو وہی حضرات میری پناہ واعتماد وملاذ ہین اور وہی مددگار ہین
جبکہ مجھکو مددگار کی ضرورت ہو وہی حضرات میری پناہ مین شر سے روز قیامت کے اور
لکھتا ہے مدح جناب امام حسین علیہ السلام مین حاشا یخیب مؤمل یرجوک فی الاصباح او
یرجوک فی الاغلاس × یا رب عفو تا ہا الذی عوفتہ حسن غاسق یسطو ومن خناس × حاشا کہ
ناامید ہوتا ہو جو آپ سے صبح کو امید کرے یا پکارے آپکو تاریکیہائے شب مین خدایا تو
اوس بزرگوار سے جس کے ساتھ مین نے پناہ لی ہے ہر تاریکی سے جو پکڑلے اور خناس سے
پھر قصیدہ دیگر مین ہے انتم ملاذی وعیاذی ولی × قلب بکم یا سادتی مستہام
تم حضرات میری پناہ اور ملجا ہو اور میرا قلب تمہاری محبت مین سرگشتہ ہے پھر
لکھتے ہین وقد وفقنی اللہ تعالی لخدمۃ ال ہذا البیت فنظمت دیوان شعر فی مدائحہم
والتوسل بہم وبیان کمالاتہم وسمیتہ منائح الالطاف فی مدائح الاشراف فمن
ارادہ فلیرجع الیہ امدنا اللہ تعالی بمددہم وادخلنا فی شفاعۃ جدہم ہو یعنے خدا نے
مجھے توفیق دی خدمت اہلبیت کی پس مین نے نظم کیا ایک دیوان شعر اونکی مدح مین
اور اونکے توسل مین اور نام رکھا اوسکا منائح الالطاف فی مدائح الاشراف پس جو چاہے
اوسکی طرف رجوع کرے خدا مدد کرے ہماری ساتھ مدد او نحضرات کے اور داخل کرے
شفاعت مین اون کے جد کے اور باب خامس مین کتاب اتحاف مذکور کے
شارح نے نقل کیا ہے ان سیدی محمد الحلبی شارح الغرریۃ سرقت کتبہ فدخل المقام
الحسینی وانشد یقول × ایجمل حول من التجی لکواذی × او یشتکی ضیما وانتم سادتی
الی اخر الابیات الاتیۃ ثم توجہ الی بیتہ فوجد کتبہ فی محلہا من غیر نقص ولعلہ
الفاضل السید محمد فاتح الہبراوی علی ہذہ الشذرۃ تخمیس نفیس یعنے محمد حلبی شارح
غزیہ کی کتابین چوری گئین پس وہ روضہ حسینی مین گیا اور یہ اشعار پڑھے جنکا ترجمہ

کرا یا گرد ہمری کی اذیت اوس شخص کی جو تمسے ملتجی ہو یا شکایت کرے اپنے غم کی درحالیکہ تم اوسکے
سیدو آقا ہو تا آخر ابیات آیندہ پھر اپنے مکان پر واپس آیا تو اپنی کتابونکو اونکے مقام پر پایا اور کوئی کتاب گم نہوئی تھی اور یہ اشعار سید فاضل
سید محمد فاتح شبراوی کے اس پارہ طلائی پر ایک معین نفیس ہے اور اس مقام پر تمین شعر مع مخمس کے لکھے جاتے ہین

حبیب عرف شذاکم عبق الشذی | وبزادحبکم الفواد قد اغتذی | نادیتکم و علی دھری استحوذا
ایحوم حول من التجی لکم اذی | او لیشتکی ضیما وانتم سادتہ

انا وفدنا یا کرام ببابکم | مستمطرین غیوث فیض سحابکم | حاشا نرد وحق فضل رحابکم
حاشا یرد من انتمی لجنابکم | یا ال احمد او لتسر شواماتہ

فاذا وصلت لحی ذاک المعہد | ولثمت عرف عرار روضۃ المنتدی | ورایت نور اساطعا کالفرقد
فالزم رحابا ضم سبط محمد | سما امتہ راج بعثت حاجتہ

واسمد الیک و قل الیک شکایۃ | من لائذ وافی یروم عنایۃ | ھا عبدکم بالباب یرجو غایۃ
عاخادم للحب یرفع حاجۃ | فمایلاقی من بلایا ھالتہ

اور خلاصہ معنی ان اشعار کے موافق مقصود یہ ہین کہ مین نے آپ کو پکارا درحالیکہ حوادث
زمانہ نے مجھے گھیرا ہے پس کیا پھرے گی اذیت گرو آپکے ملتجی کی جو شکایت کرتا ہے اپنے ستم
کی اپنے آقا سے اور ہم آپکے دروازہ پر کھڑے آپکے فیض کے طالب ہین اور حاشا کہ ہم
جو اونکی طرف منسوب ہے مردود ہوں پس جبکہ ہو پہنچی تو اوس مشہد مین تو اوسکو پکار لے
کسی نے قصد اوسکا نہین کیا کہ حاجت اوسکی بر نہ آئی ہو پس اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے کہہ کہ طرف
آپکے حاجت ہے اوس پناہ لینے والے کی جسکو آپکی عنایت مقصود ہے اور آپکا بندہ در پر
امید وار کھڑا اپنی حاجت کو پیش کر رہا ہے اون بلاؤن سے جو اوسپر وارد ہوتی ہین
اور کتاب تفریح المہج بتلویح الفرج چھاپہ مصر مین ہے اور یہ کتاب مجموعہ ہے تین
کتابون کا اول حل العقال سید عبد اللہ بن محمد الحجازی الحلبی معروف بابن قضیب البان
دوم کتاب الارج فی الفرج جلال الدین سیوطی سوم معید النعم سبکی اور یہ حاشیہ پر ہے پس
کتاب اول حل العقال چھاپہ مصر صفحہ ۴۹ مین ہے کہ حکایت کی ہے ابو القاسم سعدی نے
ابتدائے عمر مین ایک طفل کو بہت دوست رکھتا تھا اور منہمک تھا گناہ مین اور کبھی

وہ ناراض ہو جاتا تھا تو جس طرح ہو سکتا تھا اوسے راضی کرتا تھا پس ایک روز مجھپر غصہ
ہوا اور بھاگ گیا پس مجھپر ایسی بے خودی طاری ہوئی کہ کوئی کام نکر سکتا تھا ہر چند مین
کوشش کی کہ ایسی حالت نہو مگر قادر نہ ہوا پس لوگ کربلا جانے لگے فکتبت رقعة اسئل
فیها الفرج مما انا فیه متوسلا بالامام الشهید الحسین بن علی رضی الله عنهما ودفعت
الرقعة الی بعض من خرج من اصحابی وسالته ان یدفنها فی ناحیة من القبر الشریف
پس مین نے ایک رقعہ لکھا جسمین خدا سے کشائش طلب کی اپنی حالت سے اور اوس
کو بعض دوستون کو اپنے دیا جو زیارت کے لیئے جاتا تھا اور کہا مین نے اوس سے
دفن کردینا اس رقعہ کو کسی جانب قبر شریف کے اور شب نصف شعبان آئی تو مین
خدا سے اپنی کشائش کی دعا کی پس مین سو گیا تو خواب مین دیکھا کہ گویا مین مقابر قریش
ہون اور لوگ مجتمع ہین کہ کسی نے کہا کہ حسین بن علی و فاطمہ بنت رسول آرہے ہین
ناگاہ دیکھا مین نے حسین رضی اللہ عنہ کو صورت مین ادہیڑ کے اور جامہ صوف
پہنے ہین اور ساتھ اونکے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین نقاب سفید اوڑہے ہوئے فاتیت
الحسین و قلت له یا ابن رسول الله کتبت الیک رقعة فی حاجة لی فلم یجبنی
مین حائل ہوا راہ مین اور عرض کیا حسین علیہ السلام سے کہ یا ابن رسول اللہ مین
آپکی خدمت مین ایک رقعہ حاجت لکھا ہے پس حضرت نے کچھ جواب نہ دیا
مین نے عرض کیا پھر جواب نہ آیا پس مین نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرے
مین نظر فرمایئے فرمایا بشرطیکہ تو توبہ کرے تا آخر حکایت پھر یہ ہے کہ اوسنے توبہ کی اور
خیال اوسکے دل سے جاتا رہا نیز کتاب حل العقال صفحہ ۱۷ مین ہے کہ روایت کی
ابو الحسن تنوخی نے کہ ابو الفرج محمد بن عباس جبکہ متولی وزارت ہوا تو لوگون پر
کیا اور منجملہ اونکے جنپر ظلم کیا ابو الحسن تنوخی بھی تھا کہ اوسکی زمین لیلی اہواز مین اور
ابو نصر واسطی کی پس اونکے فریاد کی طرف اوسکے نکر محمد بن عباس نے کچھ نہ سنا ابو
کہتا ہے کہ بعد چند روز کے مین مشہد موسی بن جعفر رضی اللہ عنہما مین گیا اور نماز
جائے نماز پہ آیا کہ نماز پڑہون فاذا بقصة بخط ابی نصر قد کتبها الی موسی بن جعفر

يتظلم فيها من محمد بن عباس ويشرح فيها امره ويسأل الله تعالى فيها بمحمد صلى الله عليه وسلم
وعلي وفاطمة وبنيها واحدا بعد واحد وهو يسميهم الى محمد المنتظر رضي الله عنهم بان ياخذ
حقه من محمد بن عباس ويستخلص له ضيعته قال فلما قرأت القصة كاد يغلبني الضحك
اذ كانت القصة مكتوبة لرجل ميت وقد علقها عند راسه ثم انصرفت پس ناگاه
دیکھا مین نے کہ قصہ ابو نصر بخط و قلم اوسکے جسکو لکھا ہے طرف موسی بن جعفر کے اور اوسمین فریاد
کی ہے ظلم محمد بن عباس سے اور شرح لکھا ہے اور سوال کیا ہے خدا سے بذریعہ محمد و علی و فاطمہ
علیہم السلام اور اونکے ایک ایک فرزند کے نام بنام تا امام منتظر علیہ السلام کہ حق اوسکا لے محمد بن عباس
سے اور اوسکی خلاصی کرا دے پس جبکہ مین نے اوس قصہ کو پڑہا تو قریب ہوا کہ ہنسی مجہپر غالب
ہووے اسلئے کہ وہ قصہ لکھا تھا ایسے شخص کو جو مُردہ ہے اور لٹکا دیا تھا سرہانے اوس جناب
کے پہر مین واپس آیا اور محمد بن عباس نے اہواز کا کوچ کیا تاکہ وہان کے معاملات کو دیکھے
پس جبکہ اما مونیہ مین پہونچا جو ایک قریہ ہے جبال اہواز سے تو وارد ہوا خط بغرا دے
پاس بتکین کے کہ وہ متولی حرب و خراج اطراف اہواز تہا کہ گرفتار کرلے محمد بن عباس کو
پس وسنے قید کرلیا اوسکو اور ابو نصر گیا اور اپنی زمین پر قابض ہوگیا اور ابو الحسن اپنی مصیبت مین
پڑا رہا اور اوسکی زمین سے پہر اوسکی طرف عود نہ کیا باوجودیکہ مصیبت دونون کی ایک
ہی تہی اور یہی عریضہ حاجت ہے جو شیعون مین رائج ہے اور اسی کو اپنے ائمہ کی
ضرایح مقدسہ مین چہوڑتے ہین اور دریا مین بغرض استشفاع خدمت امام زمان مین دیتے
ہین الحمد للہ کہ کتب اہلسنت مین بہی اوسکی تصدیق ہے پس جو شخص دعوئی تشیع کرکے ان امور سے
انکار کرے اوسکے بے دین ہونے مین شک کرنے والا بے دین ہے اور کتاب لارج
جلال الدین سیوطی صفحہ ۱۴۴ مین ہے کہ نکالا ہے طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن عباس
سے کہ آئے عباس پاس جناب رسول خدا کے ایسے وقت مین جسمین نہ آتے تہے کسی نے
کہا کہ یا رسول اللہ عم آپکے دروازہ پر ہین فرمایا کہ اجازت دو کہ کسی کام کو آئے ہین پس جبکہ
آئے تو فرمایا کہ کیون آئے ہوا ے چچا کہا اے فرزند برادر ذکرت الجاهلية وجهلها فضاقت
على الدنيا بما رحبت فقلت من يفرج عني فعرفت انه لا يفرج عني احد الا الله تعالى ثم

انت فقال الحمد لله الذی اوقع هذا فی قلبك یعنے ذکر کیا مین نے جاہلیت اور او
کو پس دنیا مجھپر تنگ ہوئی تو مین نے کہا کہ کون کشایش کریگا مجھسے پس جانا مین نے کہ کوئی
مجھسے نہین کریگا سوائے خدا کے پھر تمہارے پس فرمایا شکر اوس خدا کا جسنے تمہارے
مین ایسا ڈالا اور کتاب حل العقال چھاپہ مصر صفحہ ۱۱۶ مین ہے قول سیدی محمد
زین العابدین الصدیقی و هو مجرب لدفع النقم یعنے قول سید محمد زین العابدین کا مجرب ہے واسطے د

ما ارسل الرحمن او یرسل — من رحمة تصعد او تنزل
الا وطه المصطفی عبده — نبیه المختار المرسل
نلوذ به فی کل ما نرتجی — فانه المقصد و الموئل
و حط احمال الرجا عنده — فهو شفیع دائما یقبل
یا اکرم الخلق علی ربه — و خیر من فیهم یسال
و لی تری اعجز منی فما — للشدة اقوی و لا احمل
فبالذی خصک بین الوری — برتبة عنها العلی تنزل
وانت باب الله ای امرء

فی ملکوت الله او ملکه — من کل ما یختص او یشمل
واسطة فیها و اصل لها — یعلم هذا کل من یعقل
و عذ به من کل ما تختشی — فانه الملجأ و المعقل
و ناده ان ازمة انشبت — اظفارها و استحکم المعضل
قد مسنی الکرب و کم مرة — فرجت کربا بعضه یعضل
فحیلتی ضاقت و صبری انقضی — ولست ادری ما الذی افعل
عجل باذهاب الذی اشتکی — وان توقفت فمن ذا الذی
اتاه من غیرک لا یدخل

حاصل معنی ان اشعار کے یہ ہین کہ کوئی رحمت خدا نازل نہین ہوتی اور نہ صعود کرتی ہے مگر
اوسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور اسکو ہر عاقل جانتا ہے پس پناہ لے
جناب سے ہر اوس امر مین جسکی امید ہو اور جس سے خائف ہو کہ وہی جناب جائے امید و ملجا ہین اور بار امید
پنا حضرت کے پاس رکھ کہ وہ جناب ایسے شفیع ہین جنکی شفاعت ہمیشہ مقبول ہے اور پ
اوس جناب کو کہ اے بزرگوار خلق مجھے کتنی بار کرب لاحق ہوا اور آپنے اوسکو دفع کیا جلد
فراموش کر گیا اور مین متحمل سختی اوٹھانے کا نہین ہون اور یہ نہین جانتا کہ کیا کرون پس
اوسکا جسنے آپکو افضل خلق کیا جلدی بھی میری شکایت کے دفع کرنے مین اور اگر آپ
توقف کرینگے تو پھر مین کس سے سوال کرون کہ آپ وہ دروازہ خدا ہین کہ جو بلا واسطہ
آپکے اوسمین داخل ہونا چاہے تو داخل نہین ہو سکتا اور نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ
مین اشعار عبد القادر جیلانی سے نقل کیا ہے

انا قطب اقطاب الوجود حقیقۃ ٭ علی سائر الاقطاب قولی حرمتی ٭ توسل بنا فی کل ہول و شدۃ ٭ اغیثک فی الاشیاء طرا ٭
یعنے مین قطب الاقطاب ہون حقیقت مین اور تمام اقطاب پر میرے قول کی تعمیل و حرمت
ہے توسل کر ساتھ میرے ہر خوف و شدت مین کہ مین جملہ اشیا مین تیری فریاد رسی کرونگا
پس جبکہ ایسے لوگ حسب اعتقاد شیعیان ہر امر مین مدد کر سکتے ہون اور ائمہ علیہم السلام نزدیک اہلسنت
بعض معین تشیع غیر قادر ہون تو وائے ہے انکے خیالات پر مولوی عبد الحق محدث
دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ باب زیارت قبور مین لکھتے ہین اما استمداد باہل قبور
غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا غیر انبیا علیہم السلام منکر شدہ اند آنرا بسیارے از فقہا و میگویند نیست
زیارت مگر برائے موتی و استغفار برائے ایشان و رسانیدن نفع بایشان بدعا و استغفار
و تلاوت قرآن و اثبات کردہ اند آن را مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم و بعض فقہا
رحمۃ اللہ علیہم و این امری محقق و مقرر ست نزد اہل کشف و کمال از ایشان تا آنکہ بسیارے
را فیوض و فتوح از ارواح رسیدہ و این طائفہ را در اصطلاح ایشان اویسی خوانند امام شافعی گفتہ است
قبر موسی کاظم تریاق مجرب است مر اجابت دعا را و حجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ
ہر کہ استمداد کردہ شود بوے در حیات استمداد کردہ می شود بوے بعد از وفات و یکے
از مشائخ عظام گفتہ است دیدم چہار کس را از مشائخ کہ تصرف میکنند در قبور خود مانند
تصرفہائے ایشان در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی و دو کس
دیگر را از اولیا شمردہ و مقصود حصر نیست انچہ خود دیدہ و یافتہ است گفتہ و سیدی احمد بن زروق
کہ از اعاظم فقہا و علما و مشائخ دیار مغرب است گفت کہ روزے شیخ ابو العباس حضرمی
از من پرسید کہ امداد حی اقوی است یا امداد میت من گفتم قومی میگویند کہ امداد حی
قوی تر است و من میگویم کہ امداد میت قوی تر است پس شیخ گفت نعم زیرا کہ وے در بساط حق است
و در حضرت اوست و نقل درین معنی ازین طائفہ بیشتر ازان است کہ حصر و احصا کردہ شود
و یافتہ نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالح کہ منافی و مخالف این باشد و رد کند
این را و بتحقیق ثابت شدہ است بآیات و احادیث کہ روح باقی است و او را علم و شعور
بزائران و احوال ایشان ثابت است و ارواح کاملان را قربے و مکانتے در جناب

حق ثابت است چنانکه در حیات بود یا بیشتر ازان و اولیا را کرامات و تصرف در ا
حاصل است و آن نیست مگر ارواح ایشان را دارواح باقی است و متصرف حقیقی
نیست مگر خدا عز شانہ و ہمہ بقدرت اوست و ایشان فانی اند در جلال حق در حیات
بعد از ممات پس اگر داده شود مرا حدے را چیزے بوساطت یکے از دوستان حق
مکانتے کہ نزد خدا دارد دور نباشد چنانکہ در حالت حیات بود و نیست فعل و تصرف
ہر دو حالت مگر حق را جل جلالہ و عم نوالہ و نیست چیزے کہ فرق کند میان ہر دو
و یافتہ نشده است دلیلے بران در شرح شیخ ابن حجر مکی در شرح حدیث لعن اللہ
النصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد گفتہ است کہ این بر تقدیرے است
کہ نماز گذارد بجانب قبر از جہت تعظیم وے کہ آن حرام است باتفاق و اما اتخاذ مسجد در
پیغمبرے یا صالحے و نماز گذاردن نزد قبر وے نہ بقصد تعظیم قبر و توجہ بجانب قبر
بہ نیت حصول مدد از وے تا کامل شود ثواب عبادت ببرکت قبر و مجاورت مران
پاک را حرجے نیست دران و در آخر باب چیزے بیاید متعلق باین سخن و تمام کرده
بحث انشاء اللہ تعالی در کتاب جہاد در قضیہ قتلائے بدر واللہ اعلم اور آخر باب
جسکا اشاره کیا ہے گفت عائشہ بودم من کہ می در آمدم خانہ خود را کہ در وے مدفون
بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر نیز مدفون شده بود در وے و حال آنکہ من نہنده
جامۂ خود را یعنے ردا را از بدن و میگفتم در دل خود آیا اگر می پرسیدند ازان کسے نیست
مگر شوہر من کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و پدر من کہ ابوبکر است رضی اللہ
پس ہرگاه کہ دفن کرده شد عمر رضی اللہ عنہ پس بخدا سوگند نہ در آمدم آن خانہ را
مگر بستہ شده است بر من جامہ ہائے من از جہت شرم داشتن از عمر کہ بیگانہ بود
احمد و درین حدیث دلیلے واضح است بر حیات میت و علم وے و آنکہ واجب
احترام میت نزد زیارت وے خصوصا صالحان و مراعات ادب بقدر مراتب ایشان
چنانچہ در حالت حیات ایشان بود زیرا کہ صالحان را زاہد و بلیغ است مر زیارت کننده
خود را باندازه ادب ایشان کذا فی شرح الشیخ اور قصہ قتلائے بدر میں

جیسا اشارہ کیا ہے بعد نقل اوس عبارت کے جو خطاب اموات میں گذر چکی اما استمداد با اہل قبور
منکر شدہ اند آنرا بعض فقہا اگر انکار از جہت آنست کہ سماع و علم نیست ایشان را بزائران
و احوال ایشان پس بطلان او ثابت شد و اگر بسبب آنست کہ قدرت و تصرف نیست
مر ایشان را دران موطن تا مدد کنند بلکہ محبوس و ممنوع اند و مشغول اند بآنچہ عارض شدہ است
مر ایشان را از محنت و شدت و آنچہ باز داشتہ است اند دیگران کہ این کلیہ نمی ماند خصوصا
در شان متقین کہ دوستان خدا اند شاید کہ حاصل شود ارواح ایشان را از قرب در
برزخ و منزلت و قدرت بر شفاعت و دعا و طلب حاجات مر زائران را کہ متوسل اند
بایشان چنانکہ در روز قیامت خواہد بود و چیست دلیل بر نفی آن و تفسیر کردہ است
بیضاوی کریمہ والنازعات غرقا الآیہ بصفات نفوس فاضلہ در حال مفارقت از
بدن کہ کشیدہ می شوند از ابدان و نشاط می کنند بسوئے عالم ملکوت و سیاحت می کنند
دران پس سبقت می کنند بحظائر قدس پس می گردند بشرف و قوت از مدبرات و نیست
تصرفے چہ می خواہند ایشان با استمداد و امداد کہ این فرقہ منکر اند آنرا آنچہ ما می فہمیم از آن
این است کہ داعی محتاج فقیر الی اللہ دعا می کند خدا را و طلب می کند حاجت خود را از
جناب عزت و عنائے وے و توسل می کند بروحانیت این بندہ مقرب و مکرم در درگاہ
عزت وے و می گوید خداوندا ببرکت این بندہ تو کہ رحمت کردہ بر وے و اکرام کردہ
او را بلطف و کرمے کہ بوے داری بر آوردہ گردان حاجت مرا کہ تو معطی کریمے
یا ندائے می کند این بندہ مکرم و مقرب را کہ اے بندہ خدا اے ولی وے شفاعت
کن مرا و بخواہ از خدا کہ بدہد مسئول و مطلوب مرا و قضا کند حاجت مرا پس معطی و مسئول
و مامول پروردگار است تعالی و تقدس و نیست این بندہ درمیان مگر وسیلہ و نیست قادر
و فاعل و متصرف در وجود مگر حق سبحانہ و اولیائے خدا فانی و ہالک اند در فعل الہی
و قدرت و سطوت وے و نیست ایشان را فعل و قدرت و تصرف نہ اکنون کہ در قبور
بودند و نہ دران ہنگام کہ زندہ بودند در دنیا و اگر این معنی کہ در امداد و استمداد ذکر کردیم
موجب شرک و توجہ بما سوائے حق باشد چنانکہ منکر زعم می کند پس باید کہ منع کردہ شود

توسل وطلب دعا از صالحان و دوستان خدا در حالت حیات نیز واین ممنوع نیست
مستحب و مستحسن است باتفاق شایع است در دین؛ اگر میگویند که ایشان بعد از
معزول شدند و بیرون آورده شدند ازان حالت و کرامت که بود ایشان را در
حیات چیست دلیل بران یا گویند که مشغول و ممنوع شدند بآنچه عارض شد از
بعد از ممات پس این کلیه نیست؛ و دلیل نیست بر دوام و استمرار آن تا روز ق
نهایت آنکه این کلیه نباشد و فائده استمرار و عام نباشد بلکه ممکن است که بعضی
باشند بعالم قدس و مستهلک باشند در لاهوت حق چنانکه ایشان را شعوری و توجه
دنیا نمانده باشد تصرفی و تدبیری؛ در وی نه چنانکه درین عالم نیز از تفاوت حال
و تمکنان ظاهر می گردد و نعم اگر زائران اعتقاد کنند که اهل قبور متصرف و مستبد و قاد
بی توجه بحضرت حق و التجا بجناب وی تعالی چنانکه عوام و جاهلان و غافلان اعت
دارند و چنانکه می کنند آنچه حرام و منهی عنه است در دین و تقبیل قبر و سجده مر آن
بسوی وی و جز آن ازان چه نهی و تحذیر واقع شده است این اعتقاد و این
ممنوع و حرام خواهد بود و فعل عوام اعتباری ندارد و خارج مبحث است و
عالم شریعت و عارف باحکام دین که اعتقاد بکند این اعتقاد را و این فعل را
مروی و محکی است از مشائخ اهل کشف در استمداد از ارواح کمل و استفاده
خارج از حصر است و مذکور است در کتب و رسائل ایشان و مشهور است میان
حاجت نیست که آنرا ذکر کنیم و شاید که منکر و متعصب سود نکند او را کلمات ایشان
عافانا الله من ذلک سخن درینجا از وجه علم و شریعت است آری مروی و
در زیارت سلام بر موتی و استغفار مر ایشان را و قرأة قرآن است و لیکن
نهی از استمداد نیست پس زیارت برائے امداد مر موتی را و استمداد از ایشان
هر دو باشد بتفاوت حال زائر و مزور و باید دانست که خلاف در غیر انبیا است
صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین که ایشان احیا اند بحیات حقیقی دنیاوی باتفاق
بحیات اخروی معنوی و کلام درین مقام بجز اطناب و تطویل کشید برغم منکران

ان فرقہ پیدا شدہ اند کہ منکر اند از استمداد و استعانت را از اولیاے خدا کہ نقل کردہ شدہ اند
ین دار فانی بدار بقا و زندہ اند نزد پروردگار خود و مرزوق اند و خوشحال اند و مردم
ازان شعور نیست و متوجہان بجناب ایشان را مشرک بخدا و عبدۂ اصنام می دانند و میگویند انچہ میگویند
است کہ تحقیق و تفصیل این مسئلہ مخطور خاطر فاتر بود و الآن توفیق الٰہی بدان مساعدت
و الحمد للہ اللھم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ
اللہ انتہیٰ اور بعد اس کلام طویل کے ہمکو زیادہ تفصیل کی ضرورت باقی نہ رہی
وجود اسکے کہ نیز اسمین ہے کہ اختلاف استمداد مین غیر انبیا سے ہے پس معلوم ہوا کہ استمداد
مین خلاف نہین ہے اور ہم امامیہ تو چہاردہ معصومین علیہم السلام کو جملہ تصرفات مین
کمالات دنیوی و اخروی مین سائر انبیاے اتم و اکمل و اوجہ و افضل جانتے ہین
بیا اونکو محض زمرہ اولیا مین شمار کرین و باللہ التوفیق و ہو المستعان و واضح ہو
سنت نے مخصوص جناب رسول سے استغاثہ مین کتابین تصنیف کین ہین چنانچہ
حیوان دمیری زیر لفظ عشر ارچاپہ مصر صفحہ ۹۶ مین ہے کہ شیخ عبد اللہ بن نعمان کی ایک
ہے مسمی بہ کتاب المستغیثین بخیر الانام لیکن جواز طلب حاجت امام
صلوات اللہ و سلامہ علیہ سے پس جواز اسکا بہ نیت استشفاع از اقوال اکابر علما
سنت سے بیان ہو چکا اور جب سوال حاجت جائز ہے تو جیسا شفیع وجیہ ہو ویسا ہی
عدم سوال بھی اوس سے ہو سکے گا جیسا کہ عرائس التیجان ثعلبی ذکر احوال جناب
یوسف مین ہے اور حیوۃ الحیوان دمیری لغۃ ناقہ مین ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ
و سلم ایک اعرابی کے مہمان ہوئے اوسنے حضرت کا اکرام کیا پس حضرت نے اوس سے
اکرمتنا فاحسنت سل حاجتک فقال ناقۃ نرحلہا و اعنز یحلبہا اھلی یعنے تو نے ہمیر اکرام
اور احسان کیا اب اپنی حاجت طلب کر کہنے لگا ایک ناقہ جسپر مین سوار ہون اور
بکری جسکو میری زوجہ دوہے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص عاجز آیا اس سے کہ ہوتا
مانند پیرزن بنی اسرائیل کے لوگون نے کہا کہ عجوز بنی اسرائیل کیسی تھی حضرت نے فرمایا
شخص ہے کہ جب جناب موسی نے عظام جناب یوسف کو نکالنا چاہا تو لوگون نے اونسے

قبر اوس جناب کی ایک عجوز کو معلوم ہے پس جناب موسی نے اوسے بلوایا اور فرمایا
علی قبر یوسف فقالت لا او تعطینے حکمی قال وما حکمک قالت ان اکون معک فکرہ
ان یعطیہا حکمہا فاوحی اللہ الیہ ان اعطہا حکمہا ففعل و یروی من طریق
اخر ان ھذہ العجوز کانت مقعدۃ عمیاً فقالت لموسی الا اخبرک بموضع قبر یوسف
قال نعم فقالت لہ لا اخبرک حتی تعطینی اربع خصال تطلق رجلے وتعید الی بصری
و تجعلنے معک فی الجنۃ قال فکبر ذالک علی موسی فاوحی اللہ تعالی الیہ ان اعطہا
ما سالت فانک انما تعطے علی ففعل الخبر یعنے مجھے قبر یوسف کا نشان بتا دے اوس
کہا جو مین کہون اوسکو آپ عطا کیجے فرمایا وہ کیا ہے کہنے لگی کہ مین آپ کے ساتھ رہون
مین پس کراہت کی حضرت نے کہ عطا فرما دین اوسکے مسئول کو پس وحی کی خدا نے
آنحضرت کی طرف کہ دو اوسے جو مانگتی ہے پس عطا فرمایا اور مروی ہے دوسرے
طریقہ سے کہ وہ عجوز زمین گیر و نابینا تھی پس کہا اوسنے جناب موسی سے کہ مین بتا دونگی
قبر یوسف کو جب تک چار چیزین آپ مجھے عطا نہ فرما ئینگے میرے پاؤن کو کھول دیجے
اور میری آنکھ اور میرے شباب کو پھیر دیجے اور اپنے ساتھ جنت مین جگہ دیجے
گران گذرا جناب موسی پر پس وحی کی خدا نے طرف اوس جناب کے کہ دو اس عورت کو
ہے کہ تم مجھپر دو گے پس جناب موسی نے اوسے جوان کر دیا اور پاؤن اور آنکھ
دی اور جنت کا ساتھ اپنے وعدہ کیا اور اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مارنا و جلانا
و جنت دینا و سارا امور دنیا و آخرت کا دینا انبیا کا خدا پر ہوتا ہے اور وہ قادر حقیقی
پس اوسے ان امور کا سوال بغرض استشفاع جائز و مباح ہے بلکہ دراصل وہ خدا ہی
ہے کہ وہ نائب خدا ہین اور دینا اون کا جانب خدا سے ہے اور ان امور مین
اعانت وقت ارادہ اونکو مفوض ہے اور تو معلوم کر چکا اقوال اہلسنت سے کہ
حیات مین بزرگان دین کے خصوصاً انبیا علیہم السلام کے کوئی فرق نہین ہے
ہر حاجت کو حاجات دنیا و آخرت سے جناب رسولؐ و حضرات ائمہ علیہم السلام
طلب کر سکتا ہے کہ پیش خدا اونکا وقار و عظمت سائر خلق سے زیادہ

اور اونکا توسل سائر خلق کے توسل سے نافعتر ہے اور اونکی دعا سائر خلق کی دعا سے زیادہ
سریع الاجابت ہے لیکن تقرب طرف امام علیہ السلام کے پس معنی تقرب بلکے نزدیکی
حاصل کرنا ہے واسطے رضامندی کے اور غیر خدا کے طرف تقرب مین نہ تو عقلاً
کوئی قباحت ہے نہ نقلاً اور غیر خدا سے تقرب مین شرک اوسوقت ہوگا جبکہ عبادات
مخصوصہ خدا مین دوسرے کے تقرب کو داخل کرے منھوٰ والاحدیث مین تقرب بندہ کا
طرف خدا کے اور تقرب خدا کا طرف بندہ کے مذکور ہوتا چنانچہ تیسیر الوصول کتاب الذکر
مین بروایت ابوہریرہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا
ہے کہ مین نزدیک بندہ کے ویسا ہون جیسا مجھسے ظن کرے پس جب وہ میرا ذکر کرتا ہے
اپنے نفس مین تو مین اوسکا ذکر کرتا ہون اپنے نفس مین اور اگر وہ مجھے کسی گروہ مین
یاد کرتا ہے تو مین اوسکا ذکر ایسے گروہ مین کرتا ہون جو اوس گروہ سے افضل ہے
وان تقرب الیّ شبرا تقربت الیہ ذراعاً وان تقرّب الیّ ذراعاً تقربت الیہ
باعاً اور اگر وہ تقرب کرتا ہے طرف میرے ایک بالشت تو مین تقرب کرتا ہون
طرف اوسکے ایک ہاتھ اور اگر وہ تقرب کرتا ہے طرف میرے ایک ہاتھ تو مین
تقرب کرتا ہون طرف اوسکے بقدر پھیلاؤ دونون ہاتھ کے اور نہایہ ابن اثیر مین ہے
کہ مراد بندہ کی قربت سے طرف خدا کے یہ ہے کہ تقرب کرے ساتھ ذکر و عمل صالح
کے نہ قرب ذات و مکان اسلئے کہ یہ صفات اجسام سے ہے اور خدا اس سے بزرگ
ہے اور مراد خدا کے قرب سے طرف بندہ کے یہ ہے کہ وہ نزدیک کرتا ہے اپنی
نعمتون و احسان کو طرف اوسکے لیکن یہ خیال کہ استعانت غیر مین شرک
خدا لازم آتا ہے اور خلاف ایاک نستعین ہوتا ہے نیز باطل ہے اسلئے کہ جواز
استعانت غیر مین واسطے دفع ظلم کے سائر امت متفق ہے اور قرآن و حدیث
مین وارد ہے اور خدا قصہ جناب موسیٰ مین فرماتا ہے فاستغاثہ الذی من شیعتہ
علی الذی من عدوہ پس فریاد کی موسیٰ سے اوسنے جو اوسکے شیعہ سے تھا اوپر
اوس شخص کے جو اوسکے دشمن سے تھا اور ایاک نستعین مین جو حصر ہے وہ اس

نی سے ہے کہ معین حقیقی وہی ہے اور غیر سے استعانت نہین ہوتی مگر مجازاً اور
غیر اعانت نہین کرتا مگر اوسی قوت سے جسکو خدا نے عطا فرمایا ہے اور وہ معین مجازی
ہے معین حقیقی محض خدا کی ذات ہے یا یہ کہ عبادت کی استعانت مین خدا مخصوص
ہے یعنے مین خاص کر تیری عبادت کرتا ہون اور تجھی سے عبادت پر طلب مدد کرتا ہون
اسلیے کہ اگر عموماً استعانت ناجائز ہو تو انبیا علیہم السلام کے اصحاب سے استعانت
پر بھی ناجائز و شرک ہوگی اور عموماً استعانت ایک کی دوسرے سے سائر امور مین
عظیم ہو یا خفیف اور یہ سائر امت کے خلاف ہے پس جب استعانت جائز ہوئی تو
کون امر مانع ہے استعانت انبیا و اوصیا سے حالت موت مین اونکے اسلیے کہ اگر
اوسنے اونکی حالت حیات مین اونکو قادر حقیقی سمجھکر نیز ناجائز اور مجازی سمجھکر جائز
تو حالت موت مین اس کلیہ کے نقض پر کون سی دلیل قائم ہے باوجود اسکے کہ اونکی
حیات و ممات یکسان ہے خصوصاً جبکہ احادیث بے شمار امامیہ سے اور محققین
اہلسنت کے اقوال اور اونکی بعض روایات سے استعانت اون حضرات سے جائز
اور حسب احادیث امامیہ دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے وہ جو خلاف واقع
حق سمجھے پس اس رو سے اون حضرات سے استعانت کو ناجائز سمجھنے والا مشرک
قرار پاتا ہے اور اس مین تو شک ہی نہین کہ اصحاب نبیؐ سے تا این زمان امامیہ
سے ایک بھی عدم جواز استعانت و استغاثہ کا ان حضرات سے قائل نہین ہے
اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ صدہا احادیث اونکے ائمہ سے جواز مین اسکے وارد ہین
اور استعانت و استغاثہ اونسے طریقہ شایعہ اہلبیت علیہم السلام ہے اور تو معلوم
کر چکا کہ محققین اہلسنت بھی اونکے موافق ہین پس ظاہر ہوا کہ عدم جواز استعانت
کا گمان کرنے والا یا تو ناصبی ہے یا خارجی ہے یا کسی دیگر فرق ضالہ سے اور جب
اوسکے ایمان و اسلام ہی مین کلام ہے تو اوسکا قول کب قابل توجہ ہو سکتا ہے
لیکن یہ خیال کہ امام سے طلب حاجت مین تفویض لازم آتی ہے
پس ہمنے کتاب الکلام الحسن مین جواب اس کا بہت تفصیل سے لکھا ہے اور گر

مفوضہ کا اعتقاد یہ ہے کہ خدا نے خلق و رزق ائمہ علیہم السلام کے حوالہ کر دیا ہے اور خود معطل
ہو گیا اور یہ سمجھکر امام سے طلب حاجت کرنا کہ وہی خالق ہین اور وہی رازق ہین یہ تو کفر صریح
ہے لیکن یہ سمجھکر کہنا کہ خلق و رزق مین شفاعت کرین اور خدا سے کہکر کرا دین اس مین شرعاً
و عقلاً کسیطرح کا عیب نہین ہے اسلئے کہ عموماً اہل دنیا آپسمین ایک دوسرے سے طلب حاجت
کرتے ہین اور جائز سمجھتے ہین اور مسئول کو قادر حقیقی نہین جانتے پھر کیون ائمہ علیہم السلام
سے طلب حاجت مین تفویض ہوگی کیا وہ حضرات عام اہل دنیا کے برابر بھی نہین ہین
اور اگر تفویض ہو تو سائر خلق مفوضہ ہے اور کلام محققین اہلسنت سے جواز اسکا
سابق مین بیان ہو چکا ہے اور تفصیل الکلام الحسن مین مذکور ہے فارجع الیہ لیکن یہ
خیال کہ استعانت و طلب حاجت وغیرہ مین غلو ہے پس لغت مین غلو
کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہین اور تو معلوم کر چکا اقوال اہلسنت سے کہ استعانت
و طلب حاجت مین درحالیکہ اولیا کو معین حقیقی نہ سمجھے حد سے تجاوز نہین ہے بلکہ موافق
حد شرع و عقل و نقل ہے واضح ہو کہ استمداد و استعانت و استغاثہ و طلب حاجت
و تقرب یہ کل غیر خدا سے عموماً اپنے اپنے مواقع پر عموم خلق سے جائز و مباح ہے اور
روایات و اقوال فریقین سے ثابت ہے جیسا کہ مین نے دونون کی روایات و اقوال
و برتہ کتب مین لکھدیا ہے اور اگر ان امور مین غلو و شرک سمجھا جائے تو کوئی دلیل
معقول نہین ہے کہ طاعت غیر مین شرک فی الطاعت اور محبت مین شرک فی المحبت
نہ سمجھا جائے اور یہ خیال دین سے کلیۃً منحرف کرنے والا ہے اسلئے کہ نبی و امام کی طاعت
اور اونکے اقوال کی تعمیل اور اونسے محبت یہ سب شرک مین داخل ہو جائیگی بلکہ اونکی
تصدیق ہی بیکار محض ہو جائیگی اور بلاشک منکر ان امور کا اور قائل عدم جواز
کا علاوہ کفر کے زمرۂ مجانین مین داخل ہوگا اسلئے کہ غیر نبی و امام سے بھی کوئی شخص
عدم جواز کا قائل ہو کر عامل نہین ہو سکتا کہ عقلاً محال ہے اور کسی مذہب کا آدمی ان امور کو
نا جائز سمجھکر زندگی ہی بسر نہین کر سکتا اور جو امر کہ عقلاً و نقلاً و عادۃً و عرفاً و شرعاً سب
طرح عموم خلق سے جائز ہو اور اوسکو کوئی شخص نبی و امام سے نا جائز قرار دے

تو اوسکے کفر والحاد و زندقہ و نصب عداوت و ارتداد مین کیا شبہ ہو سکتا ہے البتہ ہر چند اعانت پر امور سا ہر شخص قادر
ہو مگر حسب مراتب ایک کو دوسرے پر اقتدار مین زیادتی ہے پس قوت اعانت بعض کی بعض سے زیادہ ہوگی اور بعض
بعض اعانت پر قادر ہی نہو سکیگا مثل وقت موت و قبر و برزخ و قیامت کے ان حالات مین سوا انبیا و اوصیا کے
اعانت نہین کر سکتا۔ اور چونکہ حسب اعتقاد امامیہ چہاردہ معصومین علیہم السلام سے ایک ایک کو سائر انبیا سے سائر
مین اتم و اکمل و اوجہ و افضل ہے لہذا قوت اعانت اونحضرات کی سائر انبیا کی قوت
سے بھی اقوی ہوگی اسلیے اون حضرات سے استعانت انبیا و مرسلین سابقین کی
استعانت سے بھی افضل و اولی ہوگی بلکہ وہ حضرات انبیا علیہم السلام کے بھی معین
تھے جیسا کہ بعض روایات اسکی بطریق اہلسنت گذر چکین اور امامیہ مین تو اسقدر احادیث
اس باب مین ہین جو حد تواتر سے بھی زیادہ ہین اور کیونکر ایسا نہو کہ انبیا علیہم السلام کے
کے سبب وہی حضرات ہین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین اور اس اعتقاد امامیہ
مین البتہ حسب اعتقاد اہل سنت غلو ہے لیکن اونکی احادیث سے افضل مخلوقات ہونا
چاردہ معصومین علیہم السلام کا ثابت ہے پس ہم اس مقام پر دو فصل مین ان
کو لکھتے ہین تاکہ ظاہر ہو جاے کہ افضل مخلوقات ہونا اون حضرات کا اہل سنت کی
سے بھی ثابت ہے اور تسلیم نہ کرنا اونکا اون احادیث کو محض ہٹ دھرمی و بے ایمانی

فصل اول امیر المومنین کا مساوی ہونا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہما سے سائر کمال مین سوا نبوت کے

اول دلیل مساوات کی سورۂ آل عمران مین آیۂ مباہلہ ہے فمن حاجک فیہ من بعد ما
جائک من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم و نسائنا و نسائکم و انفسنا
و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین پس جو کہ حجت کرے تجھسے
اسمین بعد اسکے کہ آیا پاس تیرے علم سے پس کہہ کہ آو بلاوین ہم اپنے فرزندون
اور تم اپنے فرزندون کو اور ہم اپنی عورتون کو اور تم اپنی عورتون کو اور ہم اپنے
نفسون کو اور تم اپنے نفسون کو پھر مباہلہ کرین پس کر وانین لعنت خدا کی جھوٹون

تفسیر درمنثور مین ہے کہ نکالا حاکم نے اور تصحیح اوسکی کی اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم
نے دلائل مین جابر سے کہ آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاقب و سید پس حضرت
نے اونکو اسلام کیطرف طلب کیا اونہون نے کہا کہ ہم اسلام لائے حضرت نے فرمایا کہ تمنے
جھوٹ کہا اگر تم کہو تو مین بیان کرون کہ کیا امر تمکو مانع اسلام ہے کہا دونون نے
بیان کیجیے فرمایا کہ محبت صلیب کی اور شرابخواری اور اکل گوشت خنزیر کہا جابر نے
پس حضرت نے طلب کیا دونون کو طرف ملاعنہ کے اون دونون نے دوسرے دن کا
وعدہ کیا فغدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ بید علی و فاطمۃ والحسن والحسین
ثم ارسل الیہما فابیا ان یجیباہ واقرا لہ فقال والذی بعثنی بالحق لو فعلا لامطر الوادی
علیہما نارا قال جابر فیہم نزلت تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الآیہ قال جابر انفسنا
وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمۃ
پس دوسرے روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہاتھ پکڑا علی و فاطمہ و حسن و حسین
کا پھر عاقب و سید کو بلوایا مگر اونھون نے انکار کیا اور حضرت کے حق کا اقرار کیا پس فرمایا
حضرت نے کہ قسم اوس شخص کی جسنے مجھے مبعوث بحق کیا اگر وہ مباہلہ کرتے تو وادی آگ برستی
کہا جابر نے کہ انھین حضرات کے باب مین نازل ہوئی آیت تعالوا الآیہ کہا کہ مراد انفسنا
وانفسکم سے رسول خدا و علی صلی اللہ علیہما وآلہما ہین اور ابنائنا سے حسن و حسین
اور نسائنا سے فاطمہ دوم تفسیر مذکور مین اسی آیہ کی تفسیر مین ہے کہ نکالا ابونعیم
نے دلائل مین طریق کلبی سے ابو صالح سے اور اونے ابن عباس سے پھر حدیث طویل
نقل کی جسمین ہے وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج ومعہ علی والحسن
والحسین وفاطمۃ یعنی نکلے جناب رسول خدا مباہلہ کے لیے اور ساتھ اوس جناب کے
علی و فاطمہ و حسن و حسین تھے سوم تفسیر مذکور تفسیر آیہ مذکورہ مین ہے کہ نکالا مسلم و ترمذی
و ابن منذر و حاکم و بیہقی نے اپنی سنن مین سعد بن ابی وقاص سے کہ جب آیہ قل تعالوا
نازل ہوا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم
ہؤلاء اہلی تو بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اور فرمایا

کہ خدایا یہ لوگ میرے اہلبیت ہین چہارم تفسیر ثعلبی کو تفسیر آیہ کو رین ہے کہ نکالا ابن حجر
علیابن احمر یشکری سے کہ جب نازل ہوا آیہ قل تعالوا ارسل رسول اللہ الی علی
وابنیھما الحسن والحسین ودعا الیھود لیلاعنھم تو بلایا جناب رسول خدا نے
و فاطمہ و حسن و حسین کو اور بلایا یہود کو کہ مباہلہ کرین اونسے پنجم صواعق محرقہ بیان آ
فضائل اہلبیت مین ہے اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهل
لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی ومن جعلہ نفسہ
ابنائہ ابناءہ ونسائہ نساءہ غیری قالوا اللھم لا الحدیث نکالا ہے دارقطنی نے کہ
نے روز شوری احتجاج کیا اہل شوری پر پس کہا کہ مین تمکو قسم خدا کی دیکر پوچھتا ہون
کہ آیا کوئی تم مین قریب تر ہے رسول خدا کا قرابت مین مجھسے اور جسکو حضرت
نفس اپنا قرار دیا اور فرزندون کو جسکے اپنے فرزند اور عورتون کو جسکے اپنی عورتین
دی ہو سوا میرے سب نے کہا کہ ہم خدا کو گواہ کرکے کہتے ہین کہ سوا آپ کے کوئی
نہین ہے ششم موفق بن احمد نے کتاب فضائل علی مین لکھا ہے جیسا کہ غایۃ المرام
ابن عباس و حسن و شعبی و سدی سے قصہ مباہلہ مین وخرج رسول اللہ و علی بین یدیہ
والحسن والحسین عن یمینہ وایضا بیدہ الحسین عن شمالہ و فاطمۃ خلفہ ثم قال
فھؤلاء ابنائنا الحسن والحسین وھو لاء انفسنا وھذہ نسائنا فاطمۃ یعنے نکلے
رسول اور علی آگے تھے و حسن و حسین داہنے اور بائین تھے اور فاطمہ پیچھے تھین پس
کہا کہ ابنائنا حسن و حسین ہین اور انفسنا علی ہین اور نسائنا فاطمہ ہین ہفتم فرائد السمطین
حموینی سے نقل کیا ہے بروایت ابن عباس اس آیہ مین انفسنا وانفسکم نزلت
رسول اللہ و علی نفسہ و نسائنا ونسائکم فی فاطمۃ و ابنائنا و ابنائکم فی حسن
وحسین یعنے نازل ہوا انفسنا وانفسکم رسول اللہ کے باب مین اور علی نفس رسول
ہین اور نسائنا فاطمہ کے باب مین اور ابنائنا حسن و حسین کے باب مین اور غایۃ المرام
مین انیس ۱۹ روایات اس باب مین کتب عامہ سے نقل کی ہین پس باتفاق فریقین
ثابت ہوا نفس رسول ہونا امیر المومنین کا اور اسی سے ظاہر ہوا کہ وہ جناب

جناب رسول ہین سائر کمالات مین اور افضل ہین سائر انبیا سے کہا فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہ رے مین ایک شخص تہا جسکا نام محمود بن حسن حمصی تہا اور معلم اثنا عشریہ کا تہا اور گمان کرتا تہا کہ علی رضی اللہ عنہ افضل ہین جمیع انبیا سے سوا محمد علیہ السلام کے کہا اوسنے کہ انفسنا سے مراد نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نہین ہے اسلیے کہ انسان اپنے نفس کو طلب نہین کرتا بلکہ مراد اوس سے غیر ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ وہ غیر علی علیہ السلام نہ تہے پس آیہ نے دلالت کی کہ نفس علی نفس محمد ہے اور نہین ممکن ہے کہ یہ نفس عین اوس نفس کے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ یہ نفس مثل اوس نفس کے ہے اور مقتضی مساوات ہے جمیع وجوہ پر سوا نبوت و فضل کے بوجہ قائم ہونے دلائل کے اس امر پر کہ محمد علیہ السلام نبی تہے اور علی نبی نتہے اور اسلیے کہ اجماع منعقد ہے کہ محمد علیہ السلام افضل ہین علی علیہ السلام سے پس ماورا اسکے جو ہے وہ علی علیہ السلام کے لیے ثابت ہے پہر اجماع سے ثابت ہے کہ محمد علیہ السلام افضل ہین سائر انبیا سے پس لازم آتا ہے کہ ہون علی بہی افضل سائر انبیا سے پس یہ وجہ استدلال ہے ظاہر آیہ سے پہر کہا کہ موید ہے اس آیہ کی وہ حدیث جو مقبول فریقین ہے من اراد ان یری آدم فی علمہ و نوحا فی طاعتہ و ابراہیم فی خلتہ و موسی فی ہیبتہ و عیسی فی صفوتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو ارادہ کرے کہ دیکہے آدم کو اونکے علم مین اور نوح کو اونکی طاعت مین اور ابراہیم کو اونکی خلت مین اور موسی کو اونکی ہیبت مین اور عیسی کو اونکی برگزیدگی مین تو دیکہے علی بن ابی طالب کو پس یہ حدیث دال ہے کہ علی علیہ السلام مین مجتمع تہے وہ امور جو متفرق تہے اون انبیا مین اور یہ دلیل ہے کہ علی علیہ السلام افضل ہین جمیع انبیا سے سوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے پہر رازی لکہتا ہے کہ سائر شیعہ قدیما و حدیثا اس آیہ سے استدلال کرتے تہے علی کے افضل ہونے پر تمام صحابہ سے اسلیے کہ جب آیہ دال ہے کہ نفس علی مثل نفس محمد علیہ السلام کے ہے سوا خصائص رسول کے اور نفس محمد افضل ہے صحابہ سے تو واجب ہوا کہ ہو نفس علی بہی افضل سائر صحابہ سے پہر کہا رازی نے کہ جواب اسکا یہ ہے کہ جسطرح

اجماع بین المسلمین منعقد ہے محمد علیہ السلام کے افضل ہونے پر علی سے اسیطرح
ہے کہ نبی افضل ہے اوس سے جو نبی نہین ہے اور نیز اجماع منعقد ہے اسپر کہ علی نبی تھے پس
آیا کہ ظاہر آیہ جسطرح مخصوص ہے حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین اوسیطرح مخصوص
حق مین سائر انبیا علیہم السلام کے انتہی حقیر کہتا ہے کہ فخر رازی نے بعجز ظاہر آیہ
عدول کرکے اجماع سے جواب استدلال فضیلت امیر المومنین کا انبیا سے دیا
حالانکہ خلاف کتاب و سنت اجماع کب معتبر ہو سکتا ہے اور استدلال فضیلت کا
سے کچھ بھی جواب نہ دیا اور شاید کہ اوسکا جواب بھی اجماع مسلمین ہی قرار دیتا
اگر اوس اجماع باطل خلاف کتاب و سنت کو امامیہ تسلیم کرتے ہوتے تو خلافت
سے انکار کیون کرتے اوسیطرح اون لوگون کا اجماع باطل فضیلت انبیا مین
پر امامیہ کے لئے کیونکر حجت ہو سکے گا بلکہ اونکا اجماع موافق اجماع اہلبیت و مطابق
و سنت ہے امیر المومنین کی افضلیت مین سائر انبیا پر اور افضلیت مین سائر صحابہ
پر استحقاق خلافت مین جیسا کہ یہ آیہ و آیات و احادیث کثیرہ دلالت کرتی ہین
اور بیچارے رازی نے امیر المومنین کی رد فضیلت مین انبیا پر تو لولی لنگڑی دلیل
بھی کردی مگر وجہ افضلیت مین اوس جناب کے اصحاب پر عقل حیران ہو گئی
سوا سکوت کے چارہ نہوا ہشتم صواعق محرقہ احادیث فضائل امیر المومنین مین
ہے کہ نکالا ابن ابی شیبہ نے عبد الرحمان بن عوف سے کہ جب فتح کیا جناب رسول
نے مکہ کو تو واپس آئے طائف مین اور اوسکا محاصرہ کیا سترہ یا اونیس شب پھر خطبہ
کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنائے خدا کیا پھر فرمایا اوصیکم بعترتی خیرا و ان
موعدکم الحوض والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ و لتؤتن الزکوۃ او لابعثن الیکم رجلا
منی او کنفسی لیضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی رضی اللہ عنہ ثم قال ھو ھذا یعنی وصیت
کرتا ہون مین تمسے اپنی عترت کے باب مین اور وعدہ گاہ تمہاری حوض ہے قسم
اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو ورنہ
بھیجون گا تمہارے پاس ایسے شخص کو جو مجھسے ہوگا یا مثل میرے نفس کے ہوگا جو تمہاری

گردنین اوڑے گا پھر پکڑا حضرت نے دست علی علیہ السلام کو اور فرمایا کہ وہ یہ ہے نہم
خصائص نسائی چھاپہ مصر صفحہ ۱۴ مین ہے عن زید بن یثیع عن ابی رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین بنو ولیعة او لابعثن علیھم رجلا کنفسی
ینفذ فیھم امری ویقتل المقاتلة ویسبی الذریة فما راعنی الا وکف عمر فی حجزتی من خلفی
من یعنی قلت ایاک یعنی وصاحبک قال فمن یعنی قلت خاصف النعل قال وعلی یخصف
النعل زید بن یثیع نے ابی سے روایت کی ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ ہر آئینہ باز رہتے ہین بنو ولیعہ یا بھیجون مین پاس اونکے ایسے شخص کو جو مثل میرے
نفس کے ہو جو جاری کرے اونمین میرے امر کو اور جنگ کرے اور اونکی ذریت کو اسیر
کرے پس کھینچے سے میرے نیفہ کو عمر نے پکڑا کہ کون مراد ہے مین نے کہا تم اور تمہارے
صاحب کہا کہ صاحب سے کون مراد ہے مین نے کہا کہ جو نعل سیتے ہین اور علی نعل سیتے
تھے اور قول ابی کہ تم اس سے مراد ہو خطاب ہے جیسا کہ حدیث آیندہ سے ظاہر
ہے دوم غایة المرام مین مسند ابن حنبل سے ہے کہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے اور اونے عبد الرزاق سے اور اونے طاوس سے اور اونے
مطلب بن عبد اللہ بن خطب سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے وفد ثقیف سے
لتسلمن او لابعثن الیکم رجلا منی او قال مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین
ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر واللہ ما اشتھیت الامارة الا یومئذ فجعلت
انصب صدری لھا رجاء ان یقول ھذا فالتفت الی علی فاخذ بیدہ ثم قال ھو
ھذا مرتین یعنے تم اسلام لاؤگے یا مین بھیجون تمہاری طرف ایسے شخص کو جو مجھسے
ہے یا فرمایا کہ مثل میرے نفس کے ہو جو تمہاری گردنین مارے اور اولاد کو تمہاری
اسیر کرے اور تمہارے مال کو لوٹ لے کہا عمر نے کہ واللہ مین نے امارت کی خواہش
نکی مگر اوس روز پس مین اپنے سینہ کو بلند کرنے لگا اس امید سے کہ حضرت مجھکو فرمائین
یہ ہے مگر وہ جناب ملتفت ہوئے طرف علی کے اور اونکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ وہ یہ ہے
دوبار اور مثل اسکے روایت کی ہے موفق ابن احمد نے جیسا کہ نیز غایة المرام مین ہے

یازدہم ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۲۰۴ مین ہے عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب
قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لوفد ثقیف حین جاؤہ لتسلمن او لابعثن علیکم
رجلا منی او قال مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم
قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ما تمنیت الامارۃ الا یومئذ فالتفت الی علی
فاخذ بیدہ و قال ھو ھذا اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ و ابو عمرو النمری
و ابن السمان مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے وفد ثقیف سے جبکہ وہ آئے کہ اسلام لاؤ گے یا بھیجوں مین تمہارے
پاس ایسے شخص کو جو مجھسے ہو یا فرمایا کہ مثل میرے نفس کے ہو پس وہ گردنین تمہاری مارے
اور تمہاری اولاد کو اسیر کرے اور تمہارا مال لیلے کہا عمر نے کہ مین نے تمنا نہین کی امارت
کی مگر اوس دن میں حضرت ملتفت ہوئے طرف علی کے اور ہاتھ پکڑ کر اونکا فرمایا
یہ ہے نکالا اسکو عبد الرزاق نے اپنے جامع مین اور ابو عمرو نمری نے اور ابن سمان نے
دوازدہم موفق بن احمد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے جیسا کہ غایۃ المرام
مین ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ما من نبی الا و لہ نظیر فی امتہ
و علی نظیری نہین ہے کوئی نبی مگر اوسکا ایک نظیر و مانند ہے اوسکی امت مین
علی میرے نظیر و مانند ہین اور یہ حدیث ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۲۰۴ مین بھی ہے
آخر مین ہے کہ نکالا اسکو حافظ ابو الحسن خلعی نے سیزدہم مسند ابن حنبل سے غایۃ المرام
مین نقل کیا ہے بروایت حذیفہ بن یمان اخا رسول اللہ بین المہاجرین والانصار
کان یواخی بین الرجل و نظیرہ ثم اخذ بید علی بن ابیطالب فقال ھذا اخی
فرسول اللہ سید المسلمین و امام المتقین و رسول رب العالمین الذی لیس لہ
شبہ و لا نظیر و علی اخی یعنے مواخات کی جناب رسول نے درمیان مہاجرین
و انصار کے اور مواخات کرتے تھے درمیان ایک شخص اور اوسکی نظیر کے پھر
ہاتھ پکڑا علی کا اور فرمایا کہ یہ میرا بھائی ہے کہا حذیفہ نے کہ رسول خدا سید المرسلین
و امام متقین اور رسول رب العالمین ہین جنکا کوئی مثل و نظیر نہین ہے اور

اور نا بجائی یعنے نظیر زبان چہاردہم غایۃ المرام مین موفق بن احمد کی کتاب فضائل سے
نقل کیا ہے کہ ارشاد کیا جناب سیدہ نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے علے
نفسی بس رایتیہ یقول فی نفسہ شیئا علی میرے نفس مین پس کس کو دیکھا تونے جو کہ اپنے نفس
مین کوئی چیز بری کی پانزدہم غایۃ المرام مین شرح نہج البلاغہ ابن ابے الحدید سے
نقل کیا ہے کہ روایت کی ہے احمد بن حنبل نے مسند اور کتاب فضائل علی مین کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے لتنتھن یا بنی ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیکم
امری یقتل المقاتلۃ و یسبی الذریۃ قال ابو ذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجری من
خلفی یقول من تراہ یعنی فقلت انہ لا یعنیک و انما یعنی خاصف النعل بالبیت و انہ
قال ھو ھذا آیا باز رہو گے تم لے بنی ولیعہ یا بھیجون طرف تمہارے ایسے شخص کو جو مثل
میرے نفس کے ہے جاری کرے گا تم مین امر میرا قتال کریگا اور اسیر کریگا ذریت کو ابو
ذر نے کہا کہ عمر نے پیچھے سے ہاتھ میری گود مین رکھا کہ کس سے مراد ہے مین نے کہا تجھسے مراد
نہین ہے بلکہ اوس سے مراد ہے جو مکان مین نعل سی رہا ہے اور فرمایا کہ وہ یہ ہے
شانزدہم غایۃ المرام مین شرح نہج البلاغہ ابن ابو الحدید سے نقل کیا ہے کہ خبر مشہور
مین جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے بنی ولیعہ سے
کہ تم باز رہو گے او لابعثن الیکم رجلا عدیل نفسی یقتل مقاتلیکم و یسبی ذراریکم
قال عمر بن الخطاب فما تمنیت الامارۃ الا یومئذ و جعلت انصب لہ صدری
رجاء ان یقول ھو ھذا فاخذ علیا علیہ السلام یا بھیجون طرف تمہارے ایسے
شخص کو جو برابر میرے نفس کے ہے جو لڑے تمسے اور اسیر کریگا تمہاری ذریت
کہا عمر بن الخطاب نے کہ مین نے تمنا امارت کی نہین کی مگر اوس روز اور اپنے
سینہ کو بلند کرنے لگا اس امید سے کہ فرماوین کہ وہ یہ ہے مگر حضرت نے علی علیہ السلام
کو پکڑا اور کہا کہ وہ یہ ہے جیسا اور روایات مین گزرا ہفدہم خصائص نسائی
چھاپہ مصر صفحہ ۲۷ مین ایک حدیث مین امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ما سالت ربی شیئا فی صلوتی

الا اعطانی و ما سالت لنفسی شیئا الا سالت لک یعنے مین نے نہین سوال کیا اپنے
کسی چیز کا نماز مین مگر مجھے عطا کیا اور نہین سوال کیا اپنے نفس کے لئے کوئی چیز مگر سوال
واسطے تمہارے ہے چہارہم کتاب مذکور مین سند دیگر سے اوسی جناب سے منقول ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ما دعوت لنفسی بشئ الا دعوت لک
و ما دعوت بشئ الا استجیب لی او قال قد اعطیت الا انہ قیل لی لا نبی بعدک
دعا کی مین نے واسطے اپنے نفس کے کسی چیز کے مگر دعا کی تمہارے لئے مثل اوسکے اور
دعا کی مین نے کسی چیز کی مگر دعا میری مستجاب ہوئی مگر کہا گیا مجھے کہ بعد میرے
نبی نہین ہے نوزدہم تیسیر الوصول مین صحیح ترمذی سے بروایت ابن عمر روایت
کی ہے لما اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ جاءہ علی رضی اللہ عنہ
تدمع عیناہ فقال یا رسول اللہ اخیت بین اصحابک و لم تواخ بینی و بین
فقال صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ یعنے جبکہ مواخات کی جناب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے درمیان اصحاب کے تو آئے علی درحالیکہ آنکھون مین اون
آنسو بھرے تھے اور عرض کیا کہ آپ نے مواخات کی درمیان اصحاب کے اور
مواخات کی درمیان میرے اور کسی کے حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے
وآخرت مین اور غایۃ المرام مین مسند ابن حنبل سے بروایت عمر بن عبد اللہ
اپنے جد سے روایت کی ہے ان النبی اخا بین الناس و ترک علیا حتی اخرہ لا یری لہ
فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس و ترکتنی قال و لمن ترانی ترکتک و انما ترکتک
لنفسی انت اخی و انا اخو لک فان فاخرک احد فقل انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ
بعدک الا کذاب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے مواخات کی درمیان لوگون کے اور چھوڑ
دیا علی کو اور موخر کیا کسی کو اونکا بھائی نہ بنایا پس عرض کیا اوس جناب نے کہ یا رسول
آپ نے لوگون مین مواخات کی اور مجھے چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھے ہو
کسکے لئے مین نے تمکو چھوڑا جزین نیست کہ مین نے تمکو چھوڑا اپنے نفس کے لئے تم میرے
بھائی ہو اور مین تمہارا بھائی ہون پس اگر کوئی تمسے مفاخرت کرے تو کہو کہ مین بندا

[...] اور رسول ہوں کوئی مدعی اسکا بعد تمہارے نہ ہوگا مگر جھوٹا واضح ہو کہ احادیث مواخات
[...] مشاہیر اخبار اہلسنت سے ہے جو بطرق کثیرہ منقول ہے اور غایۃ المرام میں ۲۳ حدیثیں
[...] اہلسنت سے مواخات کی نقل کی ہیں اور ینابیع المودۃ میں ہے کہ موفق بن احمد نے
[...]ہ حدیث اور ابن حنبل نے چھ حدیث اور ابن مغازلی نے چھ حدیث اور حموینی نے دو حدیث
[...] مواخات نکالی ہیں اور نیز ینابیع المودۃ میں مسند ابن حنبل سے بروایت سعید بن مسیب
[...] نقل کیا ہے کہ جناب رسول خدا نے مواخات کی درمیان اپنے اصحاب کے مکہ میں اور
[...] مواخات کی درمیان ابوبکر و عمر کے اور فرمایا علی سے کہ تم میرے بھائی ہو اور کل ان احادیث
[...] سے ظاہر ہے کہ جو شخص جیسا تھا اوسکے ہمتا و مثل سے حضرت نے مواخات کی اور چونکہ
[...] امیر المومنین کا مثل کوئی نہ تھا سوائے جناب رسول کے پس حضرت نے اوس جناب کی مواخات
[...] ساتھ کی اور یہ موافق ہے آیہ انفسنا و احادیث سابقہ و لاحقہ کے اور مختصر یہ ایک حدیث
[...] مواخات کی جو بطرق کثیرہ کتب اہلسنت میں منقول ہے امیر المومنین کے مساوات پر
[...] جناب رسول صلی اللہ علیہما و آلہما کے کافی ہے بستم ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۲۰۲
[...] میں عبد اللہ بن حرث سے منقول ہے کہ میں نے کہا علی سے کہ مجھے خبر دیجئے افضل منزلت سے
[...] اپنی جو پیش رسول صلی اللہ علیہ و آلہ تھی فرمایا کہ میں سو رہا تھا پاس اوس جناب کے
[...] اور وہ جناب نماز پڑھ رہے تھے پس جب فارغ ہوئے تو فرمایا یا علی ما سالت اللہ تبارک
[...] و تعالی من الخیر لنفسی الا سالت لک مثلہ ولا استعذت باللہ من الشر عن نفسی الا
[...] استعذت عنک مثلہ اخرجہ الامام المحاملی اے علی نہیں سوال کیا میں نے خدا
[...] سے کسی خیر کا مگر سوال کیا تمہارے لئے مثل اوسکے اور نہیں استعاذہ کیا کسی شر سے
[...] نفس سے مگر استعاذہ کیا تمہارے لئے مثل اوسکے نکالا اسکو امام محاملی نے بستم
[...] کتاب مذکور صفحہ ۲۳۵ میں انس سے منقول ہے ایک حدیث میں کہ فرمایا جناب
[...] رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی بن ابیطالب نظیری رواہ صاحب الفردوس یعنی
[...] علی بن ابیطالب میرے نظیر ہیں روایت کی ہے اسکی صاحب فردوس نے بستم
[...] المودۃ القربی مودۃ سادسہ میں ہے جیسا کہ ینابیع المودۃ میں منقول ہے

ابن عباس سے بحدیث مرفوع فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے انا و
من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی وفی روایۃ عنہ خلق الانبیاء من اشجار
وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا وعلی فرعہا والحسن والحسین ثمارہا
واشیاعنا اوراقہا فمن تعلق بہا نجی ومن زاغ عنہا ھوی یعنے مین اور علی
درخت سے ہین اور لوگ بہت سے درختون سے ہین اور روایت دیگر مین ہے
نے خلق کیا انبیا کو بہت سے درختون سے اور خلق کیا مجھے اور علی کو ایک درخت
پس مین اصل ہون اوسکی اور علی فرع ہین اور حسن وحسین پھل ہین اور شیعہ ہمارے
ہین اوسکے پس جو شخص متعلق ہوا ون سے تو وہ ناجی ہے اور جو منحرف ہوا وہ
ہے اور عبقات الانوار حدیث نورین یہ حدیث کفایۃ الطالب سے نقل
بروایت ابو امامہ باہلی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان اللہ
الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ یعنے خدا نے خلق کیا ا
بہت سے درختون سے اور خلق کیا مجھکو اور علی کو ایک درخت سے بسبب و
مودۃ القربی مودۃ سادسہ مین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ نے یا علی خلقنی اللہ وخلقک من نورہ فلما خلق آدم علیہ السلام
اودع ذالک النور فی صلبہ فلم نزل انا وانت شیء واحد ثم افترقنا فی صلب
عبد المطلب ففی النبوۃ والرسالۃ وفیک الوصیۃ والامامۃ اے علی خلق کیا
نے مجھے اور تمکو اپنے نور سے پس جبکہ پیدا کیا آدم کو تو سپرد کیا اس نور کو اونکے صلب
مین پس برابر مین اور تم ایک چیز تھے پھر جدا کیا ہمکو صلب عبد المطلب مین پس مجھ مین
نبوت ورسالت ہے اور تم مین وصایت وامامت ہے نسبت وچہارم مسند احمد
بن حنبل سے نہایۃ المرام مین ہے بروایت سلمان کہ سنا مین نے اپنے حبیب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ عز وجل
قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدم قسم ذالک النور
جزئین فجزء انا وجزء علی تھا مین اور علی نور سامنے خدا کے قبل اسکے کہ خدا خلق کرے

آدم کو چار ہزار برس پس جبکہ خلق کیا خدا نے آدم کو تو دو حصہ کیا اوس نور کو پس ایک جزو
میں ہون اور ایک جزو علی ہین اور یہ حدیث بروایت امیر المومنین و سلمان و جناب امام
حسین و ابوذر و جابر و ابن عباس و ابوہریرہ و انس بن مالک منقول ہے اور علمائے کبار
اہلسنت نے اسکو نقل کیا ہے اور جو شخص تفصیل چاہے وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار
حدیث نور کو دیکھے اور اس سے مماثلت و مساوات امیر المومنین کی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ سے بکمال وضوح ظاہر ہے اور غایۃ المرام باب اول مین مضمون اس حدیث کا
بالفاظ دیگر طرق متعددہ اہلسنت سے نقل کیا ہے بست و پنجم ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ
۱۳۰ مین کتاب خوارزمی سے ایک حدیث طویل نقل کی ہے جسمین امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہین کہ فرمایا مجھسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حربك حربی و سلمك
سلمی و سرك سری و علانیتك علانیتی و سریرۃ صدرك سریرۃ صدری و انت باب
علمی و ان ولدك ولدی و لحمك لحمی و دمك دمی و ان الحق معك و الحق علی لسانك
و فی قلبك و بین عینیك و الایمان مخالط لحمك و دمك کما خالط لحمی و دمی جنگ
تمہاری میری جنگ ہے اور صلح تمہاری میری صلح ہے اور ستر تمہارا میرا ستر ہے
اور علانیہ تمہارا میرا علانیہ ہے اور راز دل تمہارا میرا راز دل ہے اور تم در علم ہو
میرے اور اولاد تمہاری میری اولاد ہے اور گوشت تمہارا میرا گوشت ہے اور خون
تمہارا میرا خون ہے اور بدرستیکہ حق تمہارے ساتھ ہے اور تمہاری زبان پر ہے اور
تمہارے قلب مین ہے اور تمہاری پیشانی پر ہے اور ایمان مخلوط ہے تمہارے گوشت
و خون مین جسطرح مخلوط ہے میرے گوشت و خون مین اور غایۃ المرام صفحہ ۴۸۵
مین بھی کتاب مذکور سے یہ حدیث نقل کی ہے بست و ششم ینابیع المودۃ باب ۵۶
صفحہ ۲۴۶ مین مسند ابن حنبل سے بروایت مخدوج بن زید روایت کی ہے فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے امیر المومنین سے حدیث طویل مین الا ان ابشرك
یا علی انك تدعی اذا دعیت و تکسی اذا کسیت و تحیی اذ حییت مین بشارت دیتا
ہون تمکو اے علی کہ طلب کئے جاؤ گے تم جب مین طلب کیا جاؤن گا اور لباس پہنا

جاوگے تم جب مین لباس پہنایا جاون گا اور زندہ کیے جاوگے جب مین زندہ کیا جا
بست و ہشتم غایة المرام صفحہ ۱۶۲ مین ہے کہ ابن شاذان نے بطریق عامہ
ابن عباس نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی منی
علی منی کلحمی علی منی کعظمی علی منی کدمی فی عروقی علی منی اخی ووصیی فی اھلی وخلیفتی فی
یقضی دینی وینجز عداتی علی فی الدنیا اذا مت عوض منی علی مجھسے مثل میرے پوست
علی مجھسے مثل میرے گوشت کے ہین علی مجھسے مثل میرے استخوان کے ہین علی مجھسے
میرے خون کے ہین میری رگون مین علی میرے بھائی اور وصی ہین میرے اہل
اور خلیفہ ہین میری قوم مین اور ادا کرینگے میرے قرض کو اور وفا کرینگے میرے
کو علی دنیا مین جبکہ مین مرجاون گا تو میرے عوض ہین بست و ہشتم مودة القربی
مودة سادسہ مین ہے علی علیہ السلام رفعہ کف علی کفی علی علیہ السلام سے بحدیث
مرفوع منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ کف علی کا
ہے بست و نہم کتاب مذکور مین ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ رفعہ یا ابابکر
وکف علی فی العدل سواء ویروی فی العدل سواء ابوبکر سے بحدیث مرفوع
ہے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کف میرا اور کف علی کا عدل مین برابر ہے اور
ہے کہ عدل مین برابر ہے سی ام مودة القربی مودة ثامنہ مین ہے جابر قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی ھیبتہ و
میکائیل فی رتبتہ والی جبرئیل فی جلالتہ والی ادم فی علمہ والی نوح فی خش
والی ابراھیم فی خلتہ والی یعقوب فی حزنہ والی یوسف فی جمالہ والی موسی
مناجاتہ والی ایوب فی صبرہ والی یحیی فی زھدہ والی عیسی فی عبادتہ والی
فی ورعہ والی محمد فی حسبہ وخلقہ فلینظر الی علی فان فیہ تسعین خصلة من خص
الانبیاء جمعھا اللہ فیہ ولم یجمعھا فی احد غیرہ الحدیث وعدّ ذالک فی ک
جواھر الاخبار یعنی جابر سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وس
کہ جو شخص چاہے کہ دیکھے اسرافیل کو اونکی ہیبت مین اور میکائیل کو اونکے رتبہ مین

اور جبرئیل کو اونکی جلالت مین اور آدم کو اونکے علم مین اور نوح کو اونکے خوف مین
اور ابراہیم کو اونکی خُلت مین اور یعقوب کو اونکے حُزن مین اور یوسف کو اونکے جمال
مین اور موسی کو اونکی مناجات مین اور ایوب کو اونکے صبر مین اور یحیی کو اونکے
زہد مین اور عیسی کو اونکی عبادت مین اور یونس کو اونکے ورع مین اور محمد کو اونکے حسب و
نسب مین تو دیکھے علی کو کہ اون مین نو ۹ ے خصلتین ہین خصائل انبیا سے جنکو خدا نے علی
مین جمع کردیا ہے اور نہین جمع کیا اونکو کسی مین سوا اونکے الحدیث اور شمار کیا ہے
اس خصلت کو کتاب جواہر الاخبار مین سی و یکم عبقات الانوار وجہ سی اُم جلد
حدیث تشبیہ مین نزہۃ المجالس عبد الرحمان بن عبد السلام شافعی سے نقل کیا ہے قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی حکمتہ والی ابراہیم
فی حلمہ والی موسی فی زہدہ والی محمد فی بہائہ فلینظر الی علی ذکرہ ابن الجوزی فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص چاہے کہ نظر کرے طرف آدم کے اونکے
علم مین اور طرف نوح کے اونکی ہمت مین اور طرف ابراہیم کے اونکے حلم مین اور طرف
موسی کے اونکے زہد مین اور طرف محمد کے اونکی خوبی مین تو چاہئے کہ دیکھے طرف علی کے
ذکر کیا ہے اسکو ابن جوزی نے سی و دوم کتاب مذکور وجہ سی و چہارم مین سیر الاقطاب
... سے نقل کیا ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے من اراد ان ینظر
الی آدم فی صفوتہ والی یوسف وحسنہ والی موسی وصلابتہ والی عیسی وزہدہ
والی محمد وخلقہ فلینظر الی علی بن ابیطالب جو شخص چاہے کہ دیکھے طرف آدم اور برگزیدگی
اونکی کے اور طرف یوسف اور حسن اونکے اور طرف موسی اور صلابت اونکے اور طرف
عیسی اور زہد اونکے اور طرف محمد اور خُلق اونکے تو چاہئے کہ دیکھے طرف علی بن ابی طالب
... سی و سوم حدیقۃ الشیعہ فصل پنجم مین کتاب فردوس سے اسطرح نقل کیا ہے
... ینظر الی اسرافیل فی رفعتہ والی میکائیل فی درجتہ والی جبرئیل فی عظمتہ والی
آدم فی ھیبتہ والی نوح فی صبرہ والی ابراہیم فی سخاوتہ والی سلیمان فی ملکہ والی
موسی فی شجاعتہ والی عیسی فی سیاحتہ والی محمد فی شرفہ ومنزلتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب

جو شخص چاہے کہ نظر کرے طرف اسرافیل کے اونکی رفعت مین اور طرف میکائیل کے
درجہ مین اور طرف جبرئیل کے اونکی عظمت مین اور طرف آدم کے اونکی ہیبت
طرف نوح کے اونکے صبر مین اور طرف ابراہیم کے اونکی سخاوت مین اور طرف سلیمان
اونکے ملک مین اور طرف موسی کے اونکی شجاعت مین اور طرف عیسی کے اونکی پارسائی
اور طرف محمد کے اونکے شرف و منزلت مین تو چاہیے کہ دیکھے علی بن ابیطالب کو
چہارم کتاب مذکور فصل یازدہم مین ہے حدیثے کہ احمد بن حنبل از ابن عباس
روایت نقل کردہ انہ من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ و الی نوح فی فہمہ و الی ابراہیم
فی سخاوتہ و الی موسی فی بطشہ و الی سلیمان فی بہجتہ و الی داؤد فی قوتہ و الی یوسف
فی جمالہ و الی یحییٰ فی زہدہ و الی عیسی فی صمتہ و الی محمد فی کمالہ فلینظر الی علی
بن ابیطالب جو شخص چاہے کہ نظر کرے طرف آدم کے اونکے علم مین اور طرف
نوح کے اونکے فہم مین اور طرف ابراہیم کے اونکی سخاوت مین اور طرف موسی کے
گرفت مین اور طرف سلیمان کے اونکی خوبی مین اور طرف داؤد کے اونکی قوت مین اور
یوسف کے اونکے جمال مین اور طرف یحیی کے اونکے زہد مین اور طرف عیسی کے
صمت مین اور طرف محمدؐ کے اونکے کمال مین تو چاہیے کہ دیکھے علی بن ابیطالب کو
پنجم غایۃ المرام صفحہ ۵۲۱ مین ہے کہ ابن شاذان نے بطریق عامہ نقل کیا ہے
سعید بن جنادہ سے کہ اوسنے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے
علیؑ بن ابیطالب سید العرب من احبہ و تولاہ احبہ اللہ و ہداہ و من ابغضہ
و عاداہ اصمہ اللہ و اعماہ علیؑ حقہ کحقی و طاعتہ کطاعتی غیر انہ لا نبی بعدی
فارقہ فقد فارقنی و من فارقنی فارق اللہ تعالی انا مدینۃ الحکمۃ و ہی الجنۃ
و علی بابہا فکیف یہتدی المہتدی الی الجنۃ الا من بابہا علیؑ خیر البشر من ابی
یعنے علی بن ابیطالب سید عرب ہین جو اونکو دوست رکھے تو خدا اوسے دوست
رکھیگا اور ہدایت اوسکی کریگا اور جو اوسے دشمن رکھیگا تو خدا اوسکو دل کا
علی کا حق مثل میرے حق کے ہے اور طاعت اونکی مثل میری طاعت کے

سوا اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے جو علی کو ترک کرے اوسنے مجھے ترک کیا اور جسنے مجھے
ترک کیا اوسنے خدا کو ترک کیا مین شہر حکمت یعنے جنت ہون اور علی دروازہ اوسکے
پس کیونکر ہدایت پا سکتا ہے ہدایت پانے والا طرف جنت کے مگر اوسکے در سے
علی بہترین بشر ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے سی و ششم مناقب ابن مغازلی
و غایۃ المرام صفحہ ۵۳۷ مین بروایت ابن عباس منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے اتانی جبرئیل بدرنوک من الجنۃ فجلست علیہ فلما صرت
بین یدی ربی کلمنی و ناجانی فما علمت شیئا الا علمتہ علیا فھو باب علم مدینتی
ثم دعاہ الیہ فقال یا علی سلمک سلمی و حربک حربی و انت العلم فیما بینی و بین امتی
لائے میرے پاس جبرئیل ایک فرش جنت پس بیٹھا مین اوسپر اور جبکہ سامنے خدا کے
پہونچا تو اوسنے مجھسے کلام کیا پس نہین جانا مین نے کچھ مگر تعلیم کیا اوسے علی کو پس وہ در علم
شہر میرا ہے پھر طلب کیا اوس جناب کو اور فرمایا کہ تم علم ہو درمیان میرے اور درمیان
میری امت کے اور ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۷۱ مین بھی یہ حدیث منقول ہے اور اس
حدیث سے مساوات امیر المومنین کے علم کی علم جناب رسول سے ظاہر ہے اور علم
باعث افضلیت ہے سی و ہفتم ینابیع المودۃ صفحہ ۶۷ مین ہے فرمایا امیر المومنین
نے اری نور الوحی والرسالۃ و اشم ریح النبوۃ و لقد سمعت رنۃ الشیطان
حین نزل الوحی علیہ صلی اللہ علیہ و آلہ فقلت یا رسول اللہ ما ھذہ الرنۃ
فقال ھذہ رنۃ الشیطان قد ایس من عبادتہ انک تسمع کما اسمع و تری
ما اری الا انک لست بنبی یعنے مین نور رسالت و وحی کو دیکھتا تھا اور بوئے
نبوت کو سونگھتا تھا اور مین نے سنی آواز شیطان کی جبکہ وحی نازل ہوئی جناب
رسول خدا پر تو کہا مین نے کہ یا رسول اللہ یہ آواز کیسی ہے فرمایا کہ یہ آواز شیطان
کی ہے مایوس ہو گیا ہے عبادت خدا سے بدرستیکہ تم سنتے ہو جس طرح مین سنتا ہون
اور دیکھتے ہو جسطرح مین دیکھتا ہون سوا اسکے کہ تم نبی نہین ہو سی و ہشتم
مودۃ القربی مودۃ سابعہ مین ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا اذا عددنا

اصحاب النبی قلنا ابو بکر و عمر و عثمان فقال رجل یا ابا عبد الرحمان فعلی ما هو قال علی
اهل البیت لا یقاس به احد هو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فی درجۃ
ان اللہ یقول الذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریاتہم ففاطمۃ
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فی درجتہ و علی معہما ابن عمر سے منقول ہے کہ
ہم اصحاب نبی کو شمار کرتے تھے تو کہتے تھے ابو بکر عمر عثمان پس ایک شخص نے کہا کہ اے
عبد الرحمان علی کیا ہین کہا کہ علی اہلبیت سے ہین اونکا قیاس کسی سے نہین ہو سکتا وہ
رسول خدا کے ہین اونکے درجہ مین خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور پیروی کی اون
ذریت نے اونکے ساتھ ایمان کے تو ملحق کیا ہمنے ساتھ اونکے ذریت کو اونکی پس فاطمہ ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے ہین درجہ مین اون جناب کے اور علی ساتھ ہین ان
اون دونون حضرات کے سی و ہشتم کتاب مذکور مین ہے عن احمد بن محمد الکرزی
البغدادی رضی اللہ عنہ قال سمعت عبد اللہ بن احمد حنبل قال سالت ابی عن
التفضیل فقال ابو بکر و عمر و عثمان ثم سکت فقلت یا ابت این علی بن ابیطالب
قال ہو من اہل البیت لا یقاس بہ ہؤلاء احمد بن محمد کرزی سے منقول ہے کہ
مین نے عبد اللہ بن احمد حنبل سے کہا اونسے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ سے در
تفضیل اصحاب کے تو کہا اونسے ابو بکر و عمر و عثمان پھر چپ ہو رہے مین نے کہا کہ اے
علی بن ابیطالب کہان ہین کہا کہ وہ اہلبیت سے ہین اونکا قیاس ان لوگون سے نہین ہو سکتا
سی و نہم فرائد السمطین حموینی سے غایۃ المرام صفحہ ۴۵۹ مین بروایت ابن
عباس منقول ہے قال رسول اللہ لعبد الرحمان بن عوف یا عبد الرحمان انتم
و علی بن ابیطالب منی و انا من علی فمن قاسہ بغیری فقد جفانی و من جفانی اذانی و من
اذانی فعلیہ لعنۃ ربی یا عبد الرحمان ان اللہ تعالی انزل علیہ عظیم کتابا مبینا
و امرنی ان ابین للناس ما ینزل الیہم ما خلا علی بن ابیطالب فانہ لم یحتج الی بیان
لان اللہ تعالی جعل فصاحتہ کفصاحتی و درایتہ کدرایتی و لو کان الحکم رجلا
لکان علیا و لو کان العقل رجلا لکان الحسن و لو کان السخاء رجلا لکان

ولوكان الحسن شخصا لكان فاطمة بل هو اعظم ان فاطمة ابنتي خير اهل الارض عنصرا و شرفا و كرما فرمایا جناب رسول خدا نے عبد الرحمان بن عوف سے کہ اے عبد الرحمان تم لوگ ہمارے اصحاب ہو اور علی مجھسے ہین اور مین علی سے ہون پس جو شخص قیاس کرے اون کا میرے غیر سے تو اوسنے مجھپر جفا کی اور جس نے مجھپر جفا کی اوسنے مجھے اذیت دی اور جسنے مجھے اذیت دی تو اوس پر لعنت خدا ہے اے عبد الرحمان خدا نے نازل کیا قرآن اور حکم دیا مجھے کہ بیان کرون لوگون کے لئے جو نازل ہو سوا علی کے وہ محتاج بیان نہین تھے اسلئے کہ خدا نے فصاحت اونکی مثل میری فصاحت کی اور درایت اونکی مثل میری درایت کے کی اور اگر حلم کوئی مرد ہوتا تو علی ہوتے اور اگر عقل کوئی مرد ہوتی تو حسن ہوتے اور اگر سخاوت کوئی مرد ہوتی تو حسین ہوتے اور اگر حسن کوئی شخص ہوتا تو فاطمہ ہوتین بلکہ بزرگتر بدرستیکہ فاطمہ دختر میری بہترین اہل زمین ہے از روئے عنصر و شرف و کرم کے جملہ مودة القربى مودة ثالثة مین ہے عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم لعبد الرحمان بن عوف يا عبد الرحمن انكم اصحابي و علي ابن ابي طالب اخي و مني و انا من علي فهو باب علمي و وصيي و هو و فاطمة و الحسن و الحسين خير اهل الارض عنصرا و شرفا و كرما عکرمہ سے منقول ہے اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عبد الرحمان بن عوف سے اے عبد الرحمان تم میرے اصحاب ہو اور علی ابن ابیطالب میرے بھائی ہین اور مجھسے ہین اور مین علی سے ہون اور وہ در علم میرے ہین اور وصی میرے ہین اور وہ اور فاطمہ و حسن و حسین سب بہترین اہل زمین ہین از روئے عنصر و شرف و کرم کے اور ان احادیث سے مساوات و مماثلت امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کی سائر فضائل و کمالات مین سوائے نبوت کے جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے ظاہر ہے پس جو مرتبہ و قدرت رسول کے لئے جائز خدا سے سمجھی جا سکتی ہے وہ کل امیر المومنین کے لئے بھی حاصل ہے

فصل دوم افضل مخلوقات ہونا امیر المومنین و فاطمہ و دیگر ائمہ علیہم السلام کا بعد جناب رسول

اوّل مودۃ القربیٰ مودۃ ثانیہ مین ہے سعد بن معاذ رفعہ یا سعد ان اللہ
الی الارض فاختار منہا فانی علیا والحسن والحسین و انا نذیر ھذہ الامۃ و
ھادیھا قالہا بعد انصرافہ من الخندق سعد بن معاذ سے بحدیث مرفوع
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے سعد خدا مطلع ہوا طرف زمین
پس اختیار کیا اوس سے مجھے اور علی اور حسن و حسین کو اور مین ڈرانے والا ہون اس امت
اور علی ہادیِ امت ہین فرمایا اسکو بعد واپسی کے خندق سے دوم کتاب
مین ہے ابی رباح مولی ام سلمہ رفعہ لو علم اللہ تعالی ان فی الارض عباداً اکرم
علی و فاطمۃ والحسن والحسین لامرنی ان اباھل بہم و لکن امرنی بالمباھلۃ مع
و ھو افضل الخلق فغلبت بہم النصاری ابو رباح غلام ام سلمہ سے بحدیث مرفوع
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ اگر جانتا خدا کہ زمین
بزرگتر بندے علی و فاطمہ و حسن و حسین سے ہین تو حکم کرتا مجھے کہ اونکے ساتھ مباہلہ کرون
نصاری سے لیکن حکم دیا مجھکو مباہلہ کا ساتھ انھین لوگون کے کہ وہ افضل خلق تھے
مغلوب ہوئے نصاری سوم عمدۂ ابن بطریق رحمہ اللہ مین مناقب ابن مغازلی
نقل کیا ہے بروایت ابو ایوب انصاری کہ جناب رسول بیمار ہوئے اور جناب فاطمہ
عیادت کو آئین درحالیکہ وہ جناب نقیہ تھے پس جناب رسول کو دیکھکر اون معظمہ کے
گلو گیر ہوا اتنا اینکہ آنسو جاری ہوے پس فرمایا حضرت نے یا فاطمۃ ان اللہ عزوجل اطلع
الی الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فبعثہ نبیا ثم اطلع الیہا الثانیۃ فاختار منہا
بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا اما علمت یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ
زوجک اعظمہم حلما و اقدمہم سلما و اعلمہم علما اے فاطمہ خدا مطلع ہوا
طرف زمین کے پس اختیار کیا اوس سے مجھکو اور مجھے نبی کیا پھر مطلع ہوا طرف زمین
کے پس اختیار کیا اوس سے تیرے شوہر کو اور وحی کی مجھکو پس مین نے تیرا نکاح اون

قرار دیا او سکو وصی کیا نہین جانا تو نے اے فاطمہ کہ یہ بزرگی خدا نے تجھے عطا کی
در تزویج کیا تجھکو ایسے شخص سے جو بزرگتر ہے لوگون کا حلم مین اور قدیم تر ہے اسلام مین
اور عالمتر ہے سب سے اور یہ حدیث غایۃ المرام صفحہ ۵۴۳ مین بھی مناقب ابن
مغازلی سے منقول ہے چہارم مسند بن حنبل سے عمدہ ابن بطریق مین منقول ہے
بروایت عاصم بن ابی رزین کہ خطبہ پڑھا امام حسن علیہ السلام نے بعد وفات علی علیہ السلام
کے درحالیکہ عمامہ سیاہ باندھے تھے اور فرمایا لقد فارقکم بالامس رجل لم یسبقہ
الاولون ولا یدرکہ الآخرون یعنے تمسے مفارقت کر گیا وہ شخص جس سے سبقت
نہین کی اگلون نے اور نہ پہونچین گے اوسکے مرتبہ کو پچھلے لوگ پنجم مودۃ القربی مودۃ
ثالثہ مین ہے عطا قال سألت عائشۃ عن علی قالت ذالک خیر البشر لا یشک الا
کافر عطا نے پوچھا عائشہ سے علی علیہ السلام کو پس کہا اونے کہ وہ بہترین بشر مین نہ شک
کریگا اسمین مگر کافر ششم کتاب مذکور مین ہے علی علیہ السلام رفعہ یا علی انت
خیر البشر ماشک فیہ الا کافر علی علیہ السلام سے بحدیث مرفوع منقول ہے
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تم بہترین بشر ہو نہ شک کریگا اسمین مگر کافر ہفتم
کتاب مذکور مین ہے حذیفۃ قال علی خیر البشر ومن ابی فقد کفر حذیفہ سے
مروی ہے کہ علی بہترین بشر ہین جو انکار کرے وہ کافر ہے ہشتم کتاب مذکور مین ہے
علی علیہ السلام رفعہ یا علی ان اللہ تعالی اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال
العالمین ثم اطلع الثانیۃ فاختارک علی رجال العالمین ثم اطلع الثالثۃ فاختار
الائمۃ من ولدک علی رجال العالمین ثم اطلع الرابعۃ فاختار فاطمۃ علی نساء
العالمین علی علیہ السلام سے بحدیث مرفوع منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے کہ خدا مطلع ہوا دنیا پر پس اختیار کیا مجھکو مردون پر تمام عالم کے پھر دوبارہ
مطلع ہوا پس اختیار کیا تمکو مردون پر تمام عالم کے پھر تیسری بار مطلع ہوا پس
اختیار کیا ائمہ کو تمھاری اولاد سے مردان عالم پر پھر چوتھی بار مطلع ہوا پس اختیار
کیا فاطمہ کو زنان عالم پر اور اس حدیث مین بکمال صراحت موافق عقائد امامیہ ترتیب

فضیلت جناب رسول پھر فضیلت امیر المومنین پھر فضیلت جملہ ائمہ سائر خلق پر
پس جس حدیث مین کسی معصوم کی فضیلت مطلقا مذکور ہے وہ مقید ہے اس
واسطے امثال سے نہم کتاب مذکور مین ہے جابر رفعه علی خیر البشر من شك
جابر سے بحدیث مرفوع منقول ہے کہ علی بہترین بشر مین جو شک کرے اوسمین
وہم ینابیع المودة صفحہ ۲۳۸ مین حذیفہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ نے لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین لما انکروا فضائله
بذلك وآدم بین الروح والجسد وحین قال الست بربكم قالوا بلى فقال
تعالى انا ربكم و محمد نبيكم و علي اميركم رواه صاحب الفردوس یعنے اگر جانیں
کہ کب علی امیر المومنین ہوئے تو نہ انکار کریں اونکے فضائل کا وہ امیر المومنین
جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے اور جبکہ کہا خدا نے کہ کیا مین رب تمہارا نہین ہون
البتہ ہے تو پس کہا خدا نے کہ مین رب تمہارا ہون اور محمد نبی تمہارے ہین اور علی
ہین روایت کی ہے اسکی صاحب فردوس نے اور مودة القربى مودة رابع
یہ حدیث حذیفہ سے منقول ہے اور خطاب الست بربکم سائر خلق سے تھا جمیع انبیا
داخل تھے پس جسطرح اون لوگون نے ربوبیت خدا و نبوت جناب رسول خدا کا اقرار
کیا اوسی طرح اقرار کیا کہ علی ہمارے امیر ہین اور فضیلت اوس جناب کی بعد
سائر خلق پر اس سے بکمال وضوح ظاہر ہے اور مؤید ہے اسکی حدیث آئندہ یازدہم
فرائد السمطین حموینی سے غایة المرام صفحہ ۲۴۹ مین بروایت ابن مسعود منقول
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اتانی ملك فقال یا محمد واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا
علی ما بعثوا قال علی ولایتك و ولایة علی بن ابیطالب آیا میرے پاس ایک فرشتہ
کہا کہ اے محمد پوچھ اوس سے جسکو بھیجا ہمنے تیرے پہلے اپنے رسولون سے کہ کس امر پر
ہوئے کہا کہ ولایت پر آپکی اور ولایت علی بن ابی طالب پر دوازدہم کتاب
مین ہے ابو نعیم المحدث الاصفهانی فی حلیة الاولیاء فی تفسیر قوله تعالى و
من رسلنا من قبلك من رسلنا ليلة اسرى به جمع الله بينه و بين الانبياء

محمد علی ماذا بعثتم قالوا بعثنا علی شهادة ان لا الہ الا اللہ و الاقرار بالنبوۃ لک
والولایۃ لعلی یعنے ابو نعیم محدث اصفہانی نے حلیۃ الاولیا تفسیر قول خدا و اسئل من
ارسلنا الآیہ مین لکھا ہے کہ شب معراج خدا نے جمع کیا درمیان جناب رسول و درمیان
انبیا تو فرمایا خدا نے کہ پوچھو اے محمد کہ تم لوگ کس امر پر مبعوث ہوئے کہا اونہون نے کہ
مبعوث ہوئے ہم شہادۃ لا الہ الا اللہ پر اور تمہارے اقرار نبوت اور ولایت علی پر
اور ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۲۳۸ مین ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا نے لما اسری بی فی لیلۃ المعراج فاجتمع علی الانبیاء فی السماء فاوحی اللہ تعالی
الیہم یا محمد بماذا بعثتم فقالوا بعثنا علی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وحدہ و علی الاقرار
بنبوتک والولایۃ لعلی بن ابیطالب رواہ الحافظ ابو نعیم یعنے جبکہ مجھے معراج ہوئی
انبیا جمع ہوئے آسمان پر تو خدا نے وحی کی میری طرف کہ پوچھو اے محمد کہ کس امر پر تم لوگ
مبعوث ہوئے پس کہا اونہون نے کہ مبعوث ہوئے ہم شہادۃ پر خدا کی وحدانیت
و اقرار پر آپکی نبوت اور ولایت پر علی بن ابی طالب کی روایت کی اسکی حافظ ابو نعیم
نے اور موید ہے ان احادیث کی جو گذر چکین انبیا کی دعا مقبول ہونے مین توسل آنحضرت
و آل مین نیز موید ات اسکی سیزدہم مودۃ القربی مودۃ سادسہ مین ہے
ابن عباس سے بحدیث مرفوع ان اللہ افترض طاعتی و طاعۃ اہلبیتی علی الناس
... علی الخلق کافۃ یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ خدا نے فرض
کی طاعت میری اور طاعت میرے اہلبیت کی تمام لوگون پر خاص کر اور تمام خلق
پر چہاردہم کتاب مذکور مودۃ سابعہ مین جابر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے یا علی لو ان احدا عبد اللہ حق عبادتہ ثم شک فیک
و اہل بیتک انکم افضل الناس کان فی النار اے علی اگر کوئی شخص عبادت خدا کرے
... جائے پھر شک کرے تم مین اور تمہارے اہلبیت کے افضل ناس ہونے مین تو وہ
... ہے پانزدہم کتاب مذکور مودۃ سابعہ مین ہے ایک روایت مین کہ کہا
... خطاب نے انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یقول لو ان

ایمان اھل السموات والارض وضع فی کفة و وضع ایمان علی فی کفة لرجح ایمان علی
ابی طالب یعنے سنا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ فرماتے تھے اگر
ایمان اہل آسمان و زمین کا ایک پلہ مین رکھا جائے اور ایمان علی کا دوسرے پلہ مین
ہو جائے ایمان علی بن ابی طالب کا شانزدہم جلد نہم بحار مین ہے کہ ذکر کیا ہے
نے شرح تجرید مین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جنگ خندق
لضربة علی خیر من عبادة الثقلین یعنے ضربت علی کی جو عمرو بن عبدود کو لگائی بہتر
تمام جن وانس کی عبادت سے ہفدہم مودة القربیٰ مودة حادی عشر مین
عبد اللہ بن عباس رفعہ لما خلق اللہ ادم وحوا علیہما السلام یفتخران فی الجنان
فقالا ما خلق اللہ خلقا احسن منا فبینا کذالک اذ رایا صورة جاریة لھا نور
شعشعانی یکاد یطفی الابصار علی راسھا تاج و فی اذنیھا قرطان قالا وما
الجاریة قال اللہ ھذہ صورة فاطمة بنت محمد سید الاولین والاخرین قالا و
التاج علی راسھا قال ھذا بعلھا علی بن ابیطالب قالا وما ھذان قرطان
الحسن و الحسین ابناھما اوجدت ذالک قبل ان اخلقک بالفی عام عبد اللہ
عباس سے بحدیث مرفوع منقول ہے کہ جب خدا نے آدم و حوا کو پیدا کیا تو فخر
جنت مین اور کہا دونون نے کہ نہین خلق کیا خدا نے کوئی خلق خوبتر ہمسے پس
دونون نے ایک صورت کنیز کی جسکے نور سے آنکھین خیرہ ہوتی تھین اور سر پر اسکے
کے تاج اور کانون مین گوشوارے تھے کہنے لگے کہ یہ کنیز کون ہے فرمایا خدا نے کہ
فاطمہ دختر محمد ہے جو سید اولین و آخرین ہے فرمایا دونون نے کہ یہ تاج کیسا ہے فرمایا
کہ یہ شوہر اسکا علی بن ابی طالب ہے کہا کہ یہ دو گوشوارے کیسے ہین فرمایا خدا نے کہ یہ
حسن و حسین ہین مین نے پیدا کیا ہے اسکو دو ہزار برس قبل تمہارے ہیجدہم ینابیع
صفحہ ١٨٠ مین ہے علی خیر البشر من شک فیہ فقد کفر لابی یعلی الموصلی علی بہترین بشر
جو شک کرے اسمین وہ کافر ہے روایت کی ہے اسکی ابی یعلی موصلی نے نوزدہم
[illegible] مین ہے علی خیر البشر فمن ابی فقد کفر للخطیب لبغدادی علی بہترین بشر

انکار کرے وہ کافر ہے۔ ینابیع المودۃ چھاپہ مصر صفحہ ۲۳۲ مین عبد اللہ بن عامر سے
منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب فاطمہ سے یا فاطمۃ اما
ترضین ان اللہ عز و جل اطلع علی اھل الارض فاختار اباک و زوجک رواہ صاحب الفردوس
اے فاطمہ آیا نہین راضی ہو تم کہ خدا مطلع ہوا اہل زمین پر پس اختیار کیا تمھارے پدر کو
اور تمھارے شوہر کو روایت کی اسکی صاحب فردوس نے بست و یکم مستدرک حاکم
ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ سے منقول ہے عن ابی ھریرۃ قال قالت فاطمۃ علیہا السلام
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجتنی من علی بن ابیطالب و ھو فقیر لا مال لہ
فقال یا فاطمۃ اما ترضین ان اللہ عز و جل اطلع علی اھل الارض فاختار رجلین احدھما
ابوک والآخر بعلک ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ عرض کیا فاطمہ نے کہ یا رسول اللہ آپ نے
تزویج کیا مجھے علی بن ابیطالب سے حالانکہ وہ فقیر و بے مال ہین حضرت نے فرمایا کہ
اے فاطمہ آیا نہین راضی ہوتی تو کہ خدا مطلع ہوا اہل زمین پر پس اختیار کیا دو مردون کو
تیرے باپ کو دوسرے تیرے شوہر کو بست و دوم موفق بن احمد کی کتاب
سے غایۃ المرام صفحہ ۱۵۵ مین بروایت ابو جعفر منصور دوانقی منقول ہے کہ
بیان کیا میرے پدر نے اپنے پدر سے اپنے جد سے کہا اونسے کہ تھے ہم بیٹھے پاس جناب
رسول کے ایک روز کہ آئین فاطمہ اور حسن و حسین کو گود مین لئے تھین اور بشدت روتی
تھین پس حضرت نے فرمایا کہ کیون روتی ہو اے فاطمہ خدا تمھین نہ رولائے عرض کیا کہ
کیون نہ روؤن کہ زنان قریش مجھے طعنہ زنی کرتی ہین اور کہتی ہین کہ تمھارے باپ نے
عدیم و فقیر سے تزویج کر دیا پس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
اے فاطمہ فواللہ ما انا زوجتک بل اللہ عز وجل زوجک من فوق سبع سموات
وشھد علی ذالک جبرئیل و میکائیل و اسرافیل ثم ان اللہ عز و جل اطلع علی اھل الارض
فاختار من الخلائق علیا فزوجک ایاہ واتخذته وصیا فعلی منی و انا منه
ارحم الناس قلبا واعلم الناس علما واحلم الناس حلما واقدم الناس سلما والحسن
والحسین ابناہ سیدا شباب اھل الجنۃ من الاولین والآخرین و سماھما اللہ فی التوریۃ

علی لسان موسی شبر و شبیر لکرامتہما علی اللہ تعالیٰ یا فاطمۃ لاتبکی فانی اذا
دعیت غدا الی رب العالمین فیکون علی معی و اذا بعثت غدا بعث علی معی یا فاطمۃ
لاتبکی فان علیا و شیعتہ غدا ہم الفائزون یدخلون الجنۃ یس و الدرمین نے
علی سے تزویج نہین کیا بلکہ خدا نے تزویج کیا اوپر ساتون آسمانون کے اور گواہ کیا
جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کو پھر بدرستیکہ خدا مطلع ہوا اہل زمین پر پس اختیار کیا
سے علی کو پس تزویج کیا تجھے اوس سے اور مین نے اوسکو وصی بنایا اور علی مجھسے
اور مین علی سے ہون اور علی شجاع تر ہے لوگون سے قلب کا اور عالمتر ہے علم مین اور
تر ہے حلم مین اور قدیم تر ہے اسلام مین اور حسن و حسین فرزند اوسکے بہترین جوانان
جنت ہین اولین و آخرین سے اور نام رکھا ہے خدا نے اونکا توریت مین زبان موسی پر
بسبب کرامت اونکے خدا پر اے فاطمہ نہ رو کہ جب مین کل قیامت مین طلب کیا جاؤن
پاس رب العالمین کے تو علی میرے ساتھ ہون گے اور جب مین کل مبعوث ہونگا تو علی
میرے مبعوث ہون گے اے فاطمہ نہ رو کہ علی اور شیعہ اوسکے کل فائز ہون گے اور داخل
جنت ہون گے بیست و سوم مسند سیدۃ نساء العالمین تالیف ابو الحسن
علی بن عمر بن احمد بن مہدی دارقطنی سے بروایت ابو ہارون عبدی غایۃ المرام
نقل کیا ہے ابو ہارون کہتا ہے کہ مین ابو سعید خدری کے پاس آیا اور کہا کہ آیا تم بدر مین حاضر تھے
کہا کہ ہان مین نے کہا کہ کوئی ایسی حدیث بیان کرو جسکو فضیلت علی مین تمنے جناب رسول
سے سنی ہو کہا اونہون نے کہ جناب رسول خدا بیمار ہوئے پس آئین فاطمہ عیادت کو
اور مین واہنی جانب جناب رسول کے بیٹھا تھا پس جب دیکھا فاطمہ نے جناب رسول
کو مرض مین تو گریہ اونکے گلوگیر ہوا اور آنسو جاری ہوئے پس فرمایا جناب رسول نے
کہ کیون روتی ہو اے فاطمہ عرض کیا کہ مین تباہی سے خائف ہون فرمایا یا فاطمہ
ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک فبعثہ نبیا ثم اطلع ثانیۃ
منہم بعلک فاوحی الی فانکحتہ ایاک و اتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ
اللہ ایاک زوجک اعلمہم علما و اکثرہم حلما و اقدمہم سلما فضحکت و استبشرت

یعنے اے فاطمہ کیا نہین جانا تو نے کہ پروردگار خدا مطلع ہوا طرف زمین کے پس اختیار کیا
اہل زمین سے تمہارے باپ کو اور اوسکو نبی کیا پھر مطلع ہوا دوبارہ پس اختیار کیا اہل زمین
سے تمہارے شوہر کو پس وحی کی میری طرف تو مین نے تمہارا نکاح اوس سے کیا اور اپنا وصی
قرار دیا آیا نہین جانا تو نے کہ تیری بزرگواری سے ہے کہ تجھے تزویج کیا اوس شخص سے جو
بہتر ہے سب کا علم مین اور زیادہ ہے حلم مین اور قدیم تر ہے اسلام مین پس ہنسین
معظمہ اور خوش ہوئین بست وچہارم غایۃ المرام مین ہے کہ ابن شاذان نے
بطریق عامہ ابوذرؓ سے روایت کی ہے قال نظر النبیؐ الی علی بن ابیطالب فقال ھذا خیر
الاولین من اہل السموات والارضین ھذا سید الصدیقین ھذا سید الوصیین
الحدیث یعنے نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے طرف علی بن ابی طالب کے پس
فرمایا کہ یہ سید الاولین ہے اہل آسمان وزمین سے یہ سید صدیقین وسید وصیین ہے
بست وپنجم کتاب فضائل موفق بن احمد سے غایۃ المرام صفحہ ۴۹ مین بروایت
ابو سلیمان منقول ہے کہ سنا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ جس شب کو
مین آسمان پر گیا تو خدا نے فرمایا امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ یعنے ایمان لائے
رسول اوسکا جو نازل ہوا پاس اونکے جانب خدا سے مین نے کہا والمؤمنون یعنے
مؤمنین بھی ایمان لائے فرمایا خدا نے سچ کہا تو نے اے محمد کسکو چھوڑا ہے تو نے امت
مین مین نے کہا بہترین امت کو فرمایا خدا نے کہ علی بن ابی طالب کو مین نے کہا کہ ہان
فرمایا خدا نے یا احمد انی اطلعت علی الارض اطلاعۃ فاخترتک منہا فاشتققت
لک اسما من اسمائی فلا اذکر فی موضع الا ذکرت معی فانا المحمود وانت محمد
ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منہا علیا فشققت لہ اسما من اسمائی فانا الاعلی
وھو علی یا محمد انی خلقتک وخلقت علیا وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ
من نوری وعرضت ولایتکم علی اہل السموات والارضین فمن قبلہا کان عندی من
المؤمنین ومن جحدھا کان عندی من الکافرین یا محمد لو ان عبدا من عبادی عبدنی
حتی ینقطع او یصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحدا لولایتکم ما غفرت لہ حتی یلقانی

بی لایتکم یا محمد تحب ان تراهم قلت نعم یا رب قال فالتفت عن یمین العرش
فاذا بعلی و فاطمة والحسن والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و
موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد والحسن بن علی والمهدی
ضحضاح من نور قیاما یصلون و هو فی وسطهم یعنی المهدی کانه کوکب دری
وقال یا محمد هولاء الحجج وهذا الثائر من عترتک وعزتی وجلالی انه الحجة الواجبة
والمنتقم اے احمد مین مطلع ہوا زمین پر پس اختیار کیا اوس سے تجھکو پس شگافتہ کیا تیرے
لئے ایک نام اپنے نامون سے پس نہ ذکر کیا جاؤن گا مین کسی جگہ مگر تو ذکر کیا جائے
ساتھ میرے پس مین محمود ہون اور تو محمد ہے پھر مطلع ہوا مین دوبارہ زمین پر پس اختیار
کیا اوس سے علی کو پس شگافتہ کیا اوسکے لئے ایک نام اپنے نامون سے پس مین اعلیٰ ہون
اور یہ علی ہے اے محمد مین نے خلق کیا تجھکو اور خلق کیا علی و فاطمہ و حسن و حسین کو اور
کو اوسکی اولاد سے اپنے نور سے اور عرض کی ولایت تم سب کی اہل آسمان و زمین
پر پس جسنے قبول کی وہ ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا وہ ہوا میرے
نزدیک کافرین سے اے محمد اگر کوئی بندہ میرے بندون سے میری عبادت کرے
تاانیکہ منقطع ہو جائے یا ہو جائے مثل مشک کہنہ کے پھر آوے میرے پاس درحالیکہ منکر
تمہاری ولایت کا تو نہ بخشون گا اوسے تاانیکہ آوے میرے پاس ساتھ تمہاری ولایت
کے اے محمد چاہتے ہو دیکھنا اونکا مین نے کہا ہان خدایا فرمایا دیکھو داہنی طرف عرش
کے پس مین ملتفت ہوا تو دیکھا علی و فاطمہ و حسن و حسین اور علی بن الحسین و محمد بن علی
و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی اور مہدی
کو پایاب نور مین کھڑے نماز پڑھتے اور وہ بیچ مین اونکے تھا یعنے مہدی گویا کہ وہ ستارہ
درخشان تھا پس فرمایا خدا نے کہ اے محمد یہ حجتہائے خدا ہین اور یہ خون کا عوض لینے والا
تمہاری عترت سے قسم ہے مجھکو اپنے عزت و جلال کی کہ یہ حجت واجبہ ہے اور منتقم ہے
فرمایا علامہ محدث سید ہاشم بحرانی رحمہ اللہ نے بعد نقل اس حدیث کے کہ روایت
کی ہے اس حدیث کی ایک گروہ نے خاصہ و عامہ سے روایت کی ہے اسکی شیخ طوسی نے

کتاب یقین مین اور ابو الحسن محمد بن احمد بن الحسن بن شاذان نے مناقب مأۃ مین بطریق عامہ
اور روایت کی ہے اسکی صاحب مقتضب اور صاحب کنز جفنی اور حموینی نے عامہ سے
بست و ششم جلد عاشر بحار مین کشف الغمہ سے نقل کیا ہے کہ روایت کی ہے حافظ
ابن محمود نجار نے اون رجال سے جنکا ذکر کیا ہے اسما بنت عمیس سے وہ کہتے ہین
سمعت سیدتی فاطمۃ تقول لیلۃ دخل بی علی بن ابیطالب افزعنی فی فراشی فقلت
فزعت یا سیدۃ النساء قالت سمعت الارض تحدثہ و یحدثہا فاصبحت و انا
فزعۃ فاخبرت والدی فسجد سجدۃ طویلۃ ثم رفع راسہ و قال یا فاطمۃ ابشری
بطیب النسل فان اللہ فضل بعلک علی سائر خلقہ و امر الارض ان تحدثہ
باخبارہا و ما یجری علی وجہہا من شرق الارض الی غربہا شواہد النبوۃ مین
ترجمہ اس حدیث کا ملا جامی نے اسطرح کیا ہے اسما بنت عمیس از فاطمہ رضی اللہ عنہا
روایت می کند کہ گفت در شبے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ با من زفاف کرد از وے
بترسیدم زیراکہ شنیدم کہ زمین با وے سخن می گفت بامداد آنرا با رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم حکایت کردم رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سجدہ دراز کرد پس سر برآورد و گفت
اے فاطمہ بشارت باد ترا بپاکیزگی نسل بدرستیکہ خدائے تعالی فضیلت نہاد شوہر ترا
بر سائر خلائق و زمین را فرمود کہ با وے بگوید اخبار خود را و آنچہ بر روئے زمین خواہد گذشت
از مشرق تا مغرب اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ جناب امیر المومنین افضل ہین
سائر خلق سے اور جناب رسول مستثنی ہین باجماع و احادیث دیگر اور اس قرینہ سے
کہ قائل وہی جناب ہین پس ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ بعد جناب رسول وہ جناب افضل
ہین سائر خلق سے جنمین انبیا و اوصیا علیہم السلام بھی داخل ہین بست و ہفتم تفسیر
در منثور سورہ بینہ آیہ ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ
مین ہے یعنے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیا وہ لوگ بہترین خلائق ہین جابر سے
منقول ہے کہ ہم پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے تھے کہ آئے علی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے یہ مرد

شیعہ اسکے رستگار ہین بروز قیامت و نزلت ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک
ھو خیر البریۃ فکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل علی قالوا جاء خیر
البریۃ پس نازل ہوئی یہ آیت کہ بدرستیکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیا
وہ بہترین خلائق ہین پس اصحاب نبی جبکہ علی آتے تھے تو کہتے تھے کہ آئے بہترین خلائق
بست و ہشتم تفسیر مذکور مین ہے کہ نکالا ابن عدی و ابن عساکر نے عن ابی سعید
مرفوعًا علی خیر البریۃ ابو سعید سے بحدیث مرفوع منقول ہے کہ علی بہترین خلائق
ہین بست و نہم تفسیر مذکور مین ہے کہ جب نازل ہوئی آیت ان الذین امنوا وعملوا
الصالحات اولئک ھو خیر البریۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھو
انت و شیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین تو فرمایا جناب رسول خدا نے
علی سے کہ وہ تم ہو اور شیعہ تمہارے بروز قیامت راضی و خوشنود ہین گے اور ان
احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے انبیا شیعیان امیر المومنین سے ہین جیسا کہ ہماری
تفاسیر مین تفسیر ان من شیعتہ لابراھیم مین اہلبیت سے مروی ہے کہ جناب ابراہیم
شیعہ امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم السلام کے ہین سی ام تفسیر مذکور مین جابر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے الم تسمع قول
ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھو خیر البریۃ انت و شیعتک وموعدی
وموعدکم الحوض اذا جئیت الامم للحساب تدعون غرا محجلین آیا نہین سنا تم نے قول
خدا کو کہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیا وہ لوگ بہترین خلائق ہین مراد اس سے
تم اور تمہارے شیعہ ہین اور وعدہ گاہ میری اور تمہاری حوض ہے جبکہ آوینگی
امتین واسطے حساب کے تو طلب کئے جاؤ گے تم درحالیکہ پیشانی اور دست و پا تمہارے
نورانی ہونگے اور غایۃ المرام مین دیگر کتب سنیان سے اس آیہ کی تفسیر مین بیان
نقل کی ہین اور ہین نے محض تفسیر در منثور پر جو چھاپہ مصر ہے قناعت کی کہ اسی قدر
اختصار العد کفایت ہے سی و یکم غایۃ المرام مین ہے کہ حافظ محمد بن مومن شیرازی
نے اپنی اوس کتاب مین جو مستخرج ہے بارہ تفاسیر سے نقل کیا ہے اور وہ مشائخ اہلسنت

ہے تفسیر قول خدا مین وربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرة یعنے رب تیرا خلق
کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اختیار کرتا ہے جسکو چاہتا ہے نہین ہے واسطے اونکے اختیار بروایت
انس بن مالک کہ مین نے پوچھا جناب رسول خدا سے اس آیہ کو پس فرمایا حضرت نے
ان اللہ خلق آدم من الطین کیف یشاء و یختار ان اللہ تعالی اختارنی و اہلبیتی
علی جمیع الخلق فانتجبنا فجعلنی الرسول وجعل علی بن ابیطالب الوصی ثم قال ما کان لہم
الخیرة یعنے ما جعلت للعباد ان یختاروا ولکنی اختار من اشاء فانا و اہلبیتی صفوتہ
وخیرتہ من خلقہ بدرستیکہ خدا نے خلق کیا آدم کو گل سے جسطرح چاہا اور اختیار کیا اور
برگزیدہ کیا خدا نے اختیار کیا مجھے اور میرے اہلبیت کو جمیع خلق پر پس برگزیدہ کیا ہمکو اور کیا
مجھے رسول اور علی کو وصی پھر فرمایا نہین ہے واسطے لوگون کے اختیار یعنے نہین قرار دیا
مین نے واسطے بندون کے کہ اختیار کرین بلکہ مین اختیار کرتا ہون جسکو چاہتا ہون پس
مین اور اہلبیت میرے برگزیدہ و بہترین خلق ہین سی و دوم فرائد السمطین حموینی
سے غایة المرام صفحہ ۴۴۹ مین منقول ہے بروایت عبد اللہ بن علی کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے من لم یقل علی خیر البشر فقد کفر جو شخص نہ کہے کہ علی بہترین بشر ہین تو
وہ کافر ہے سی و سوم شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید مین مسند ابن حنبل
سے منقول ہے جیسا کہ غایة المرام مین ہے بروایت مسروق کہ عائشہ نے مجھسے مخدج
کا حال پوچھا مین نے کہا کہ علی نے نہروان مین اوسے قتل کیا تمہین قسم صاحب قبر کی کیا
سنا تم نے جناب رسول خدا سے درباب ان لوگون کے کہا کہ سنا مین نے کہ فرماتے تھے انہم شر الخلق
والخلیقہ یقتلہم خیر الخلق والخلیقہ یعنے بدرستیکہ وہ لوگ بدترین خلق وجہان ہین قتل
کریگا اونکو بہترین خلق وجہان سی و چہارم غایة المرام صفحہ ۴۵۰ مین مناقب
ابن شاذان سے نقل کیا ہے اور اوسمین بطریق عامہ منقول ہے کہا ابن شاذان نے
کہ بیان کیا حسین بن عنتویہ نے کوفہ مین [illegible] مین آپنی سند سے کہ کہا حبہ عرنی نے
کہ سنا مین نے امیر المومنین سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے انا سید
الاولین والآخرین وانت یا علی سید الخلائق بعدی مین بہترین اولین و آخرین ہون

اور تو اے علی بہترین خلائق ہے بعد میرے سی و پنجم تفسیر ثعلبی میں ابو وائل
منقول ہے جیسا کہ غایۃ المرام میں ہے وہ کہتا ہے قرأت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود
ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل محمد علی العالمین یعنے پڑھا میں
مصحف ابن مسعود میں اس آیہ کو اسطرح بدرستیکہ برگزیدہ کیا خدا نے آدم و نوح و آل
ابراہیم و آل محمد کو تمام عالم پر سی و ششم فرائد السمطین حموینی سے غایۃ المرام میں
بروایت عبد اللہ بن عباس منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے ان
خلفائی و اوصیائی و حجج اللہ علی الخلق بعدی الاثنا عشر اولہم اخی و آخرہم
قیل یا رسول اللہ و من اخوک قال علی بن ابیطالب قیل فمن ولدک قال المہدی
الذی یملأہا قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما والذی بعثنی بالحق بشیرا لو لم یبق
من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتی یخرج فیہ ولدی المہدی
روح اللہ عیسی بن مریم فیصلی خلفہ یعنے میرے خلفا و اوصیا و حجتہائے خدا
خلق پر بعد میرے بارہ ہین اول اونکے میرے بھائی ہین اور آخر اونکے میرا فرزند
ہے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ کون بھائے آپکے ہین فرمایا علی بن ابی طالب کہا کہ فرزند
آپکا کون ہے فرمایا مہدی جو زمین کو پر از عدل و داد کریگا جسطرح ظلم و جور سے پر ہوگی
قسم اوس شخص کی جس نے مجھے مبعوث مجق کیا اگر نہ باقی رہے دنیا مین مگر ایک روز
تو خدا اوس دن کو طویل کر دیگا تا اینکہ نکلے اوسمین فرزند میرا مہدی اور اوترین روح اللہ
عیسی اور نماز پڑہین گے پیچھے مہدی کے سی و ہفتم کتاب فضائل موفق ابن احمد
سے غایۃ المرام مین منقول ہے و ینابیع المودہ چھاپہ مصر صفحہ ۱۱ مین بروایت عبد اللہ
بن مسعود منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے لما خلق اللہ
آدم و نفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فاوحی اللہ تعالی الیہ حمدتنی
و عزتی و جلالی لو لا عبدان ارید ان اخلقہما فی دار الدنیا ما خلقتک
الہی فیکونان قال نعم یا آدم ارفع راسک وانظر فرفع راسہ واذا مکتوب
علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نبی الرحمۃ علی مقیم الحجۃ و من عرف حق

طاب من انکر حقه لعن وخاب اقسمت بعزتی ان ادخل الجنة من اطاعه وان عصانی و
بعزتی ان ادخل النار من عصاه وان اطاعنی یعنے جب خلق کیا خدا نے آدم کو اور
اون مین پھونکی تو عطسہ کیا آدم نے پس کہا الحمد للہ پس وحی کی خدا نے اونکی طرف
نے حمد میری کی اے بندے میرے قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اگر وہ بندون کے
نے کا ارادہ نکرتا وار دنیا مین تو تجھے پیدا نہ کرتا آدم نے کہا کہ خدایا وہ دونون
پیدا ہونگے فرمایا ہان اے آدم سر اوٹھا کر دیکھو پس سر اوٹھایا تو دیکھا کہ عرش
ہے لا اله الا اللہ محمد رسول خدا نبی رحمت ہین اور علی قائم کنندہ حجت ہین جو پہچانے حق
وہ طاہر و پاک ہے اور جو انکار کرے اونکے حق کا وہ ملعون و خائب ہے مین نے
کھائی ہے اپنی عزت کی کہ داخل کرونگا جنت مین جو اوسکی اطاعت کرے ہر چند میرا
اور قسم کھائی ہے مین نے اپنی عزت کی کہ داخل کرونگا جہنم مین اوسکو جو اونکی
انی کرے ہر چند میری اطاعت کرے سی و ہشتم ینابیع المودة صفحہ ۵۶ مین مسند
حنبل سے روایت سفینہ غلام جناب رسول صلعم منقول ہے کہ ایک عورت انصار نے ہدیہ
پاس جناب رسول کے ۲ دو طائر پختہ درمیان ۲ دو روٹیون کے پس فرمایا جناب رسولخدا
صلعم اللهم ایتنی باحب خلقک الیک والی رسولک فجاء علیؑ فاکل معه من الطیرین
یعنی خدایا لا میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب خلق ہو تیرا طرف تیرے اور طرف میرے
رسول کے پس آئے علی اور نوش فرمایا تا اینکہ سیر ہوئے سی و نہم کتاب مذکور مین ہے
بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے اونے اپنے پدر سے اونے اپنے پدر سے روایت
ہے کہ پاس جناب رسول کے ایک طائر مشوی تھا پس فرمایا حضرت نے اللهم ایتنی
احب خلقک الیک و الیّ فجاء علیؑ فاکل معه خدایا لا میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب
خلق ہو طرف تیرے اور طرف میرے پس آئے علی اور نوش فرمایا ساتھ اوس جناب کے
صحیح ہو کہ خبر طیر اخبار متواترہ اہلسنت سے ہے اور ینابیع المودة مین ہے کہ موفق
نے حدیث طیر کو ۲ دو طریق سے بروایت انس نقل کیا ہے اور ۲۴ چوبیس شخصون نے
حدیث طیر انس سے نقل کی ہے اور ابن مغازلی نے بیس طریقون سے حدیث طیر کو

نقل کیا ہے اور علامہ سید ہاشم بحرانی نے چھتیس ۳۶ حدیثیں طیر کی غایۃ المرام میں بطریق عا
نقل کی ہین اور فخر المحققین و سید المتکلمین علامہ سید حامد حسین صاحب مرحوم نے عبقات الا
مجلد حدیث طیر میں بکمال بسط طرق اس حدیث کے ارقام فرمائے ہین اور اس حدیث
و متواتر سے افضل سائر خلق ہونا امیر المومنین کا بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ
مثل آفتاب واضح ہے اور نہ شک کریگا اسمین مگر کافر و منافق چہلم اربعین حافظ ابو
سے غایۃ المرام صفحہ ۷۰۰ مین نقل ہے بروایت جابر بن عبد اللہ فرمایا جناب رسول خدا
علیہ و آلہ وسلم نے ینزل عیسی بن مریم فیقول امیرکم المهدی صل بنا فیقول لا
بعضکم علی بعض امراء تکرمة من الله لهذه الامة یعنے نازل ہونگے عیسی بن مریم
تمہارے امیر مہدی کہ آپ ہملوگون کو نماز پڑھایئے تو کہینگے عیسی کہ بعض تمہارے
امیر ہین بسبب بزرگواری کے جانب خدا کے واسطے اس امت کے اور کتاب
سے بروایت ابو سعید خدری نقل کیا ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
نے منا الذی یصلی عیسی بن مریم خلفه یعنے ہم مین سے ہے وہ شخص جسکے پیچھے
عیسی بن مریم اور اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جناب مہدی صلوات اللہ علیہ و
افضل ہین جناب عیسی سے جو پیغمبران اولو العزم سے ہین والا اقتدا اون جناب
نماز مین اور اون جناب کو مقدم نہ کرتے پس الحمد للہ کہ کتاب و سنت سے افضلیت
ائمہ علیہم السلام کی سائر خلق سے بعد جناب رسول بکمال وضوح ثابت ہے اور
ہے کہ کوئی نبی کسی امر پر قادر نہین ہے مگر یہ حضرات قادر ہین اوسمین اور ماسوا
کمال مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین جو فضیلت حضرت کے
ہوگی وہ کل ان حضرات کے لئے ثابت ہے سوا نبوت کے اور اگر وہ جناب خاتم الانبیا نہوتے تو
مین بھی یہ حضرات شریک ہوتے صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین

جواز بوسہ اور آنکھوں سے لگانے کا اون چیزون کے جو امام کیطرف منسوب

کتاب الکلام الحسن مین احادیث کثیرہ امامیہ سے جواز اسکا بیان ہو چکا ہے اور

لبنت کے بیان ہوتے ہین نور الابصار چھاپہ مصر صفحہ ۴۴ مین ہے عن علی
ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ قال ان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم صارت
الی قبر ابیہا بعد موتہ صلی اللہ علیہ و سلم و وقفت علیہ و بکت ثم اخذت قبضۃ من
تراب القبر فجعلتہا علی عینہا و وجہہا علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے
کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ آئین قبر پر اپنے پدر کے بعد موت اوس جناب کے
کھڑی ہوئین اور روئین پھر لی ایک مٹھی خاک قبر اور اوسے اپنی آنکھوں و چہرہ پر
مناقب مرتضویہ باب پنجم مین معارج النبوۃ و زہرۃ الریاض سے بروایت ابن
عباس قصہ مین اوس یہودی قاری توریت کے جو باشتیاق زیارت جناب رسول بعد وفات
اوس جناب کے مدینہ مین آیا اور مجمع اصحاب مین حضرت کو موجود نہ سمجھکر پکارا پھر اصل عبارت
یہ ہے اون مرد غریب نام حبیب بر زبان راند یک بار نالہ و فغان از میان اصحاب خاست
و از شیون و گریہ دران انجمن استیلا پذیرفت تا اینکہ ملبوسات جناب رسول سے
اوس یہودی نے ایک جامہ واسطے استشمام رائحہ کے طلب کیا امیر المومنین نے سلمان کو
پارچہ رسول صلعم کے لیے بھیجا اونھون نے خانہ جناب سیدہ پر آکر کہا اصل عبارت یہ ہے (امیر المومنین مر سلمان را
فرمود تا ... نسو در استدعا نمودہ) پھر یہ ہے کہ سلمان جبہ کو لائے پھر عبارت اصل کتاب کی یہ ہے (اصحاب استشمام
نمودہ بر رو و دیدہ مالیدہ تسلیم یہودی کردند تا آخر) و حیوۃ الحیوان دمیری ذکر خلافت ابی اسحاق
معتصم مین ہے کہ شافعی نے مصر مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو خواب مین یہ فرماتے دیکھا کہ احمد
کو بشارت جنت کی دو بسبب اوس مصیبت کے جو اوسپر ہونے والی ہے پس شافعی نے صورت
خواب لکھکر بدست ربیع بغداد مین احمد کے پاس بھیجی احمد نے انعام مین
پیراہن ربیع کو دیا جب وہ شافعی کے پاس مصر مین واپس آیا تو اوس نے ربیع سے
پوچھا احمد نے کیا دیا قال اعطانی القمیص الذی علی جسدہ فقال اما انا فلا افجعک
و لکن اغسلہ و ائتنی بمائہ فغسلہ و اتاہ بالماء فافاضہ علی سائر جسدہ کہا
وہ پیراہن دیا جسکو پہنے تھا شافعی نے کہا کہ مین اوسے لیکر تجھے دردمند نہ کرونگا
لیکن اسکو دھوکر اسکا پانی لاؤ پس دھوکر پانی لایا پس شافعی نے پانی اپنے تمام بدن

پرڈالا اور جبکہ ایسی روایات خود اہلسنت کے کتب مین موجود ہون تو وہ لوگ ہم امامیہ پر ائمہ علیہم السلام
کے منسوبات کی تعظیم و تکریم مین اعتراض نہین کر سکتے اور روایات امامیہ اس باب مین
کتاب الکلام الحسن مین مندرج ہین اور جو روایت مناسب مقام ہے اوس مین سے
یہان ذکر کیجاتی ہے اور یہ روایت غیبت نعمانی صفحہ لباس و قمیص قائم علیہ السلام
مین یعقوب بن شعیب سے منقول ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نے کُھلی
قمیص پاس نکال کر پھیلائی اور اوسکی آستین چپ مین خون تھا پس فرمایا کہ یہ قمیص رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ ہے جو بدن مبارک پر تھی اوس روز جسمین دندان مبارک شکستہ ہوے
اور اسی کو پہن کر قائم قیام کرینگے فقبلت الدم و وضعتہ علی وجہی پس بوسہ دیا مین نے
خون کو اور رکھا اوسے اپنے چہرہ پر پھر جناب صادق علیہ السلام نے اوسے تہ کر کے اوٹھا لیا
پھر کتاب نور الابصار صفحہ ۱۴۴ مین قصہ ورود امام رضا علیہ السلام نیشاپور مین ہے
قیام علی طبقاتہم ینظرون الیہ بین باک و صارخ و متمرغ فی التراب و مقبل حافر بغلتہ
یعنے لوگ کھڑے اپنے مقامات پر دیکھ رہے تھے کوئی روتا تھا کوئی چلاتا تھا اور کوئی
خاک مین لوٹتا تھا اور کوئی بوسہ دیتا تھا سم استر کو اوس جناب کے اور احمد بن عبد القادر
بکری شافعی نے شرح عقد جواہر اللآل فی فضائل الآل مین لکھا ہے اور یہ کتاب میرے
پاس قلمی ہے و کان والدی قدس اللہ روحہ لتمکن محبتہم من قلبہ یرقی الارمد بقولہ
اذا ما مقلتی رمدت فکحلی تراب مس نعل ابی تراب فتو ینفث علی العین فتشفی
یعنے میرے والد کے دل مین چونکہ محبت اہلبیت کی متمکن تھی تو وہ تعویذ کرتے تھے آشوب چشم
پر اس اپنے قول سے کہ جب میری آنکھہ مین آشوب ہوتا ہے تو سرمہ میرا وہ خاک
ہے جسنے مس کیا نعل ابو تراب علیہ السلام کو پھر پھونکتے تھے آنکھون پر پس وہ اچھی ہو جاتی
تھین پھر مقام دیگر پر لکھا ہے نفسی الفداء لمن لہ ھذا العطاء
و خدّ وجہی تحت نعلیھو وطا میری جان فدا اوس شخص پر
جسکی ایسی عطا ہے اور چہرہ میرا زیر نعل اوسکے بچھا ہے پھر لکھتا ہے اور
التمسک بنعال اقدامہم فہو مسکی و طیبی ولذالک قلت فی بعض مدائحہم

بین نمک ساتھ غبار قدم اہلبیت کے ہین وہ میرا مشک و عطر ہے اور اسی وجہ سے مین نے
بعض مدح مین اونکے کہا ہے * اتی اسیر کو وخذ اعوالخذا * و لکو و جھی من طالحا کتنے
غبار کو طیبی و مسکی عرفه * و تراب ارجلکو کحال جفانی * و نحن اذا تو سلنا بذالک
حصل المقصود کما اشرت الیه فی سیرة الوالدر * و کان یقرأ علی العیون و علی نفسه * اذا
المقلتی رمدت نکحلے * تراب مس نعل ابی تراب * و تحصل بذالک الشفا یعنے
مین اسیر تمہارا اور کفش بردار ہون اور غبار تمہارا میری خوشبو ہے اور خاک تمہاری
سرمہ ہے اور ہم جب توسل کرتے ہین اس سے تو مقصود حاصل ہوتا ہے جیسا کہ
اشارہ کیا مین نے سیرت مین اپنے والد کے اور وہ پڑھتے تھے آنکھون پر اور اپنی آنکھ پر
شعر کہ جب میری آنکھ مین آشوب ہوتا ہے تو سرمہ میرا وہ خاک ہے جسنے مس کیا نعل
ابو تراب کو اور حاصل ہوتی تھی اوس سے شفا کتاب مذکور مین ہے سعوالعجب کا نوا
بین بولہ * و دمہ فکیف یوذی عولہ * یعنے اصحاب بول و خون جناب رسول
کے تبرک تھے پس کیونکر اذیت دیجائے گی اولاد اون حضرت کی پھر شرح مین لکھتا ہے یعنے
الصحابة رض کانوا یعظمونه مانخو نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فدلک

شیخ المحدثین علامة العلماء سرکار شریعتمدار مولانا میرزا حسین نوری صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کتاب
مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل مین اپنے بعض معاصرین اہل سنت کی کتاب خلاصة الکلام فی امراء البلد
الحرام سے نقل فرماتے ہین لکھتا ہے کہ بعض عارفین کی دعا مشتمل ہے اس قول پر اللھم رب الکعبة و بانیھا
و فاطمة و ابیھا و بعلھا و بنیھا نور بصری و بصیرتی و سری و سریرتی یعنے خدایا پروردگار کعبہ و بانی کعبہ
و فاطمہ و پدر اون کے اور شوہر و اولاد اونکی منور کر میری بصر و بصیرت کو اور سر و خفی کو پھر لکھتا ہے
قد جرب ھذا الدعاء لتنویر البصر و ان من دعا به عند الاکتحال نور اللہ بصره یعنے تجربہ کی گئی
یہ دعا واسطے روشنی چشم کے اور جو شخص کہ پڑھے اسکو وقت سرمہ لگانے کے تو خدا روشن کریگا بصارت
اوسکی اور یہ کتاب یعنے مستدرک الوسائل از کتاب طہارت تا کتاب اعتکاف موافق میری استدعا
کے حسب تحریر مصنف علامہ دام ظلہ طہران سے بذریعہ ڈاک بتاریخ سوم جمادی الاولی روز دوشنبہ ۱۳۱۰ ھ
لکھنؤ مین پہونچی خدا بقیہ مجلدات کو بھی اپنی رحمت کاملہ سے عطا فرمائے اور مصنف علامہ دام ظلہ کو
طرف سے آل طاہرین اور جمیع اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر دے بحق محمد و آلہ ۱۲ منہ نور اللہ مرقدہ

بهاد جهد ن جلود ه و اذا توضأ ابتدر وا على وضوئه وشربوا دمه وبوله كسك عوله

فانهم كانوا يعظمون ويتبركون بهم فمن ادعى صحبة الصحابة ولم يعمل باعمالهم

كاذبة فمن جملة من شرب بوله سفينة وام ايمن و قال لها الن

النار بطنك وابو طيبة فقال قد اجرت نفسك من النار ومالك بن سنان

بن زبير وسالم بن الحجاج یعنے صحابہ عظمت کرتے تھے جناب رسول خدا صلی

واٰلہ کی حضرت کا آب بینی نہین گرتا تھا مگر ہاتھ مین ایک صحابی کے اور وہ ملتا

اپنے منھ اور بدن پر اور جب وہ جناب وضو کرتے تھے تو اصحاب دوڑتے

لینے کو اور پیا اونہون نے خون حضرت کا اور بول اوس جناب کا

اوس جناب کی اولاد کا کہ اونکی بہی لوگ عظمت کرتے تھے اور تبرک حاصل کرتے

اونسے پس جو شخص مدعی ہو صحبت صحابہ کا اور اونکے اعمال کو نہ بجالاوے تو

اوسکا جہوٹا ہے اور جملہ اون لوگون سے جنہون نے بول حضرت کا

سفینہ اور ام ایمن ہین فرمایا حضرت نے اونسے کہ تمہارا شکم جہنم مین داخل

اور ابو طیبہ سے پس فرمایا حضرت نے کہ تونے بچایا اپنے تئین جہنم سے اور مالک بن

نے اور عبد اللہ بن زبیر اور سالم بن حجاج نے پھر یہ شعر لکھا ہے ولو لم یکن

غیر نعلہ × لو اجب تعظیمہا الاجلہ × یعنے اگر حضرت نہ چھوڑ جاتے کوئی چیز سوا نعل

کے تو واجب تھی تعظیم اوسکی بسبب اوس جناب کے پھر شرح مین لکھا ہے وقد

الصحابة بمخلفاته من ملبوساته و عصاه و خاتمه وقد مد یعنے تبرک حاصل

صحابہ نے اون چیزون سے جنکو چھوڑا حضرت نے ملبوسات اور عصا اور خاتم اور

سے پھر لکھا ہے قال شارح دلائل الخیرات وقد استنابوا امثال النعل للنعل

له من الاکرام والاحترام ما للمنسوب عنه وذکروا له خواص اصادبرکات وقد

وقالوا فیه اشعارا کثیرة والقوافی بصوکاته ورود ها بالاسانید انتهی

دلائل الخیرات نے کہ علمائے صورت نعل کی بنائی ہے اور اوس کا اکرام واحترام

مثل اصلی نعل کے کرتے ہین اور ذکر کیئے ہین اونکے خواص وبرکات اور تجربہ

(حاشیہ:) شرح کے بیان سے ... جناب کا بیان ... کا ... بھی ...

جواب اور کہے ہین اشعار و قوافی صورت نعل مین اور روایت کی ہے اوسکی بہت کی
مسلمانون نے پھر لکھتا ہے و صورة النعل الشریف موجودة عندی وقد جربتہا وحصل
لی النفع و من خواصہا ان من راٰہا لو یعمو ولو یتمالک ان یقبلہا و یضعہا علی وجہہ فاذا
کان ہذا فی صورة نعلہ التی تنسب الیہ فکیف بالصورة المخلوقة من لحمہ و دمہ و
البقعة المنفصلة من جسدہ اور صورت نعل شریف کی میرے پاس موجود ہے
اور مین نے اوسکا تجربہ کیا ہے اور اوس سے نفع حاصل ہوا ہے اور اوس کے خواص
سے ہے کہ جو اوس کو دیکھے نابینا نہو اور بے اختیار اوس کا بوسہ دیوے اور چہرہ پر رکھے پس
جب ہوا ایسا اثر صورت نعل مین اوس جناب کے جو منسوب ہے طرف اوس جناب کے تو کیا
نہ ہوگا اوس صورت کا جو مخلوق ہے گوشت و خون سے اوس جناب کے اور پارہ
جدا ہوا ہے بدن سے اوس جناب کے اور کتاب نفحات الرضا والقبول فی
فضائل المدینة و زیارة الرسول تالیف احمد بن محمد بن احمد حضراوی شافعی چھاپہ
مصر صفحہ ۲۴۶ مین ہے فی کتاب العلل والسؤالات لعبد اللہ بن احمد بن حنبل سالت
ابی عن الرجل یمس منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یتبرک بمسہ و تقبیلہ و یفعل بالقبر
مثل ذالک رجاء ثواب اللہ تعالی فقال لا باس بہ یعنی کتاب علل و سوالات عبد اللہ
بن احمد بن حنبل مین ہے کہ مین نے سوال کیا اپنے پدر سے کہ جو کوئی شخص مس کرے منبر نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور تبرک حاصل کرے اوس سے مس و بوسہ سے اور قبر کو بھی مس کرے
اور بوسہ دے بامید ثواب تو کیسا ہے کہا کہ کوئی مضائقہ نہین و قال السبکی عدم التمسح
بالقبر لیس مما قام الاجماع علیہ اور کہا سبکی نے کہ نہ مس کرنے مین قبر کے اجماع قائم نہین
پھر لکھتا ہے و سبق فی الباب الاول قصة زیارة بلال رضی اللہ عنہ وانہ اتی القبر
فجعل یبکی و یمرغ وجہہ علیہ اور گذر چکا باب اول مین قصہ زیارت بلال کا کہ وہ قبر اقدس
کے پاس آئے اور رونے لگے اور اپنے چہرہ کو قبر پر ملنے لگے پھر لکھتا ہے و ذکر الخطیب
ابن حملة ان بلالا رضی اللہ عنہ وضع خدیہ علی القبر الشریف و ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما کان یضع یدہ الیمنی علیہ اور ذکر کیا ہے خطیب نے کہ بلال نے رخسارون کو

قبر شریف پر رکھا تھا اور ابن عمر داہنا ہاتھ اپنا قبر پر رکھتا تھا پھر کہا کہ شک نہین کہ ما ...
محبت مین حمل کرتاہے اون پر اسکے اور قصد اس سے تعظیم ہے اور لوگون کے مراتب ...
ہین بس بعض نفس کو روک نہین سکتے بلکہ مبادرت کرتے ہین اور بعضون مین تانی سے ...
ٹھہر جاتے ہین پھر لکھتا ہے اور عبارت شیخ مشائخ رملی کی یہ ہے و یکرہ ان یجعل علی القبر ...
وان یقبل التابوت الذی یجعل فوق القبر و استلامہ و تقبیل الاعتاب عند الدخول ...
الاولیاء نعم ان قصد بتقبیلہ التبرک لا یکرہ کما افتی بہ الوالد رحمہ اللہ فقد صرحوا ...
اذا عجز عن استلام الحجر الاسود سن لہ ان یشیر بعصا وان یقبلہا اہ ولا مریہ ...
تقبیل القبر الشریف لو یکن الا للتبرک فہو اولی من جواز ذالک لقبور الاولیاء ...
قصد التبرک اور مکروہ ہے کہ قبر پر سایہ کی چیز بنا دے اور بوسہ دے اوس ...
پر جو قبر پر ہوتا ہے اور مس کرنا اوسکا اور چومنا عتبات کا وقت داخل ہونے ...
زیارت اولیا کے ہان اگر قصد بوسہ سے تبرک ہو تو مکروہ نہین ہے جیساکہ فتوی ...
والد نے پس صراحت کی ہے علمانے کہ جب عاجز آوے مس حجر اسود سے تو مسنون ...
کہ اشارہ کرے عصا سے اور بوسہ دے عصا کو تا آخر اور کچھ شک نہین اسوقت کہ بوسہ ...
قبر شریف کا نہین ہے مگر واسطے تبرک کے پس وہ اولی ہے جواز بوسہ سے واسطے ...
کے بہ نیت قصد تبرک و روی ابو سعید السمعانی عن علی رضی اللہ عنہ قال قدم ...
اعرابی بعد ما دفنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاثۃ ایام فرمی بنفسہ ...
قبرہ و حثی علی راسہ من ترابہ اور روایت کی ہے ابو سعید نے علی علیہ السلام ...
ایک اعرابی بعد تین روز دفن جناب رسول کے اور اپنے تئین قبر اقدس پر گرا ...
خاک قبر سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ آپ نے جو فرمایا وہ ہمنے سنا اور ...
اور آپکے باب مین یہ آیہ آیا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم الآیہ اور مین نے اپنے نفس ...
وجئتک تستغفر لی فنودی من القبر انہ قد غفر لک اور مین آیا ہون پاس آپکے ...
لئے استغفار کیجے پس قبر سے آواز آئی کہ تجھکو بخش دیا گیا و نقل عن ابن ابی الصیف ...
جواز تقبیل قبور الصالحین اور منقول ہے ابن ابی الصیف اور محب طبری ...

...ن کان عن اسماعیل التیمی قال کان ابن المنکدر یصیبہ الصمات فکان ... ویضع خدہ علی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعوتب فی ذالک فقال انہ یستشفی ... بقبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماعیل تیمی سے منقول ہے کہ ابن منکدر کو خاموشی ... عارض ہوتی تھی پس وہ کھڑا ہوتا تھا اور رخسار قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر رکھتا تھا ... کسی نے ملامت کی تو کہا کہ طلب شفا کرتا ہوں قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے تمام ہوئی عبارت ... نفحات الرضا والقبول کی اور کتاب حسن التوسل فی آداب زیارۃ افضل ... الرسل صفحہ الامین ہے اور یہ کتاب حاشیہ اتحاف پر مصر مین چھپی ہے ان الشیخ الامام ... السبکی وضع خد وجہہ علی بساط دار الحدیث التی مسہا قدم النووی لینال برکتہ ... یعنی شیخ امام سبکی نے رخسار اپنا رکھا اوس بساط مکان حدیث پر جسکو مس کیا تھا ... نووی نے تاکہ حاصل کرے برکت کو اوسکے قدم کی پھر لکھتا ہے ان شیخنا تاج ... العارفین امام السنۃ خاتمۃ المجتہدین کان یمرغ وجہہ ولحیتہ علی عتبۃ البیت ... الحجر اسماعیل ونحو ذالک ویاتی عن ابی ایوب الانصاری من نحو وضع ... وجہہ علی القبر الشریف یعنی ہمارے شیخ تاج العارفین خاک آلود کرتے تھے اپنے ... منہ اور ریش کو عتبہ بیت الحرام پر جائے حجر اسماعیل وغیرہ مین اور آتا ہے کہ ابو ایوب ... انصاری نے چہرہ اپنا رکھا قبر شریف پر پھر بعض وہ روایت لکھی ہے جسکو مین نفحات الرضا ... سے نقل کیا اور یہ روایات واقوال کافی ہین استدلال جواز مس وبوسہ مین اون چیزون کے جو امام ... کی طرف منسوب ہو اور ہم کو اس مسئلہ مین اختلاف اہل سنت سے مطلب نہین ہے ... اونکا اتفاق کسی مسئلہ مین تو ہمارے عمل کو کافی نہین ہے اور نہ اونکا اختلاف ہمارے ... لیے مضر ہے چہ جائیکہ جس مین خود اونہین مین اختلاف ہو اور بعض جواز ... کے قائل ہون اور بعض عدم جواز کے اور ہماری روایات مین بلا تردد یہ امور جائز ہین

جواز جزع وماتم مصیبت سید الشہدا علیہ السلام مین

... اور جتنی کی جو روایات فریقین مین ممانعت ہے وہ عام مصیبت پر ہے

اور انبیا و اوصیا علیہم السلام اوس حکم سے مستثنی ہین ورنہ خود وہ حضرات اونکے
مین جزع و بیتابی نکرتے تفسیر درمنثور مین بحوالہ چند کتب مجاہد سے نقل کیا ہے
سورہ یوسف یا اسفا علی یعقوب مین قال یا جزعا کما مجاہد سے کہ قول جناب یعقوب سے
مراد یا جزعا ہے یعنے ہائے بیتابی اور تفسیر مذکور مین حسن سے منقول ہے
جمع اللہ لیعقوب علیہ السلام بنیہ قال لیوسف حدثنی ما صنع بک اخوتک
فابتدأ یحدثہ فغشی علیہ جزعا یعنے جبکہ جمع کیا خدا نے یعقوب اور اونکے فرزندون
تو فرمایا یوسف سے کہ مجھسے بیان کرو جو تمہارے ساتھ تمہارے بھائیون نے کیا
شروع کیا اور بیان کرنے لگے جناب یوسف بیہوش کر گئے جناب یعقوب
ے اور کتاب اتحاف چھاپہ مصر صفحہ ۱۲ مین ہے ما کان اصحابہ صلی اللہ
و سلم بعد موتہ اذا ذکروہ خشعوا واقشعرت جلودہم وبکوا یعنے اصحاب جناب
رسول بعد موت اوس جناب کے جب آنحضرت کا ذکر کرتے تھے تو خشوع کرتے
اور بدن اونکے کانپنے لگتے تھے اور روتے تھے اور صفحہ ۱۳ مین ہے کہ محمد بن منکدر
حدیث املا کرتا تھا تو روتا تھا تا اینکہ لوگ اوسپر رحم کرتے تھے اور عامر بن عبداللہ
زبیر جب ذکر جناب رسول کرتا تھا بکی حتی لا یبقی فی عینہ دمع تو اسقدر روتا تھا
آنکھون مین اوسکے آنسو باقی نرہتا تھا اور صفوان بن سلیم جب حضرت کو ذکر کرتا
بکی حتی یترکہ الناس تو اسقدر روتا تھا کہ لوگ اوس کو چھوڑ دیتے تھے اور نور الابصار
چھاپہ مصر صفحہ ۴۲ مین ہے کہ مروی ہے کہ جب جناب فاطمہؑ نے انتقال کیا اور علی علیہ السلام
دفن سے فارغ ہوکر واپس آئے تو بہت متوحش ہوئے وجزع علیہا جزعا شدیدا
بیتاب ہوئے بشدت اون معظمہ پر کتاب مذکور صفحہ ۱۱ مین ہے امام حسن علیہ

* موید ہے ان روایات کی وہ روایت جو نہج البلاغہ مین ہے کہ فرمایا امیر المومنینؑ نے وقت دفن
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ان الصبر لجمیل الا عنک وان الجزع لقبیح الا علیک
خوب ہے مگر آپ کے باب مین اور بیتابی قبیح ہے مگر آپ پے اور یہ بہت صریح ہے کہ جزع و بیتابی
پر ان حضرات کے مستحبات سے ہے جسکی تصدیق کتب اہل سنت مین بھی ہے ۱۲ منہ

ہیں کہتین امیر المومنین کے پاس آیا جبکہ وہ جناب ضربت ابن ملجم سے زخمی ہوئے
ت للہ الات فقال لی اتجزع فقلت وکیف لا اجزع و انا اراک علی ہذہ الحالۃ پس
ب ہواین حضرت ہرادس جناب نے فرمایا کہ تم بیتابی کرتے ہو مین نے کہا کہ کیونکر
بی نکرون حال آنکہ مین آپ کو اس حالت سے دیکھ رہا ہون اور کتاب اتحاف
ب الاشراف چھاپہ مصر صفحہ ۱۳۳ مین ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام نے رحلت
ارتجت المدینۃ صیاحا فلا تلقی الا باکیا و قام ابو ہریرہ فی مسجد المصطفی
ونادی باعلی صوتہ یا ایہا الناس مات الیوم حب رسول اللہ فابکوا تو مدینہ
ن کے جانے سے دہلنے لگا اور ہر ایک روتا تھا اور کھڑا ہوا ابو ہریرہ مسجد نبی مین اور
اور باواز بلند پکارا کہ اے لوگو آج محبت رسول خدا مر گئی پس روؤ اور نور العیون
ی چھاپہ مصر مین آنا جناب رسول خدا و جناب سیدہ و امیر المومنین و امام حسن
لسلام کا سر اطہر سید الشہدا کے پاس اور شدت رونا ان حضرات کا مذکور ہے اور جناب
ق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ قیامت مین جناب فاطمہ اپنے فرزند حسین کو
ین گی فتصرخ صرخۃ لا یبقی ملک مقرب و لا نبی مرسل الا جثی علی رکبتہ
غشیا علیہ پس چلائین گی اسطرح کہ نہ باقی رہے گا کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل
ے بل ہو جائے گا اور غش کر جائے گا اور دوسری حدیث نیز قریب اس مضمون
ی ہے اور نیز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے نقل کیا ہے کہ روز قیامت
اہن خون آلود حسین لیکر آئین گی فتصرخ و تزج نفسہا عن الناقۃ پس چلائین گی
گی اپنے تئین ناقہ سے اور دوسری حدیث مین اونھین حضرت سے منقول ہے
قیامت مین حسین کو بے سر دیکھین گی فتصرخ صرخۃ فتصرخ النساء لصراخہا
ملائکۃ ایضا ثم تنادی وا ولداہ وا ثمرۃ فواداہ پس چلائین گی
شور سے تمام عورتین چلائین گی اور ملائکہ چلائین گے پھر چلا کر کہین گی کہ ہائے
ے میوہ دل اور جناب صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے ان یوم عاشورا
ملونا وارسل دموعنا وارض کربلا اورثتنا الکرب و البلا فعلی

مثل الحسين فليبك الباكون فان البكاء عليه يحط الذنوب یعنے روز عاشورا نے ہمارے
دلون کو جلا ڈالا اور ہمارے آنسو جاری کئے اور زمین کربلا باعث ہمارے کرب و بلا کی
ہوئی پس مثل حسین کے چاہیے کہ روئین رونے والے کہ رونا اوس جناب پر محو کرتا ہے
گناہون کو اور اوسی کتاب مین ہے کہ غلام امام زین العابدین علیہ السلام نے اون
جناب کی شدۃ بکا کو دیکھکر عرض کیا کہ آپکا رونا کم نہین ہوتا حضرت نے فرمایا کہ جناب یعقوب
نبی ابن نبی تھے اور اونکے بارہ بیٹے تھے فقط ایک فرزند غائب ہو گیا تھا فشاب راسه
من الحزن و تحدب ظهره من الغم و ذهب بصره من البكاء و ابنه في دار الدنيا وانا
رايت ابي وسبعة عشر من اهل بيتي مقتولين فكيف ينقضي حزني ثم بكى بكاء شديدا
پس بوڑھے ہو گئے حزن سے اور کمر جھک گئی غم سے اور بصارت جاتی رہی رونے اور
حالانکہ فرزند اونکے دار دنیا مین زندہ تھے اور مین نے دیکھا اپنے پدر اور سترہ اہلبیت
کو کشتہ پس کیونکر منقضی ہو حزن میرا پھر بشدت روئے اور نیز کثرت و شدۃ بکا اہلبیت
کو لکھا ہے جب اہل حرم شام سے واپس آئے یہ تو اہلسنت کی کتابون کی روایات ہین اور
کتب امامیہ مین احادیث جزع و بکا مصائب جناب سید الشہدا روحی و روح العالمین
له الفدا پر لا تعد و لا تحصی ہین پس اونپر جزع و بکا مین اعتراض نہین ہوسکتا بلکہ سنیون
کے کتب مین اون امور پر جزع و بکا مذکور ہے جنمین ہرگز سزاوار نہین ہے چنانچہ حیوۃ
الحیوان دمیری حال خلافت خلیفہ ثانی مین مجاہد سے منقول ہے کہ لوگون نے ذکر
ابن عباس مین فضیلت ابو بکر کو پھر فضیلت عمر کو بیان کیا فلما سمع ابن عباس ذكر
عمر رضي الله عنه بكى بكاء شديدا حتى اغمي عليه پس جبکہ سنا ابن عباس نے ذکر عمر کو
بشدت روئے تا اینکہ بیہوش ہو گئے اور اسعاف الراغبین محمد بن صبان مصری
مین ہے اور یہ کتاب حاشیہ نور الابصار پر مصر مین چھپی ہے في رواية طلق صلى الله عليه
وسلم حفصة فبلغ ذالك عمر فحثى على راسه التراب یعنے ایک روایت مین ہے کہ طلاق
دیا رسول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے حفصہ کو پس عمر کو خبر ہوئی تو اونے سر پر اپنے خاک ڈالی
اور تفسیر درمنثور سورہ نور قصہ مین عائشہ کے راہ مین رہ جانے کے سبب گم ہو

لیتی کہے جبکہ جناب رسول خدا نے طلاق عائشہ مین اصحاب سے مشورت کی عائشہ
کہتی ہے فبکیت یومی ذالک فلا یرقالی دمع ولا اکتحل بنوم فاصبحا ابوای عندی وقد
بکیت لیلتین ویوما لا اکتحل بنوم ولا یرقالی دمع وابوای یظنان ان البکا فالق کبدی
یعنے مین روتی رہی دن بھر آنسو میرا نہ تھما اور نہ مین سوئی اور صبح کی میرے والدین نے
پاس میرے درحالیکہ مین دو شب اور ایک دن رویا کی اور نہ سوئی اور نہ آنسو تھما اور
میرے والدین گمان کرتے تھے کہ کثرت بکا سے میرا جگر شگافتہ ہو جائے گا اور روایت
دیگر اسی قصہ مین ہے فبکت عائشۃ وامہا ام رومان وابوبکر وعبدالرحمان وبکی معہم
اہل الدار یعنے روئی عائشہ اور ماں اوسکی ام رومان اور ابوبکر اور عبدالرحمان اور روئے
ساتھ اونکے سب اہل مکان اور اسی قصہ مین بسند صحیح عائشہ سے نقل کیا ہے کہ جب مجھپر
تہمت لگی ہممت ان اتی قلیبا فاطرح نفسی فیہ تو مین نے چاہا کہ کسی کنوئین کے پاس آکر
اپنے تئین اوسمین گرادون تفسیر مذکور سورہ تحریم مین عمر سے منقول ہے کہ جب جناب
رسول خدا نے اپنی ازواج کو ترک کیا تو مین حفصہ کے پاس آیا اور کہا واللہ لقد علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحبک ولولا انا لطلقک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فبکت اشد البکا یعنے قسم خدا کی کہ مین نے جانا کہ جناب رسول خدا تجھے دوست
نہین رکھتے اور اگر مین نہ ہوتا تو تجھے طلاق دیدیتے پس روئی حفصہ بہت شدت سے اور
تفسیر مذکور سورہ توبہ مین ابن عباس سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واپسی غزوہ تبوک مین قبر پر اپنی والدہ آمنہ کے آئے تو دیر تک مناجات کی
وانہ بکی فاشتد بکاؤہ فبکی ھولاء لبکائہ فقالوا ما بکی نبی اللہ ھذا البکاء الا وقد
حدث فی امتہ شیء لم یطقہ فلما بکی ھولاء قام فرجع الیہم فقال ما یبکیکم قالوا یا نبی
اللہ بکینا لبکائک پھر روئے حضرت اور رونا شدید ہوا پس لوگ بھی حضرت کے رونے
پر رونے لگے پس کہا لوگون نے کہ نہین روئے نبی خدا اسطرح کا رونا مگر کوئی امر اونکی
امت مین ایسا حادث ہوا جسکی طاقت اوس حضرت کو نہ ہوتی پس جب وہ لوگ رونے لگے
تو حضرت اوٹھے اور پاس اونکے آئے اور کہا کہ تم لوگ کیون روتے ہو اونہون نے کہا

نہ آپ کو روتا دیکھکر روئے حضرت نے فرمایا کہ مین اپنی مان کی قبر پر آیا اور دعا کی کہ خدا
شفاعت کی بروز قیامت مجھے اجازت دے پس خدا نے اجازت نہ دی پس مجھے اوس پر
رحم آیا کہ وہ میری مان ہین پس رویا مین تا آخرہ انتہی اور یہ روایت مخالف اتفاق امامیہ
علیہم السلام ہے کہ جناب آمنہ مسلمہ تھین اور جنت مین رہی ہون گی ضرورت جناب
کو اجازت شفاعت حاصل کرنیکی تھی لیکن بہرحال حسب اعتقاد سنیان نعوذ باللہ جناب
رسول صلعم کافرہ پر رحم کہا کر بشدت روئے پس مسلم پر اور مسلم بھی وہ مسلم جو سردار جوانان
اہل جنت ہو بشدت رونا کب ممنوع ہو سکتا ہے جواز سیہ پوشی ماتم سیدالشہدا علیہ السلام
سیہ پوشی مذہب اہلسنت مین عموماً مستحب ہے اور ماتم و سوگ مین جو اونکے علما سیہ پوشی کو منع
کرتے ہین تو علاوہ اسکے کہ اونکی ممانعت ہمارے لئے کافی نہین ہے سیدالشہدا علیہ السلام کا ماتم
عام ماتم کے برابر بھی نہین ہے جو قیاس اوسکا عام ماتم پر کیا جائے مولوی عبدالحلیم
لکھنوی رسالہ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس والحریر مین لکھتے ہین اور یہ رسالہ
مسئلہ سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا مستحب ہے اور آپ نے کمل سیاہ اور عمامہ سیاہ کا استعمال کیا
ہے مگر ماتم اور سوگ کے واسطے سیاہ پہننا درست نہین ہے اور بعضے فقہانے جو سیاہ کپڑے
کو بدعت لکھا ہے وہ غافل ہین فن حدیث سے مؤلف کہتا ہے کہ تیسیر الوصول کتاب
اللباس مین حضرت کے عمامہ سیاہ پہننے کی روایت مسلم و ابو داؤد و نسائی سے نقل کی ہے
اور نیز سنن ابو داؤد سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے کمل سیاہ ام خالد کو اپنے ہاتھ سے اوڑھایا
اور نیز کتاب مذکور سے حضرت کی چادر سیاہ اوڑھنے کی روایت زبانی عائشہ کے نقل کی
ہے انتہی اور نزدیک امامیہ کے لباس سیاہ مکروہ ہے سوا عمامہ و عبا و موزہ کے اور غیر مکروہ ہے
ماتم سید جوانان اہل جنت مین جسکا ماتم ملائکہ و حور و انبیا و سائر مومنین مین جاری ہے
اسلئے کہ ماتم اوس جناب کا مثل ماتم عوام مسلمین کے نہین ہے بموجودگی امام زمان
لباس سیاہ حضرت کے ماتم مین پہنا گیا اور اگر اہل سنت بھی کچھ انصاف
راہ دیکر اوس جناب کے ماتم کو عام مسلمانون کے ماتم سے ممتاز سمجھین تو
بیان تو ہر حال مین لباس سیاہ مستحب ہے لیکن اونکے انحراف سے بعید

جواز تعزیہ و شبیہ بنانے کا

...بنانے کی روایت کتب اہلسنت مین موجود ہے لیکن اوسکو نہین دیکھتے اور تعزیون پر اعتراض
...چنانچہ بعض کتب مین اسطرح مرقوم ہے فی مفاتیح المسائل لا باس بتقبیل قبر والدیہ
...کر فی کفایۃ الشعبی ان رجلا جاء الی النبی صلعم فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل
...باب الجنۃ والحور العین فامرہ النبی ان یقبل رجل الام و جبھۃ الاب وروی انہ قال
...رسول اللہ ان لم یکن ابوان فقال قبل قبرھما قال ان لم اعرف قبرھما قال خط خطین
...واجعل الواحد قبر الام والاخر الاب فقبلھما ولا تحنث فی یمینک مفاتیح المسائل
...میں نہین ہے مضائقہ بوسہ مین قبر والدین کے اسلئے کہ کفایہ شعبی مین ہے کہ ایک شخص
...پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور کہا یا رسول اللہ مین نے قسم کہائی ہے کہ بوسہ دون
...کو در جنت کی اور حور العین کو پس حکم دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
...دے پانے مادر کو اور پیشانی پدر کو اور مروی ہے کہ اونے کہا کہ یا رسول اللہ اگر
...نہون فرمایا کہ بوسہ دے اونکی قبرون کو اونے کہا کہ اگر قبرین اونکی معلوم نہون
...دو خط کھینچ اور قرار دے ایک کو قبر مادر اور دوسرے کو قبر پدر پس بوسہ دے دونون
...خلاف قسم نکر اور کتاب دلائل الخیرات مین کہ کتب معتبرۂ اہلسنت سے ہے صورت
...جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مع صورت قبر شیخین منقوش ہے
...اوسکے یہ عبارت مرقوم ہے ھذہ صفۃ الروضۃ المبارکۃ التی دفن فیہا رسول
...صلعم و صاحباہ ابی بکر و عمر انتھی اور تفسیر درمنثور سورۂ نور آیۂ افک مین بروایت
...عباس روایت طویل مین منقول ہے الطیبات للطیبین عائشۃ طیبھا اللہ لرسولہ
...جبرئیل فی سرقۃ من حریر قبل ان تصور فی رحمھا یعنے زنان پاک واسطے
...اسکے ہین خدا نے پاک کیا عائشہ کو واسطے اپنے رسول کے لائے اوسکو جبرئیل
...قبل اسکے کہ پتلہ بنائی جائے رحم مین اپنی مان کے اور روایت دیگر مین ہے
...جاء الملک بصورتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے لایا فرشتہ میری

تصویر کو پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور روایت دیگر مین نیز عائشہ
ہے کہ مین زنان نبی پر دس باتون مین افضل ہون تا اینکہ کہا وجاء جبرئیل بصورتی
فی حریرۃ وقال تزوجہا فانہا امرأتک یعنے لائے جبرئیل تصویر میری آسمان سے حریر مین
کہا کہ تزویج کرو اس سے کہ یہ تمہاری زوجہ ہین اور ان روایات سے عائشہ کی
کا آنا آسمان سے مذکور ہے اور اگر وہ تصویر منقوش تھی تو جواز شبیہ کا اس سے ظاہر
اگر وہ تصویر سایہ دار تھی تو اوس سے تو جواز بُت تک کا ہوتا ہے چہ جائیکہ شبیہ اور اگر
کو خواہ نخواہ صورت منقوشہ پر محمول کرین تو گڑیون اور اسپ ذو الجناحین کے کھیلنے
عائشہ کے حسب مرضی جناب رسول جو گذر چکی ایسی روایت ہے جسمین تاویل نہ
پڑتی پس بہر حال شبیہ بنانے کے جواز مین کلام ہو نہین سکتا کہ وہ شبیہ سایہ دار
کی بھی نہین ہے بلکہ نقل روضہ وغیرہ ہے و واضح ہو کہ یہ کل اعتراضات سُنیون
جنکے جواب ہمیشہ شیعہ دیا کئے چنانچہ ایک رسالہ گمنام کے جواب مین جسمین استعمال
تعزیہ داری و بکا وغیرہ پر اعتراض تھا ہمارے مذہب کے ایک بزرگوار نے ار
صارم لکھا ہے جو لکھنؤ مین چھپا ہے بلکہ چند روز ہوئے کہ ایک ناصبی گمنام نے تعزیہ
ولباس ماتم وغیرہ کی ممانعت مین ایک اشتہار نیر اعظم پریس مرادآباد مین شایع کیا
وندان شکن اوسکا ایک منصف سُنی المذہب ساکن کلکتہ نے نیز چھاپ کر شایع کیا خدا
جزائے نیک دے اور امامیہ ہمیشہ ان امور کے اونکے کتب سے مجیب ہوا کئے نہ یہ کہ خود ہی ا
ہون اور حامی و منہج طریقہ خوارج و نواصب و معلن جہر دشمنان علی بن ابیطالب علیہ السلام
جناب خواجہ عابد حسین صاحب سہارنپوری نے جو باوجود ادعائے تشیع ان امور مین نواصب
کی تقلید کی ہے تو اونکو زمرۂ امامیہ مین سمجھنا اس مذہب کی توہین ہے کیونکہ اونہون نے
انذار الکافرین و رسالہ یا علی مدد مین خلاف کل علمائے امامیہ کلمات مضلۂ اہل باطل سے ضعفائے اہل
عقائد مین فتور ڈالا اور باوجود ادعائے تشیع ائمہ علیہم السلام کی شان مین کلمات بیہودہ
استعمال کئے جنکو کوئی منصف سُنی بھی زبان پر جاری نہ کریگا پس اگر وہ شیعہ مین تو ویسے
ہین جنکے باب مین امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ معاویہ میرے لیے بہتر ہے ان لوگون

...میرے شیعہ ہونے کے درپئے ہوئے میرے قتل کے اور مال و اسباب میرا لوٹ لیا و الله
...سے عہد لیکر اپنے خون ریزی کی حفاظت کرون اور امان مین رہون بسبب اوسکے
...بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگ مجھے قتل کرین اور اہل و عیال میرے ضایع ہون و الله
...سے جنگ کرون تو وہ لوگ گردن پکڑ کر بصلح مجھے اوسکے حوالہ کر دینگے پس و الله
...سے صلح کرون درحالیکہ باعزت رہون بہتر ہے اس سے کہ وہ مجھے قتل کرے درحالیکہ
...اسیر رہون تا آخر حدیث پس خدا اونکی ہدایت کرے اور ضعفائے امامیہ کو اونکے
...سے محفوظ رکھے الحمد للہ کہ جواب اونکے دونون رسالون کا بطریقہ امامیہ الکلام الحسن
...ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الکافرین مین قبل ازین شایع ہو چکا ہے اخیر
...اقوال کفر آمیز بھی مذکور ہین اور بتوفیق خدا و مدد ائمہ ہدیٰ بروایات و اقوال اہلسنت
...رسالہ افحام الحائرین تالیف ہوا و ذالک فی الحادی و العشرین من شہر
...الاول ۱۳۰۹ھ و الحمد للہ اولا و آخرا و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین اجمعین

...الاستاذ الماہر الجناب مولوی السید محمد باقر ابن عم المصنف

المرتضیٰ شمس العلے بدر التقی	فخر الوری کالمرتضیٰ علم الہدیٰ
نعم المحقق کامل العرفان	نعم المحدث ناصر الایمان
من ذاتہ للعلم بحر ذاخر	بل فی بحار العلم درّ فاخر
او فی ریاض الشرع ورد احمر	او فی سماء الدین نجم ازہر
الشاغل بالامر بالمعروف	مع نہیہ عن منکر معروف
نعم ابن عمی ارشد الاخوان	لا زال محفوظا عن الحدثان
ردّ علی ہفوات ذی الوسواس	من قولہ کان مضل الناس
بعد المبین فی نفسہ نکر اٰسر	افتی علی تکفیرہ العلماء
زل عن النہج القویم ثم ضل	فاضل مخلوقا کثیرا ثم ذل

[illegible]

فتجاب هذا اللوذعی بفضله ... وأثار قلب لنا بعين لهن له

قد علم الناس طريق جوابهم ... من قول اهل السنة وكتابهم

نعم الجواب لمسكت للجاحد ... لا يمكن رد الجواب لواحد

نعم الجواب ذا الكريم تقبلا ... فجزاه خيرا اذ عليه تفضلا

قد جاء للتاريخ صوت الهاتف ... طاب الجواب من كتاب مخالف

ثواعد العام لغير الخذ عنه ... بهت الذي بالوهم جاء ببدعة

ان شئت تاريخا مسيحيا له ... فاسمع لبهت البين واعدد كله

باح الجواب به هدى وبهاء ... بالفضل واشتهرت به الاعلى

تاریخ تصنیف جناب سید حیدر حسین صاحب فیض آبادی وکیل حیدرآباد دکن در زبان فارسی قصد مجاور شهد

ای چه ارمغان کز عالم صدق و یقین ... خوش از حدیث مصطفی و زنص قرآن آمده

ارباب دین مصطفی صد مژده باد ابر شما ... کاندر جهان گلدستهٔ از باغ رضوان آمده

ذی فضل سید مرتضی ارباب دین را پیشوا ... الحق بحق شد رهنما کو نور ایمان آمده

برهم دریده از صحیح اوراق نامربوط او ... گز هرزه گوئے نسخهٔ انذار اعلان آمده

بالله جواب با صواب از علم و عقل آمد کنون ... بنوشت رد آن مضل کو محض هذیان آمده

بار دگر بر جان خصم از قهر رب ذو المنن ... افهام بهر حائرین چون برق جولان آمده

گویم جواب منکرین یا چون عتاب از مرتضی ... یا از فلک تیر شهاب از بهر شیطان آمده

آن کس که در سر ولایت از علی منکر شود ... ای العجب ثم العجب او چون مسلمان آمده

او عابد گم کرده ره این رهبر معنی طلب ... او حق فراموش آمده این عین ایقان آمده

با اهلبیت این متبع او منکر مقصود وحی ... این معترف او منحرف بر حلم یزدان آمده

این بر شفاعت بهره مند او نا امید از مصطفی ... زین ملت بیضا که فخر جملهٔ ادیان آمده

این هم فقیه محترم هم ناصر دین نبی ... او در پی تخریب دین از بهر کتمان آمده

هر چند فیض الحق مبین برها نهاده متقی ... الحق برائے مومنین این تازه احسان آمده

حیدر بفکر سال شد کامد ندائے هاتفے ... تمام شد این حجت و برهان حق با سیف [illegible] آمده ۱۳۱۹ھ

مطبوعہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

تتمہ افہام الحائرین از جانب سید محمد حسن کمال پوری

تحریرات فضلائے ہند و فتاوی علمائے مجتہدین عراق در ارتداد و عدم تشیع خواجہ عابد حسین سہارنپوری مدرس مدرسۂ منصبیہ میرٹھ مصنف رسالۂ انذار الناذرین و رسالۂ یاعلی مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی آلائہ والصلوۃ علی محمدؐ و خلفائہ اما بعد حقیر سید محمد حسن کمال پوری خدمات مومنین میں التماس کرتا ہے کہ جب میں نے کتاب الکلام الحسن تصنیف عالیجناب مولانا السید محمد مرتضی صاحب جونپوری در رد رسالۂ انذار الناذرین و رسالۂ یاعلی مدد میں چھاپی اور کتاب مذکور کو جناب مصنف موصوف نے پاس خواجہ عابد حسین صاحب سہارنپوری مصنف ہر دو رسالہ مذکورہ کے میرٹھ میں رجسٹری کرا کے بھیجا اوسوقت خواجہ صاحب سہارنپوری باوجود اعتقاد عدم جواز استغاثہ بائمہ ہدیٰ علیہم السلام مستغیث فریادی خدمت علمائے لکھنؤ میں آئے اون دنون رسالۂ دیگر ارغام الماکرین فی رد منہا انذار الناذرین جسمیں علمائے لکھنؤ کے فتاوی اونکے ارتداد میں مندرج تھے زیر طبع تھا چنانچہ خواجہ صاحب ایک ماہ کے لکھنؤ میں مقیم رہے اس عرصہ میں رسالہ ارغام الماکرین بھی شایع ہو گیا خواجہ صاحب ایک ماہ تک لکھنؤ میں بہت خاک اوڑائی اور نہایت کوشش کی کہ حضرات مجتہدین اونکے اور اونکے اقوال کی صحت فرما کر تصدیق کر دیں اور بعض حضرات نے جو کہ عقائد باطلہ خواجہ صاحب کو برحق جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحیح ہیں باور باین ہمہ خیالات فاسدہ خود بھی

مدعی اجتہاد ہین اونہون نے اونکی سفارش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا بلکہ بعض مجتہدین سے ا
کہ جو کچھ خواجہ صاحب نے اپنے رسالون مین لکھا ہی وہ بہت حق ہے مگر الحمد للہ کہ وہ حضرات
ناحق شناس اپنے حصول مقاصد مین خائب و خاسر رہے اور اونکی فریاد و غلامان اہلبیت سے کسی نے و
اور خواجہ صاحب ایمان کو طاق عدوان پر رکھے میرٹھ واپس تشریف لیگئے پھر خواجہ صاحب نے میرٹھ ہو کر
وسائل سے چاہا کہ اونکے ایمان کی تصدیق ہوجاے چنانچہ جناب مستطاب مولانا مولوی سید مقرب علی
مدرس اول ہائی اسکول ریواڑی ضلع گورگانوان کو خط لکھا کہ وہ مجتہدین سے اونکے ایمان کی تصدیق
کرادین مگر اوسمین بھی کامیاب نہ ہوئے اور جو کچھ جناب ممدوح نے جواب مین اونکے لکھا وہ آئینہ
اور جبکہ ہر طرح خائب و خاسر ہوئے تو ایک گمنام تحریر مملو از سب و شتم مصنف الکلام الحسن وارغام
کے پاس اونکے کسی ہوا خواہ نے بھیجی جسکا ذکر اولاً انعام الحائرین مین مندرج ہی اور مین نے بمزید توضیح
مثل استفتائے مندرجۂ ارغام الماکرین فارسی مین لکھوا کر علمائے عراق دام ظلہم سے جواب
طلب کیا الحمد للہ کہ وہان کے علمانے بھی صاف صاف لفظون مین ارتداد و عدم تشیع مصنف
انذار النافرین و رسالۂ یا علی مدد کا لکھ دیا اور بعض تحریرات دیگر کی بھی عراق سے آنے کی امید ہی

ا؎ وہ تو خود اپنے خیال کی مجتہد ہین لیکن مین کہتا ہون کہ اگر کوئی مجتہد جامع الشرائط بفرض محال کسی منکر فضائل و مراتب
علیہم السلام کے اقوال ناشائستہ کی تصویب کرے تو کیا پھر وہ قابل اجتہاد باقی رہے گا کیا وہ خود کافر نہو جائیگا کیا مسئلۂ امامت
سنیون کے ہمارے یہان بھی سہل ہے کیا اصحاب امام سے ایکنے دوسرے کو اختلاف جزئیۂ امامت مین ترک نہین کیا دیکھو
ان الارض کلہا للامام کافی کا کہ ابن ابی عمیر و ہشام سے جو دونون اصحاب کبار امام سے تھے بڑے موافقت تھی اور
ابن ابی عمیر اونکی ملاقات کو آیا کرتے تھے پس ترک کردیا اور مخالفت کی ہشام کی اور سبب اس کا یہ ہوا کہ ابو مالک مین خاص
سے تھے اور ابن ابی عمیر مین ایک باب امامت مین مخاصمت ہوئی ابن ابی عمیر نے کہا کہ کل دنیا امام کی ملکیت ہے اور وہ
ہین بغیر مالکان سے اور ابو مالک نے کہا کہ لوگون کی ملکیت اونہین کی ملکیت ہے مگر جسمین خدا حکم کرے امام کے لیے غنیمت و خمس وغیرہ
وہ امام کی ملکیت ہوگی پس دونون راضی ہوئے فیصلہ ہشام بن حکم پر اور آئے پاس اونکے پس ہشام نے فیصلہ موافق ابو مالک
غضبناک ہوئے ابن ابی عمیر اور بعد اسکے ہشام کی ملاقات ترک کردی انتہی در جلالت ہشام مانع ہی کہ وہ اس اعتقاد پر قائم
جبکہ اصحاب امام مخالفت خفیف امر امامت مین قابل ترک ہون تو کیونکر ہم ایک عاصی کو جو صریحاً توہین امام کی کرے کافر و مرتد نہ سمجھین

درمیان مین آگئین تو ان شاء اللہ وہ بھی چھاپ دیجائینگی والا کسی دوسرے موقع پر شایع کیجائینگی حالانکہ
جسقدر مندرج ہر وہ بھی بہت کافی ہر اور بعض تحریرات فضلائے ہندکی جو مصنف الکلام الحسن کے
پاس آئی تھین حسب استدعا میری جناب موصوف نے میرے پاس بھیجی ہین پس اونکو اور بعض تحریرات
واقعہ دیگر کو شامل کرکے شایع کرتا ہون تاکہ عموماً حضرات مومنین کو معلوم ہو جائے کہ سب نے بیک زبان
ارتداد و عدم تشیع مصنف انتصار الناصرین کا اپنی تحریرات مین صاف طریقہ سے ثابت کیا ہو پس
جبتک وہ خود اپنے دونون رسالون کے خلاف حق ہونے کا اقرار نہ کرین اور اونکے مضامین
ضلالت آگین سے توبہ کرکے شایع نہ کرین اونکا تشیع و ایمان ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہین حق سبحانہ تعالے
جمیع مومنین موقنین کو عقائد حقہ پر ثابت قدم رکھے اور کلمات ضلالت آمیز و عقائد باطلہ خواجہ صاحب
سہارنپوری سے اونکے قلوب مین کسیطرح کا اثر نہ ہونے دے آمین ثم آمین

نقل تحریر جناب مولانا سید مظہر حسن صاحب تعلقہ دار مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی مصنف
قواضب الاسیاف برادر حقیقی و داماد فخر المتکلمین علامہ سید حامد حسین صاحب مرحوم جسکو
مصنف کتاب الکلام الحسن کے پاس بھیجا جبکہ کتاب عین المعین کو راونکے پاس پہونچی

سلام ازکے من المسک و العنبر و اعلی من الیاقوت الاحمر و ابہی من اللآلی و الدرر و اجلی من الشمس
و القمر و اصفی من ماء الکوثر ارق من النعیم و انصح من اللجین و الذ من الوصل بعد البین علی نخبۃ علماء
الربانیین و زبدۃ الفضلاء و المحدثین العارف باللہ و رسولہ و الائمۃ المعصومین آنس اہل زمانہ
باخبار اہل البیت الطاہرین بدر رحنادس الدجی حلیف الورع و التقی سمی علم الہدی جناب المولوی
سید محمد مرتضی سلمہ اللہ العلی الاعلی و بعد بس و رین آوان از کثرت اسفار و عدم قرار مصداق
این شعر بودم * فیوما بحزوی و یوما بالعقیق * و بالعذیب یوما و یوما بالخلیصاء * کہ کتاب مستطاب
نخبۃ الزمن الکلام الحسن اول بمصطفیٰ آباد وطن از ان نزد فقیر در بٹی سادات کہ آن روی گنگ است
رسید و روز دیگر بمصطفیٰ آباد و آمدم و از انجا بہ بہا ورگنج کہ موضعی است از علاقہ حقیر رفتم و دیروز باز
بمصطفیٰ آباد معاودت کردم ہرچند کہ بسبب تشتت احوال و ضیق مجال استیعاب فرصت مطالعہ این
نعمت عظمی و موہبت کبری نیافتم و لکن بالکلیہ محروم ہم نماندم و از مقامات عدیدہ دیدم و بروس

مدعی اجتہاد ہین اونہون نے اونکی سفارش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا بلکہ بعض مجتہدین سے کہا
کہ جو کچھ خواجہ صاحب نے اپنے رسالون مین لکھا ہی وہ بہت حق ہے مگر الحمد للہ کہ وہ حضرات
ناحق شناس اپنے حصول مقاصد مین خائب و خاسر رہے اور اونکی فریاد غلامان اہلبیت سے کسی نے نہ سنی
اور خواجہ صاحب ایمان کو طاق عدوان پر رکھے میرٹھ واپس تشریف لیگئے پھر خواجہ صاحب نے میرٹھ پہونچکر دیگر
وسائل سے چاہا کہ اونکے ایمان کی تصدیق ہو جاے چنانچہ جناب مستطاب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب
مدرس اول ہائی اسکول ریواڑی ضلع گورگانوان کو خط لکھا کہ وہ مجتہدین سے اونکے ایمان کی تصدیق
کرادین مگر اوسمین بھی کامیاب نہ ہوئے اور جو کچھ جناب ممدوح نے جواب مین اونکے لکھا وہ آیندہ مندرج
ہی جبکہ ہر طرح خائب و خاسر ہوئے تو ایک گمنام تحریر مملو از سب و شتم مصنف الکلام الحسن و ارغام الماکرین
کے پاس اونکے کسی ہواخواہ نے بھیجی جسکا ذکر اولا افہام الحائرین مین مندرج ہی اور مین نے بمزید توضیح
مثل استفتائے مندرجہ ارغام الماکرین فارسی مین لکھوا کر علمائے عراق دام ظلہم سے جواب
طلب کرایا الحمد للہ کہ وہان کے علمانے بھی صاف صاف لفظون مین ارتداد و عدم تشیع مصنف
انذار الناقرین و رسالہ یا علی مدد کا لکھ دیا اور بعض تحریرات دیگر کی بھی عراق سے آنے کی امید ہی اگر آئی

سلہ وہ تو خود اپنے خیال میں مجتہد ہین لیکن مین کہتا ہون کہ اگر کوئی مجتہد جامع الشرائط بفرض محال کسی منکر فضائل و مراتب ائمہ
علیہم السلام کے اقوال ناشائستہ کی تصویب کرے تو کیا پھر وہ قابل اجتہاد باقی رہے گا کیا وہ خود کافر نہو جائیگا کیا مسئلہ امامت مثل
سنیون کے ہمارے یہان بھی سہل ہے کبہا اصحاب امام سے ایک نے دوسرے کو اختلاف جزئیہ امامت مین ترک نہین کیا دیکھو باب
ان الارض کلہا للامام کافی کا کہ ابن ابی عمیر و ہشام سے جو دونون اصحاب کبار امام سے تھے بڑے موافقت تھی اور ہرروز
ابن ابی عمیر اونکی ملاقات کو آیا کرتے تھے پس ترک کر دیا اور مخالفت کی ہشام کی اور سبب اس کا یہ ہوا کہ ابو مالک مین جو خاصان ہشام
سے تھے اور ابن ابی عمیر مین ایک باب امامت مین مخاصمت ہوئی ابن ابی عمیر نے کہا کہ کل دنیا امام کی ملکیت ہے اور وہ اوسمے تصرف
ہین دیگر مالکان سے اور ابو مالک نے کہا کہ لوگون کی ملکیت اونہین کی ملکیت ہے اگر جسمین خدا حکم دیا امام کے لیے غنیمت و خمس وغیرہ سے پس مخص
وہ امام کی ملکیت ہوگی پس دونون راضی ہوئے فیصلہ ہشام بن حکم پر اور آئے پاس اونکے پس ہشام نے فیصلہ موافق ابو مالک کے کیا تو
غضبناک ہوئے ابن ابی عمیر در بعد اسکے ہشام کی ملاقات ترک کر دی انتہی اور جلالت ہشام مانع ہوئی کہ وہ اس اعتقاد پر قائم رہے ہو جبکہ پس
جبکہ اصحاب امام مخالف خفیف امر امامت مین قابل ترک ہون تو کیونکر ہم ایک عاصی کو جو صریحا توہین امام کی کرے کافر و مرتد نہ سمجھین گے ۱۲

درمیان مین آگئین تو ان شاء اللہ وہ بھی چھاپ دیجائینگی والا کسی دوسرے موقع پر شایع کیجائینگی حالانکہ
جسقدر مندرج ہو وہ ہی بہت کافی ہو اور بعض تحریرات فضلاے ہندکی جو مصنف الکلام الحسن کے
پاس آئی تھین حسب استدعا میری جناب موصوف نے میرے پاس بھیجدین لہذا اونکو اور بعض تحریرات
نافعہ دیگر کو شامل کرکے شایع کرتا ہون تاکہ عموماً حضرات مومنین کو معلوم ہو جائے کہ سب نے بیک زبان
ارتداد و عدم تشیع مصنف انذار الناکثین کا اپنی تحریرات مین صاف طریقہ سے ثابت کیا ہو پس
تا وقتیکہ وہ خود اپنے دونون رسالون کے خلاف حق ہونے کا اقرار نہ کرلین اور انکے مضامین
ضلالت آگین سے توبہ کرکے شایع نہ کرین اونکا تشیع و ایمان ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہین حق سبحانہ تعالے
جمیع مومنین مع قتنین کو عقائد حقہ پر ثابت قدم رکھے اور کلمات ضلالت آمیز و عقائد باطلہ خواجہ صاحب
سہارنپوری سے اونکے قلوب مین کسیطرح کا اثر نہ ہونے دے آمین ثم آمین

نقل تحریر جناب مولانا سید مظہر حسن صاحب تعلقہ دار مصطفےٰ آباد ضلع راے بریلی مصنف قواضب الاسیاف برادر حقیقی و داماد فخر المتکلمین علامہ سید حامد حسین صاحب مرحوم جسکو مصنف کتاب الکلام الحسن کے پاس بھیجا جبکہ کتاب مذکور اونکے پاس پہونچی

سلام ازکی من المسک و العنبر و اعلی من الیاقوت الاحمر و ابہی من اللآلی و الدرر و اجلی من الشمس
والقمر و اصفی من ماء الکوثر ارق من النعیم و انجح من اللجین و الذ من الوصل بعد البین علی نخبۃ علماء
الربانیین و زبدۃ الفضلاء و المحدثین العارف باللہ و رسولہ و الائمۃ المعصومین آنس اہل زمانہ
باخبار اہل البیت الطاہرین بدر حنادس الدجی حلیف الورع و التقی سمی علم الہدی جناب المولوی
السید محمد مرتضی سلمہ اللہ العلی الاعلی و بعد پس درین آوان از کثرت اسفار و عدم قرار مصداق
این شعر بودم * فیوما بحزوی و یوما بالعقیق * و بالعذیب یوما و یوما بالخلیصاء * کہ کتاب مستطاب
اجوبۃ الزمن الکلام الحسن اول بمصطفی آباد و بعد ازان نزد فقیر در پٹی سادات کہ آن لروئی گنگ است
رسید روز دیگر بمصطفی آباد آمدم و از انجا بہادر گنج کہ موضعی است از علاقہ حقیر رفتم و دیروز باز
بمصطفی آباد معاودت کردم ہرچند کہ بسبب تشتت احوال و ضیق مجال استیعاب فرصت مطالعہ این
نعمت عظمی و موہبت کبری نیافتم ولکن بالکلیہ محروم ہم نماندم و از مقامات عدیدہ دیدم و بروس

مسائل و اجوبهٔ شافیهٔ آن وا رسیدم و اطائب اثمار آن را چیدم و حظّی وافر بر داشته بشکر الٰهی رطب اللسان گردیدم که درین جز زمان که هر کسی مطلق العنان و هر ناکسی فرعون بی سامان هر جاهلی خود را از راسخین فی العلم میداند و هر عامی دعوئ اجتهاد می کند هر چه در دلش می آید می سراید و هر چه میخواهد می چاید نه خوفی از رب العالمین نه شرمی از سید المرسلین نه پاس دین مبین نه لحاظ شرع متین نه ادب ائمهٔ معصومین مثل جناب شما عالم ربانی و نور شعشعانی در غیر لکهنؤ هم موجود است فجزاکم الله خیر الجزاء و قمع بکم شر الاعداء و از غرائب اتفاقات این است که قبل ازین بدو سال یا زیاده قصیده در شان جناب امیر المومنین و دیگر ائمهٔ معصومین سلام الله علیهم اجمعین موزون کرده بودم و چون الحال می بینم مطابق معاملهٔ خود با جناب و ارسال کتاب مستطاب میابم چنانچه در تشبیب گویا مصداق بعض الفاظ جناب شما هستند و مصداق بعض کتاب شما و اعجب از همه این است که سوالاتی که ماخوذ است از هر دو رسالهٔ مدعی منتحل جوابات حل آنها درین قصیده مندرج است چنانچه یک نسخهٔ آن بخدمت ارسال میشود و بسرخی بر الفاظ و اشعار آن نشان کرده ام ملاحظه فرمایند و هذا من فضل ربی علی و علیکم فاحمده علی ذالک حمد الشاکرین و آخر دعوانا الحمد لله رب العالمین و نیز عرض میشود که سرخی این قصیده نوشتهٔ سید زاده مولانا جناب السید مولوی ناصر حسین صاحب هست و اطراء و اغراق که در مدح این حقیر فرموده اند از حسن ظن جناب ایشان است و الا کجا این چنین ثنا جمیل و کجا این عبد ضعیف و ضئیل و لکن کم من ثناء جمیل لست له اهلا نشره الله تعالی العبد المذنب مظهر حسین عفی عنه ۲۰ ذیقعدة الحرام بروز سه شنبه ۱۳۱۹ه

نقل قصیده مطبوعه مع سرخی حاشیه از جانب ناظم دام فضله

بسم الله الرحمن الرحیم

قصیدهٔ فریدهٔ درشگرف جواهر نضیده در مدح امام المشارق و المغارب منجح المقاصد و المآرب مفرج الکرب مفرق الکتائب مشتت العصائب فتی آل غالب اسد الله الغالب و ضرغامه النّاهب السالب مولانا امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه آلاف السلام ما طلع طالع و غرب غارب جادت بمدحه و سحر بیانه از نتائج افکار گهربار ابلغ الفصحی و افصح البلغا

اکمل النبهاء ابرع النبلاء جمال العابدین تمثال الزاهدین منار القاصدین دلیل الراسخین باذخ
المجد الشامخ و جبهة الشرف الباذخ حلیف الفرائض و السنن جناب السید مظهر حسن صاحب [illegible] دام
مصطفی آباد ادام الله تعالی بقاهم المزداد بحق محمد و آله الامجاد علیهم الاف الصلوة الی یوم المعاد

ای هدهد شهر سبا ای عندلیب خوش نوا — ای پیک فرخ فال ما روحی فداک روحی فدا

ای طوطی شکر شکن وی قاصد شیرین سخن — خوش آمدی ای جان من اهلا و سهلا مرحبا

بودم درین چند زمان غافل ز ملک جاودان — در قیل و قال این و آن هر روز و هر شب مبتلا

ساهی ز گلزار قدم لاهی ز تمثال حرم — در بحث دیر و صنم رفته ز دل خوفی و منی

فی یاد طیبه احمدی فی ذکر تربت حیدری — یعنی نجف ارض غری فی کاظمین و کربلا

غافل ز ارض طوس هم آن مشهد شاه امم — هرگز نرستی دل ز غم از یاد و سامرا اصرا

بیدار از غفلت شدم گفتار تو چون بشنیدم — روشن شد از نیرت و لم تعرفوک یا فتی

ذکر حبیب آورده ای بهر مطیب آورده — مقنع عجیب آورده تجزی به خیر الجزا

وصف مه تابان کنی مدح شه مردان کنی — درد مرا درمان کنی ای در لب لعلت شفا

مطلع

آن شهسوار لافتی آن تاجدار هل اتی — منصوص نص انما یعنی علی مرتضی

آن نایب ختم الرسل آن هادی خیر السبل — مختار کار جزو و کل حاجت روا مشکلکشا

ممکن است که مراد ازان جناب مولوی سید محمد مرتضی صاحب جج جونپوری گیرند و همچنین سے ای پیک فرخ فال سے و از طوطی
شکر شکن سے و قاصد شیرین سخن سے ممکن است مراد گرفتن ازان مناظره با سنیان سے ممکن است
در سقیفه بنی ساعده و از صنم ابن ابی قحافه مراد گیرند و صنمیت اول و ثانی از دعاے صنمی قریش
و ثابت است سے جناب مولوی سید محمد مرتضی صاحب هنوز شاب هم مستطاب اطال الله عمره
ممکن است که مراد ازان رسالی کتاب الکلام الحسن باشد سے و همچنین از طبیب سے و مقنع
سے و وصف مه تابان سے مدح شاه مردان که اینهمه دران کتاب مستطاب است
جواب سوال ششم در اصل مسلک مدعی است ۱۲

اعلم علی افضی علی ورع علی اتقی علی
شمس الضحی بدر الدجی نور الهدی کنز الهی
میر عرب شاه نجف او گوهر کعبه صدف
دست خدا یعسوب دین بازوی ختم المرسلین
فرزند او میر جنان او خود امیر مومنان
بوده معین هر نبی گاهی خفی گاهی جلی
روح الامین دربان او جان پیمبر جان او
بنگر تو حجت چسان نذر نبی کردست جان
باطل ز تیغش مختفی حق از لسانش منجلی
با منکران و مدبران پیچد چو آن غازی عنان
گشتند خاسر منکرین ظاهر شده دین مبین
جسمم علی جانم علی هم دین و ایمانم علی
بنگر بحال زار من وین روزهای تار من
خود را نمی دانم که چون سازم ازین دریا برون
هستم گدائی یا علی خواهم عطائی یا علے
دعوائکم مقبولة طاعاتکم مشکورة
در هند یا در شام و ری و مصر و عدن
هر جا که باشم بنده ام مهرت بدل آگنده ام
چو بیم زهر سو روی تو وان کعبهٔ ابروی تو
ای ظهیر خسته جگر وی طایر بی بال و پر
رو در نجف و خاک شو از شوب عصیان پاک شو
من بعد ختم المرسلین شد منتبه دنیا و دین
بعد از جناب مصطفی بی فاصله شیر خدا

اطیب علی ازکی علی اجد از نبی خیر الوری
طود التقی کهف الوری غضب الردی للاشقیا
مهر امامت را شرف ماه ولایت اصفیا
استاد جبریل امین شیر خدا نام خدا
داماد شاه مرسلان همخوابه اش خیر النسا
در ما تاخر او علی در ما تقدم ایلیا
بابی است از عرفان و فرمان لو کشف الغطا
تفسیر من تبشیری بخوان نازم برین پیچ و شری
شهر علوم حق نبی باشد علی بابها
بر فرق ایشان آسمان گردد چو سنگ آسیا
چون یافت ختم المرسلین بازوی خیبر گشا
من سخت حیرانم علی در نام خود صبح و مسا
گردیده ابتر کار من دریاب یا مولا مرا
در کار من شو رهنما ای رهنما ای مقتدا
بهر من دعائی یا علی از خالق ارض و سما
الا انکم هو فورة للتابعین ولی الجی
ایران و تاتار و ختن هم چین و ماچین و ختا
از غیر تو برکنده ام ای قبلهٔ اهل وفا
گردد دل من سوی تو چون طایر قبله نما
بنگر به سامان سفر در هند باشی تا کجا
اکسیر شو تریاک شو انیست علم کیمیا
ای طالب راه یقین ورع ما کر رخ نما صفا
باشد امام و رهنما این را یقین کن ای فتی

جواب سوال اول ششم

جواب سوال دوم ششم

جواب سوال چهارم

بعد از علی شاه حسن باشد امام ما حسن
سرور شبان جنان باشند این هر دو جوان

بعد از امامین گزین باشد امام چارمین
بعد از علی باقر بود ارشاد او ظاهر بود

بعد از محمد بیگمان جعفر امام مومنان
موسی بن جعفر بعد اُو گو را بود کاظم لقب

بعدش امام مومنان همنام شیر ذو المنن
بعدش امام متقی باشد جواد و هم تقی

بعد از محمد شد علی چون مرتضی بعد از نبی
بعد از علی شد عسکری آن سبط اکبر را سمی

مهدی دین بعد از حسن شاه زمانست و زمن
پیدا شده در دین خلل ای حامی دین اجل

شاها ضعیف اسلام شد ایمان برای نام شد
ای ماهر علم نبی وی شاهر سیف علی

انصاف و عدل از یاد شد ظلم و ستم ایجاد شد
ای شاه دوران الجهاد ای جان ایمان الجهاد

بر دار سیف جد خود آن فاتح بدر و احد
تیغ علی بیرون بکن هامون ز خون جیحون بکن

بعدش حسین خسته تن آن خامس آل عبا
رو قول پیغمبر بخوان باور نیاید گر ترا

سجاد زین العابدین همنام شاه اولیا
طیب بد و طاهر بود همنام ختم الانبیا

آن همای انس و جان آن صادق آل عبا
آن عبد صالح بعد ازین باشد امام و مقتدی

هم کنیت ابو الحسن مشهور در عالم رضا
محبوب خالق را سمی آن عالم علم خدا

مشهور در عالم نقی هادی هم است آن رهنما
چون مجتبی بعد از علی ما را امام و پیشوا

آرام جان روح و تن آن قائم آل عبا
ای رافع نقص و زلل ای دافع ظلم و جفا

کفر و ضلالت عام شد و اختیار واحسرتا
ای صاحب لطف خفی اکنون عیان شو بر ملا

دنیا پر از بیداد شد تا چند باشی در خفا
ای شیر شیران الجهاد ای ناصر دین الغزا

آن قاتل ابن عبد ود و لشکر شکن خیبر کشا
اسلام را افزون بکن احیای ایمان کن شها

نقل تحریر جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب امام جمعه و جماعت و مصنف فرحة التجلی وغیره و مدرس عربی مدرسه هائی اسکول ریواڑی ضلع گورگانوان جسکو بعد ملاحظہ الکلام الحسن و ارغام الماکرین پاس مصنف کے بھیجا

مسلم المعالی ۔ تسلیم آپکے دونوں رسالے مختصر و مفصل حقیر نے پڑھے سبحان اللہ کیا کہنا ہے خدائے کریم

آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے بمنہ و احسانہ کل مولوی شیخ عابد حسین کا خط میرے نام بدین مضمون آیا کہ آج کل بمقام پورش ایک مرد اخباری نے کچھ مقامات انداز و یا علی مرد پر شکوک تا نظم کرکے ایک تحریر لکھی ہے اور سوال کرکے مجتہدین لکھنؤ سے کچھ لکھوایا ہے بعض معاندین قدیم نے مجتہد صاحب سے جاکر کہا آپ سے اب امید کرتا ہون کہ ایک تحریر در باب صفائے عقیدہ و عمل حقیر کے بخدمت مجتہد صاحب میر آغا صاحب روانہ فرمائین جسمین خود آپ اپنا امتیاز ہونا اور اپنا نسب بھی ظاہر کرین الخ آخر کا فقرہ یہ ہے کہ اس میری تحریر سے بہت سے اعتراض وہابیہ کے دفع ہوگئے اور بہت اصلاح ہوئی انتہی اب مین انکو یہ لکھدیتا ہون کہ توبہ کرو اور اپنے اقوال کی خود تردید کرکے شایع و مشتہر کرو سوائے اسکے اور چارہ نہین۔ مقرب علی ۲۴ ذیحجہ ۱۳۰۵ ہجری

نقل جواب جسکو مصنف الکلام الحسن و ارغام الماکرین نے پاس مولانا صاحب ممدوح کے بھیجی

مولانا الاجل الاکرم دام ظلکم العالی۔ تسلیم میری دونون کتابون کا ملاحظہ فرمانا و خواجہ عابد حسین کی تحریر کا اجمالی مضمون معلوم ہو واقعی الحال وہ ایک ماہ یا زائد سے لکھنؤ مین اس غرض سے مقیم تھے کہ اپنی صحت اعتقاد کی تصدیق مجتہدین سے کرائین مگر ناکامیاب واپس گئے لیس لہ فی السماء عاذر ولا فی الارض من المومنین ظہیر وہان بھی مجھکو اخباریت کیطرف منسوب کرکے اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھے تھے حالانکہ مین طریقۂ متوسطۂ علامہ مجلسی پر ہون جیسا کہ میری کتاب مفتاح الاستفاضہ سے جو ملاحظہ سے گذر چکی ہے ظاہر ہے بلکہ مسائل مشتبہہ مین سرکار شریعتمدار مولانا سید اسمٰعیل صدر و خیر المحدثین سرکار شریعتمدار علامہ مولانا حسین نوری دام ظلہما کیطرف میری رجوع ہے اور انکو غرض میری اخباریت کے شایع کرنے سے یہ ہے کہ مجتہدین و مقلدین سب مجھسے بدظن ہوکر میری کتاب پر اعتنا نکرین حالانکہ کوئی اصولی ایسا نہین ہے جو ائمہ علیہم السلام کی مثل احادیث توہین چاہے گا۔ غرض دوم یہ ہے کہ لوگ امامت جماعت مین میری اقتدا نکرین حالانکہ مین ہی متہم نہین ہون کہ لوگ میری اقتدا کرین نہ اسکے قابل ہون نہ متمنی ہون بلکہ ہمیشہ انکار کرتا ہون جہان لوگون کا اصرار حد سے متجاوز ہوتا ہے مجبور ہوتا ہون اور اسمین بھی نفع دنیوی سے مقصود نہین ہوتا اور میری معاش زمینداری ہے و بفضل خدا بہتر سے نہین ہے پس اخباریت کیطرف منسوب کرنے سے کچھ خوف بھی نہین پھر

حمایت ائمۃ علیہم السلام مین مجھے کوئی کسی قسم کی سب و شتم کرے حتی کہ غالی و کافر و زندیق بھی کہے
اوسوقت تو مین ان الفاظ کو ذریعہ اپنی نجات کا سمجھتا ہون چہ جائیکہ اخباریت جسکو مین برا نہین جانتا
صاحبان کتب اربعہ سے کلینی و صدوق دونون اخباری تھے اور چونکہ بعض اخبارین نے مجتہدین
کی نسبت کلمات سخت و درشت لکھے ہین جو سزاوار نہین اسی وجہ سے عوام مین اخبارین مذموم
ہو گئے مع ذالک اصولیین و اخبارین مین اصول مین کوئی فرق نہین چند مسائل فروعیہ مین اختلاف
ہے جو خود ہا اصولیین مین بھی ہوتا ہے پس اگر مجھکو کوئی اخباری سمجھے تو بھی انکار نہین اور اصولی
سمجھے تو بھی انکار نہین البتہ نہ ایسا اخباری ہون جو اصولیین کو برا کہون نہ ویسا اصولی ہون جو اخبارین
کو برا کہون اگر نامناسب نہو تو نقل تفصیلی تحریر خواجہ صاحب کی مع تفصیل اوس جواب کے جو رقام
نے لکھا عنایت ہو کہ جو کچھ جناب نے ارقام فرمایا ہے وہ بہت مجمل ہے اور التماس دیگر یہ ہے کہ سابقا
موافق ارشاد باوجود عدم قابلیت تقریظ ذریعۃ النجات کی اردو مین لکھکر توصیف ریاض الاخبار
کی بابت مین پیشکش کر چکا ہون حالانکہ ملا زمان کی شان اوس سے مستغنی تھی پس ہر دو کتاب
ضیاء الکلام الحسن دار غاصم الماکرین کی نسبت جیسی آپکی رائے عالی ہو اوسکو بطور تقریظ کے اردو
مین مرحمت فرمایئے کہ علاوہ اسکے کہ آپ ایسے بزرگون کی تقریظ میرے لئے باعث فخر ہو نشر فضائل ائمۃ
جو مندرج کتاب ہین آپ حضرات کا فرض منصبی اور ادائے حق ہے حقوق ائمہ صلوات اللہ علیہم
اجمعین سے اور باعث تقویت عقائد ضعفائے مومنین ہے امید کہ ان شاء اللہ جواب سے مفصلا
و مشرحا جلد تر سرفراز فرمائین گے محمد مرتضی عفی عنہ از جونپور محلہ سپاہ ۲۷ ذیحجہ چہارشنبہ سنہ ۱۳۱۹ھ

نقل جواب الجواب مولانا صاحب موصوف

هو الغنی

جناب قبلہ و کعبہ دامت برکاتکم تسلیم عنایت نامہ ایسے وقت پہونچا کہ مین بر سر راہ آمادہ سفر
ہون ان شاء اللہ تعالی وہان جاکر آپ کے رسالہ کی اشاعت کرون گا مین نے آپکا رسالہ
منگا لیا ہے مگر محرم مین تقریظ لکھنے کی فرصت نہ ہو گی ان شاء اللہ تعالی بعد محرم یہان
آکر جو کچھ مجھسے ممکن ہو گا لکھکر پیش کرون گا آپ کے رسالہ کے صفحہ ۲۵۸ والی حدیث شریف

ولطیف کو آپکے حوالہ سے مین نے بھی وریعۃ النجاۃ کے مجلد سوم مین درج کر دیا ہی شیخ عابد حسین
کا خط بعینہ ملفوف ہی نقل تحریر خواجہ عابد حسین جو ملفوف تھے عبارت لفافہ
بمقام قصبہ رواڑی مدرسہ سرکاری - بخدمت شریف مکرمی معظمی جناب مولوی مقرب علی

صاحب قبلہ دام مجدہ

اصل تحریر

جناب مولوی صاحب قبلہ - تسلیم عرصہ سے حالات خیریت سے مطلع نہین ہوا مشرف فرما
رہین تو بہتر ہی آج کل ایک شورش ہو رہا ہی ایک مرد اخباری نے کچھ مقامات انذار و یا علی مدد پر شکایت
قائم کرکے ایک تحریر لکھی ہی اور سوال مرتب کرکے کچھ مجتہدین لکھنؤ سے لکھوایا ہی بعض معاندین
نے کچھ مذمت مجتہد صاحب سے جا کر کی ہی آپ سے امید کرتا ہون کہ ایک تحریر درباب صفائے عقیدہ
و عمل حقیر کے خدمت مجتہد صاحب میر آغا صاحب مین روانہ فرمائیے جس مین اپنا عہدہ اور
کا لفظ بھی آپ ظاہر فرما دین اور اپنا نسب بھی تا کہ آپکی تحریر کی وقعت ہو وے اور بہت جلد
فرمائیے والسلام دعا گو عابد حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ منصبیہ میرٹھ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹
یہ بھی لکھیے کہ اس کتاب کی وجہ سے بہت سے اعتراض وہابیہ ہم سے رفع ہو گئے اور بہت اصلاح ہوئی

نقل تحریر مولانا سید مقرب علی صاحب دام ظلہ

مین نے اسکا جواب انکو یہ لکھا ہی کہ آپکا خط آیا مین خود آپکو خط لکھنے کو تھا اور اس امر کا افسوس ظاہر
کرنے کو تھا کہ آپ دائرہ تشیع سے خارج ہو گئے کمال افسوس ہی اب اسکا علاج سوائے اسکے اور کوئی
ہو سکتا کہ آپ توبہ کرین اور اپنے اقوال غلط کی خود تردید مین ایک رسالہ لکھکر شایع کرین اور
سوائے اسکے اور کوئی چارہ اور علاج اسکا نہین ہو سکتا اس قسم کے مضمون اونکو لکھکر بھیجے
ہین اسمین کچھ شک نہین کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا اور مومنین و ضعفا کو دہوکے مین پڑنے
سے بچایا اور تائید دین مین اعلا درجے کی کوشش کی اور جو کچھ آپ نے لکھا ہی نہایت صحیح اور انکو اگر کتب
معتبرہ تحریر فرمایا ہی خداوند کریم آپکو جزائے خیر کرامت فرمائے شیخ عابد حسین کی پیشنمازی بھی گئی
اور بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ مدرسہ منصبیہ سے بھی وہ علاحدہ کر دیے جاینگے اور کوئی
اونکو نہ پوچھے گا ہان اگر خدا انکو توفیق دے اور وہ توبہ کرلین اور اپنے اقوال کی خود تردید

مشتہر کرین تو ہو سکتا ہی کہ پھر وہ ہم لوگون مین شامل اور داخل رہین فی الحال تو وہ خارجی ہو گئے یعنے
خارج از مذہب حق سمجھے گئے زیادہ نیاز آپکا خادم مقرب علی ابو القاسم از ریواڑی ۲۹ ذیحجہ
وقت شام اسوقت رات ہو گئی ہی اور مین روانہ ہونے والا ہون اور جہان جہان جاؤن گا
ان شاء اللہ تعالی آپکے رسالہ کی اشاعت کرون گا

تقریظ جناب علامہ مولانا سید مقرب علی صاحب بر کتاب الکلام الحسن و رسالہ ارغام الماکرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذی اظہرنا بالحجج البالغۃ القاہرۃ علی المعاندین وایدنا بالبراھین
الدامغۃ الباہرۃ علی المخالفین والصلوۃ علی ھادینا الی الحق والیقین و شفیعنا فی الدنیا
والاخرۃ عند احکم الحاکمین وحبیب قلوب الموقنین والواسطۃ المستحکمۃ لحصول مطلوب المومنین
نبینا محمد بن عبد اللہ سید المرسلین وخیر الاولین والآخرین و عترتہ المعصومین و ذریتہ
الطیبین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد فقد قال اللہ تبارک وتعالی فی محکم کتابہ
مستقن خطابہ یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان فانہ لکم عدو مبین یعنے
خدائے علیم وحکیم اپنی کتاب کریم مین ہمکو شیطان رجیم کے اتباع سے منع فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے پیچھے مت چلو اور اوسکی پیروی نکرو تحقیق وہ تمہارا اسخت
دشمن ہی پس ای حضرات مومنین یہ عدو مبین یعنے ابلیس لعین سوائے مخلصین کے جمیع بنی آدم
کے بہکانے کے لئے ہر وقت گہات مین لگا رہتا ہی جیسا کہ خود اوس شقی نے جناب احدیت مین عرض
کیا تھا اور خدائے تعالی اوس مردود کے قول کو قرآن مجید مین اسطرح بیان فرماتا ہی رب بما
اغویتنی لازینن لہم فی الارض ولاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین یعنے ای پروردگار
میرے بہ سبب اسکے کہ گمراہ کیا ہی تو نے مجھکو راہ بہشت سے یا یہ ہی کہ مایوس کیا ہی تو نے مجھکو اپنی رحمت سے
میں آراستہ کرون گا مین لوگون کے سامنے اونکے گناہون کو کہ وہ اون بُرے افعال کو اچھا سمجھکر
اونکی طرف رغبت کرینگے زمین مین اور البتہ گمراہ کرون گا مین اون سبکو اپنی طرف بلا کر یا یہ کہ
نومید کرون گا مین اونکو تیری رحمت سے اپنی طرف کھیچکر مگر وہ بندے تیرے جو مخلصین ہین اون مین

میرا مکر اور فریب کچھ اثر نکریگا قال ہذا صراط علی مستقیم جناب قادر متعال وایزد بے مثال
جل جلالہ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ یہ میرے خالص بندے جنکے بھکانے پر تو قابو نہین پا سکتا
وہ لوگ میرے ولی امیر المومنین علی کی راہ مستقیم پر ہین اونکو تیرے بھکانے اور اغوا کرنے کا کچھ اثر نہو گا جناب
اوسع الناس حضرت مفتی سید محمد عباس اعلی اللہ مقامہ نے اپنی کتاب روایح القرآن مین اس آیہ وافی
ہدایہ کی تفسیر مین جو تقریر تحریر فرمائی اوسکا لب لباب یہ ہے کہ لفظ صراط مضاف ہے طرف لفظ علی
کے پس اس آیہ شریفہ مین جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ کے نام نامی اسم
گرامی کی تصریح موجود ہے اور جناب احکم الحاکمین جل جلالہ نے صاف ارشاد فرمایا ہے کہ راستہ علی
کا سیدہا ہے یہ آیہ محکمہ بہت بڑی دلیل کامل اس امر پر ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اتباع نجات
دینے والا اور رستگار کرنے والا ہے روی الخوارزمی عن البصری انہ کان یقرأ حرف ہذا صراط
علی مستقیم ویقول معناہ ہذا صراط علی بن ابیطالب ودینہ طریق ودین مستقیم فاتبعوہ
وتمسکوا بہ فانہ واضح لا عوج فیہ یعنے ابو المویر خوارزمی جو کہ محدثین اہل سنت مین سے ہین اپنی
کتاب المناقب مین حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ وہ اس آیہ شریفہ کی یون تلاوت کرتے
تھے یعنے صراط کو علی کی طرف مضاف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ راہ علی بن
ابی طالب کی اور اونکا دین اور طریقہ مستقیم اور سچا دین ہے پس علی کی راہ پر چلو اور اون کا
اتباع کرو کیونکہ راہ علی کی حق اور مستقیم ہے اور وہ واضح ہے اور اوسمین کجی ہرگز نہین ہے انتہی پس
اس آیہ شریفہ کو ہمارے مولا امیر المومنین علیہ السلام کے معاندین ومخالفین نے دیکہا کہ اس
آیت مین آنجناب کے نام نامی کی ایسی طرح پر تصریح صریح ہے کہ ہم اوسکی کوئی تاویل نہین کر سکتے تب
شدت عناد سے لفظ مین تغیر ڈالدیا یعنے لفظ علی کو مشدد کرکے معنے بگاڑ دیئے اور یہ نسمجھے کہ قرآن
شریف کی فصاحت وبلاغت مین سخت نقصان عائد ہو گا اور اوس پاک کتاب مین جو تمام عیب
ہر نقصان اور عیب سے خالی ہے عیب لگے گا پس بنا بر آن آیہ موصوفہ کے یہ معنے ہونگے کہ یہ راہ
مجھ پر سیدہی ہے اب اہل عقل وانصاف خیال کرین اور سوچین کہ خدائے تعالی شانہ کے اوپر
کونسی سڑک جا رہی ہے بیضاوی وغیرہ نے اپنی دانست مین ان معنون کو درست کرنے کے لیے
ایک بہت بڑا جملہ محذوف مان لیا حالانکہ اوس جملہ محذوفہ کے لیئے اس مقام پر کوئی قرینہ قائم

تین ہی بلکہ جناب قادر متعال کے کلام بے مثال مین عیب نقصان لازم آتا ہی اور وہ جملہ محذوفہ
اونھون نے اپنے دل سے گڑھ لیا اور محذوف فرض کر لیا ہے یہ ہی کہ ھذا صراط علیّ حق ازاداعیہ یعنے
یہ راہ مجھپر فرض ہی کہ مین اوسکی رعایت کرون اس جملہ کا محذوف فرض کر لینا قطع نظر اسکے کہ مخل فصاحت
و بلاغت ہی بنابر مذہب اہل سنت و جماعت کے یہ مضمون ہی سرے سے ناجائز ہی کیونکہ بموجب مذہب اہل
سنت کوئی امر خدا پر فرض اور واجب ہو نہین سکتا تو سرے سے یہ مضمون ہی غلط ہوا کہ خدائے
تعالی کہے کہ مجھپر فرض اور واجب ہی کہ مین اس راہ کی رعایت کرون بعض علمائے اہل سنت نے اس
اعتراض سے پیچھا چھوڑانے کے واسطے علی کے لفظ کو مشدد تو نہین پڑھا بلکہ علی کا لفظ رہنے دیا ہی اور
معنی اوسکے بلند لئے ہین پس اس تقریر پر آیہ شریفہ مذکورہ کے یہ معنی ہوئے کہ یہ راہ بلند مستقیم ہی
صاحبان علم و عقل و انصاف خیال کر سکتے ہین کہ آج تک کسی زبان اور کسی ملک مین راہ کی عمدگی
اور خوبی بلندی کے ساتھ متصف سننے مین نہین آئی بلکہ یہ معنی بالکل ہی لغو اور بیہودہ ہو گئے کیونکہ
راہ کی بلندی اوسکے لئے کچھ تعریف کی بات نہین ہی راہ کی تعریف اوسکی استقامت اور اوسکا سیدھا
ہونا ہی پس جب تک علی کے لفظ سے اس آیہ شریفہ مین اسم شریف و مبارک ہمارے آقا امیر المومنین
علی بن ابیطالب علیہ السلام کا مراد اور مقصود نہ سمجھا جائے گا تب تک اس آیہ شریفہ کے کوئی معنی
مستقیم اور ٹھیک نہین ہو سکتے اور جب نام علی مقصود و مرغوب ہی تو وہی ہمارا مطلوب ہی اور مخفی نہ رہے
ہمارے ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین جو راسخ فی العلم ہین جنکے علم کا کوئی شخص اہل
اسلام مین سے انکار نہین کر سکتا جنکی علمیت و افضلیت تمام جہان مین اشہر مشہورات مین سے ہی
جنکو علم اونکے جد امجد کے واسطے سے خدائے علیم نے سکھایا ہی اور علم الہی اونکے ورثہ مین آیا ہی جو کہ
ثقلین ہین جنکی اطاعت مثل اطاعت خدا اور رسول تمام مخلوقات پر فرض ہی جنکے اتباع کے لئے
اہل اسلام من عند اللہ و من عند الرسول مامور ہین جو سب سے زیادہ قرآن شریف کو جاننے
بوجھنے والے ہین جو ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہتے ہین اور رہینگے جو کبھی قرآن سے جدا اور متفرق نہوئے ہین اور نہ ہونگے حتی
کہ قرآن جدا ہوا ہی نہ ہوگا یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر یہ دونون بزرگ پہونچین گے
یعنی وہ اسنا ر رحمان و شرکا قرآن و ائمہ انس و جان و خلفائے رسول منان صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین
کل حضرات آن تو اس آیہ مبارکہ کی تفسیر مین یہی فرماتے ہین کہ صراط مضاف ہی علی کیطرف اور یعنی

اس آیت کے یہ ہین کہ راہ علی کی سیدھی ہی چنانچہ کافی مین حضرت مصحف ناطق جناب امام جعفر
علیہ السلام سے یہ مضمون منقول ہی اور نیز عیاشی نے جناب سید الساجدین امام زین العابدین
الصلوٰة والسلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اوس جناب نے کہ اس آیت مین جناب امیر المومنین علی
ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے نام مبارک کی تصریح ہی قولہ تعالی۔ ان عبادی لیس لک
علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین وان جہنم لموعدھم اجمعین الآیہ تحقیق جو
میرے خالصین مخلصین ہین اونپر تجھکو غلبہ نہو گا مگر جو شخص گمراہون مین سے تیری پیروی کر
اونپر تو غالب ہو سکے گا اور تحقیق جہنم وعدہ گاہ ہی ابلیس اور پیروان ابلیس کے لیئے الخ
مواعظ امیر المومنین علیہ السلام جو آنجناب نے کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمائے ہین
وہ بحار الانوار کی مجلد ہفدہم مین منقول ہین اونمین سے یہ فقرات بھی ہین کہ فرمایا جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ اے کمیل تحقیق شیطان لعین کے پاس تیر ہین جو اوسنے اپنی کمان مین لگا رکھے ہین
رات دن وہ گھات مین ہتھیار رہتا ہے پس اون تیرون سے ڈرتے رہو اے کمیل زمین شیطان رجیم
تیرون سے بھری ہوئی ہی اون تیرون سے کوئی نجات نہین پا سکتا مگر وہی شخص اون تیرون
نجات پائیگا جو ہم اہل بیت علیہم السلام سے تمسک کئے ہوے ہو گا اور ہماری راہ پر ہو گا۔ پس
اے حضرات مومنین اس عدو مبین یعنے ابلیس لعین کے مکرون اور تزویرون کے تیرون سے
بچنا ہر شخص پر لازم ہے اور اوس ملعون کے تیرون اور تزویرون سے انسان بچ نہین سکتا
جب تک علی و اولاد علی سے تمسک کئے ہوئے نہو اور علی کی راہ مستقیم پر ثابت قدم نہو۔ پھر جناب
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے کمیل جب تیرے سینہ مین شیطان رجیم کچھ وسوسہ ڈالے
تب تو کہہ اعوذ باللہ القوی من الشیطان الغوی اعوذ بمحمد الرضی من شر ما قدر و
اعوذ باللہ الناس من شر الجنة والناس الغرض بالحتم والیقین ثابت و متحقق ہے کہ جو

سلہ یہ جملہ حدیث کا جو جناب مولانا دام ظلہ نے ارقام فرمایا مناسب عنوان و ہم الکلام الحسن ہے اور
اوسکے یہ ہین کہ مین پناہ لیتا ہون ساتھ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے شر سے ہر مقدر و جاری کے اور موید ہے اس
نیز وہ جملہ جو قبل اسکے اوسی حدیث طویل مین مذکور ہے یا کمیل بن زیاد سمو کل یوم باسم اللہ
لاحول ولا قوة الا باللہ توکل علی اللہ واذکرنا وسمو باسمائنا وصل علینا واستعذ باللہ

حضرت آفرینندۂ جہان و خالق عالمیان تعالی شانہ وعظم برہانہ کے خالصین و مخلصین مثل انبیا
و مرسلین و ائمہ طاہرین و معصومین و علما کاملین و اولیا منتجبین و مجتہدین نواب ائمہ طیبین و دیگر مومنین
متقین جو جناب امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے راہ مستقیم پر ثابت قدم ہین اونپر تو یہ
ملعون کسی طرح قابو ہی نہین پا سکتا باقی سوا اونکے جو اور لوگ ہین وہ دو حال سے خالی نہین ہین
یا تو وہ ہین کہ جنکو ہمارے ہادی اور پیشوا یعنے جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی صراط مستقیم
سے کچھ بھی تعلق اور لگاؤ نہین ہے پس ایسے اشخاص کی گردنون پر تو شیطان رجیم ہمیشہ سوار رہتا ہے
اور اونپر اوس لعین کو بڑے زور شور سے غلبہ و استیلا حاصل ہے اور اونہین لوگون کے بارہ مین
خداے تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ہم بہ مشرکون
یعنے سوا اسکے نہین کہ شیطان کا استیلا اور غلبہ اون لوگون پر ہے جو اوسکو دوست رکھتے ہین اور
جو لوگ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کرتے ہین یا وہ ضعفا و مساکین جاہل یا کم علم مومنین ہین جو
ایمان تو لائے ہوے ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی راہ مستقیم پر چلنے کو پسند کرتے ہین لیکن
بسبب جہالت اور کم علمی اور ناواقفی اور نادانی کے سبب سے اونکو اوس راہ مستقیم پر پورا پورا رسوخ
و ثبوت اور استحکام حاصل نہین پس اس قسم کے ضعیف الایمان لوگون پر تسلط اور غلبہ پانے کے لئے
شیطان رجیم طرح طرح کی کوششین کرتا ہے اور اوس ملعون نابکار کی کوششون کے طرق
بے شمار ہین زیادہ تر یہ طریقہ خوفناک و پر اثر اوس مغوی کے نزدیک معمول یہ ہے کہ بنی آدم مین
سے جن اشخاص کو لوگون کی نظرون مین بحلیہ علم ظاہری آراستہ دیکھتا ہے اور ساتھ ہی اوس علم
ظاہری کے اونکے قلوب کو زیغ و کجی کیطرف مائل پاتا ہے تو اونپر اپنا تسلط بٹھاتا ہے جب وہ ناعاقبت اندیش

وادرأ بذالك على نفسك وما تحوطه عنايتك تكف شر ذالك اليوم ان شاء الله اے کمیل
زیادہ ہر روز خدا کا نام لے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ اور توکل کر خدا پر اور ذکر کر ہم کو اور نام لے ہم ائمہ کا
اور درود بھیج ہم پر اور پناہ طلب کر ساتھ خدا کے اور ساتھ ہمارے اور دفع کر ساتھ اسکے اپنے نفس پر
سے اور اوس سے جو تیرے احاطہ قصد یا رنج مین آوے کہ تو شر سے اوس روز کے محفوظ رہے گا انشاء اللہ
اور یہ سب بنا پر ہے کہ سائر خلق دنیا و آخرت کف امام مین ہے اور صدہا اس قسم کے دلائل کتب
معتبرہ مین مخفی ہین جو دیکھنے مین آتے رہتے ہین ۱۲ من مولف کتاب الکلام الحسن (

اوس عدو مبین کے دام فریب مین گرفتار ہوکر اوسکے مطیع اور فرمان بردار بن جاتے ہین تو او
اشخاص کو اغوا اور اضلال کے کام پر اپنی طرف سے اپنے نائب مقرر کر دیتا ہے اسی وجہ سے سعد
شیرازی نے اون تلامذۂ شیاطین کی صحبت سے احتراز و اجتناب کرنے کے بارہ مین نصیحت کی
اور کہا ہے۔ شعر دیو با مردم نیامیزد مترس × بل بترس از مردمان دیو ساز × جب وہ تلامذۂ شیاطین
اوس لعین رجیم و عدو مبین کی نیابت کا عہدہ و رتبہ پاتے ہین تو اپنے بنی نوع انسانون مین سے
جہال و مساکین و ضعفاء مومنین کو اپنی اقاویل باطلہ و ہفوات لاطائلہ سے گمراہ کرنے پر کمر باندہ
ہین اور اپنے زعم فاسد و گمان کاسد مین اپنے اون اقوال ضلالت مآل و اغوا و اضلال کو
اصلاح و طریقہ فلاح و افلاح و اصل ہدایت و ارشاد و راہ حق و سداد سمجھنے لگتے ہین او
اپنے آپکو مصلح قوم و ریفارمر گمان کرتے ہین مگر خداوند کریم و رحیم و معین کی توفیقات و
والطاف و تفضلات سے یہ بھی ساتھ ہی ہے کہ جسطرح ہر ہر قرن اور ہر ہر صدی مین مضلین و ا
کنندگان تلامذۂ ابالسہ و شیاطین ہوتے رہے ہین اوسی طرح ہادیان راہ دین و حافظان شرع
انبیاء و مرسلین و مروجان احکام ائمہ معصومین من جانب رب العالمین اون مغوین و
کی سرکوبی کے لیئے بھی ہمیشہ ہر ہر قرن اور ہر ہر صدی مین موجود رہے ہین اور ضعفاء مومنین کو
اغوا کنندگان کے دام فریب مین گرفتار ہونے سے بچاتے رہے ہین اور اون اخوان الشیاطین
کے تیرون کی بوچھار سے اپنے برادران دینی کو محفوظ رکھنے مین ساعی اور سرگرم رہے ہین
اور ایسے لوگون کے لیئے عند اللہ الکریم الوہاب اجر عظیم و ثواب بے حساب مقرر و معین ہین جیسا
کہ جناب غفران مآب علی اللہ مقامہ عماد الاسلام مین نقل فرماتے ہین۔ وھذا ما نقلہ وفی الاحتجاج
للطبرسی باسنادہ عن جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام قال علماء شیعتنا مرابطون فی الثغر
الذی یلی ابلیس بمقارتیہ یمنعونہم عن الخروج علی ضعفاء شیعتنا وعن ان یتسلط علیہم ابلیس
وشیعۃ النواصب الا فمن انتصب بذلک من شیعتنا کان افضل ممن جاہد الترک والروم
والخزر الف الف مرۃ لانہ یدفع عن ادیان محبینا ودیننا و ذالک یدفع علی ابدانہم اجمالی
مین جناب مصحف ناطق سیدنا جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے منقول ہے وہ حضرت فر
ہین کہ ہمارے شیعون اور محبون کے گروہ مین سے جو علماء ہین وہ اوس سرحد کے دروازہ

...ڈٹے ہوئے ہین جس سرحد کے اندر شیاطین بکثرت موجود ہین تاکہ اون شیاطین کو نکلنے سے
روکین اور وہ کمزور شیعون پر حملہ نکر سکین اور وہ شیاطین اور اونکے طائفہ متابع تا نفاق دین و
ایمان ابلیس لعین ضعفائے مومنین پر غلبہ نہ پاسکین اور اسمین کچھ شک نہین کہ ہمارے شیعون سے ہین
سے جو شخص اس اعلا درجہ کے کار خیر پر کمر باندھ لے گا وہ افضل ہی اوس شخص سے جو شام و ترک و دیلم
کے کفار سے دس لاکھ مرتبہ جہاد کرے اسلئے کہ تحقیق وہ ہمارے دوستون کے دین کی اور ہمارے دین
کی حفاظت کرتا ہی اور اوس سے اونکے حملون کو روکتا ہی اور کفار سے جہاد کرنے والا اہل دین کے
بدنون کی حفاظت کرتا ہی وعن علی بن محمد علیہما السلام قال لو لا من یبقی بعد غیبة قائمکم علیه
السلام من العلماء الداعین الیه و الدالین علیه و الذابین عن دینه بحجج الله و المنقذین
ضعفاء عباد الله من شباک ابلیس ومردته و من فخاخ النواصب لما بقی احد الا ارتد
عن دین الله عز وجل و لکنهم الذین یمسکون ازمة قلوب ضعفة الشیعة کما یمسک
صاحب السفینة سکانها اولئک هو الافضلون عند الله عز وجل جناب امام علی نقی علیہ السلام
فرماتے ہین کہ اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانہ مین ایسے علمائے دین نہ ہوتے جو لوگون کو امام کی راست
طرف ہدایت کرین اور امام غائب کی جانب دعوت اور راہ نمائی کرین اور دین خدا سے دشمنون
کو دور دفع کرین اور کمزور اور جاہل شیعون کو ابلیس کے دام اور پھندے سے بچائین اور نواصب
کے بھکانے اور اغوا کرنے سے روکین تو کوئی شخص بغیر مرتد ہونے کے نہ رہتا لیکن یہ علمائے دین
جو کہ علم شیعون کے دلون کی باگ تھامے ہوئے ہونگے اور اونکو ضلالت سے بچاتے رہین گے
جسطرح ملاح کشتی کے سکان کو لئے رہتا ہی اور اوسکو تباہی سے بچاتا ہی پس یہی ہین وہ علما
جو خدائے تعالی کے نزدیک افضل ہین و قال ابو محمد الحسن بن علی العسکری علیہما السلام
قال علی بن ابی طالب صلوات الله علیه من قوی مسکینا فی دینه ضعیفا فی معرفة علی
ناصب مخالف فافحمه لقنه الله یوم یدلی فی قبره ان یقول الله ربی و محمد نبیی و علی ولیی
و الکعبة قبلتی و القرآن بهجتی و عدتی و المؤمنون اخوانی فیقول الله عز وجل ادلیت
بالحجة فوجبت لک اعالی درجات الجنة فعند ذالک یحول علیه قبره انزه ریاض الجنة

اسطرح دین حق جسام وابدان سے افضل ہی اوسیطرح دین حق کی حفاظت اجسام و ابدان کی حفاظت سے اولی و افضل [illegible]

یعنے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہین کہ فرمایا جناب امیرالمومنین علی
ابی طالب علیہ السلام نے کہ جو شخص کسی مسکین کو جو مسائل دینیہ سے ناواقفی کے سبب معذور ا
امور حقہ و معارف ایمانیہ کی معرفت سے کمزور اور مجبور ہو مسائل دینیہ و معالم یقینیہ تلقین کر
اور امور حقہ اوسکو اچھی طرح سمجھائے اور سکھائے اور اوسکو مخالفین و نواصب و معاندین
ساتھ مقابلہ کرنے کے قابل بنائے یہان تک کہ وہ بحث مین مخالف پر غالب آئے تو جناب
تعالی شانہ اوس ہادی و عالم کو اوس روز تلقین کریگا جب وہ قبر مین رکھا جائے گا تب و
کے جواب مین کہے گا کہ اللہ میرا رب ہے اور محمد رسول اللہ میرے نبی ہین اور علی ولی اللہ میر
امام اور ولی ہین اور کعبہ مکرمہ میرا قبلہ ہے اور قرآن شریف پر میری فرحت و بہجت کا دارو
اور وہ میرے لئے زاد برو زشمار ہے اور ہر مومن میرا بھائی اور رشتہ دار ہے تب جناب ا
کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ تونے اپنی حجت کو تمام کیا اور بہشت مین بہت عمدہ اور بلند درج
لیے واجب کئے گئے اور تو اونکا مستوجب ہوا پس اوسیوقت سے اوسکی قبر ایک باغ سرسبز و
باغہائے بہشت عنبر سرشت مین سے بن جائے گی وقال ابو محمد علیہ السلام ان رجلا
الی الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہدیۃ فقال ایما احب ان ارد علیک
عشرین ضعفا عشرین الف درہم او افتح لک بابا من العلم تقہر فلان الناصب
قریتک تستنقذ بہ ضعفاء اہل قریتک فان احسنت الاختیار جمعت لک الامرین
وان اسات الاختیار خیرتک لتاخذ ایہما شئت فقال یا ابن رسول اللہ
فثوابی فی قہری لذلک الناصب استنقاذی لاولئک الضعفاء من یدہ قدرہ
الف درہم قال بل اکثر من الدنیا عشرین الف الف مرۃ قال یا ابن رسول اللہ فکیف
اختار الادون بل اختار الافضل الکلمۃ التی اقہر بہا عدو اللہ و اذودہ عن اولیاء
فقال الحسن بن علی علیہما السلام قد احسنت الاختیار وعلمہ الکلمۃ و اعطاہ ع
الف درہم فذہب فافحم الرجل فاتصل خبرہ بہ فقال لہ اذا حضرہ یا عبد اللہ ما ر
احد مثل ربحک ولا اکتسب احد من الاوداء ما اکتسبت اکتسبت مودۃ اللہ اولا
ومودۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ثانیا ومودۃ علی علیہ السلام ثالثا مود

الطیبین من آلہما رابعاً و مودۃ ملائکۃ اللہ تعالی خامسًا و مودۃ اخوانک المومنین
سادسًا واکتسبت بعدد کل مومن وکافر ھو افضل من الدنیا الف مرۃ فھنیئًا لک ھنیئًا جناب
امام حسن عسکری علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ ایک شخص جناب امام حسن مجتبی علیہ السلام
کی خدمت فیضدرجت مین کوئی چیز بطور ہدیہ کے لایا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اے شخص مین
تجھکو دو باتون مین مخیر کرتا ہون آیا تجھکو یہ پسند ہے کہ مین تجھے تیرے اس ہدیہ کے عوض مین اس
سے بیس گنی قیمت یعنے بیس ہزار درہم دون یا تجھپر ایک دروازہ علم کا کھولون جسکے سبب سے تو فلان
ناصبی پر جو تیرے گانون مین رہتا ہے غالب آئے اور اپنے گانون والون کو جو کم علم اور جاہل ہین
اوس ناصبی کے فریب اور پھندے سے چھوڑائے اور اوسکے اغوا و اضلال سے اون لوگون کو محفوظ
رکھے اگر تونے ان دونون امرون مین سے اچھے اور اعلا درجہ کے امر کو پسند اور اختیار کیا تو مین دونو
امر تیرے لیئے جمع کردونگا اور اگر تونے انمین سے بری شئے کو اختیار کیا تو پھر تجھکو اختیار ہے دونون
مین سے ایک شئے کو لے لینا اوس شخص نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ کیا میرا اوس ناصبی پر غالب آنا
اور کمزور و جاہل شیعون کو اوسکے دام فریب سے رہائی دینا بیس ہزار درہم کے برابر ہے حضرت نے
فرمایا نہین بلکہ بیس ہزار درہم سے بہت زیادہ ہے یہان تک کہ ثواب اوسکا تمام دنیا سے دو کرور درجہ
زیادہ اور بہتر ہے اوسنے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ پھر مین ایسی افضل چیز کو چھوڑکر ادنے اور
ذلیل شئے کو کیون اختیار کرون بہتر یہی ہے کہ وہ ایک کلمہ علم کا حاصل کرون جسسے اوس ناصبی کو شکست دون اور بندگان خدا کو اوسکے
فریب سے بچاؤن جناب امام حسن مجتبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تونے اچھی چیز کو اختیار کیا
پھر اوسکو حضرت نے وہ علم تعلیم فرمایا اور بیس ہزار درہم بھی عطا کرکے اوسکو مالامال کردیا وہ شخص
اپنے گانون کو چلا گیا اور وہان پہونچکر اوس ناصبی سے بحث کی اور اوسپر غالب آیا اور اوسکو
لاجواب کردیا پھر جب یہ خبر امام علیہ السلام کو پہونچی اور وہ شخص دوبارہ حضرت کی خدمت مین
حاضر ہوا تب اوس سے حضرت نے فرمایا کہ اے شخص تونے جو نفع اوٹھایا ایسا فائدہ کسی نے نہین
اوٹھایا جو تونے تجارت کی اوسپر اور تیرے دوستون مین سے کسی نے جسارت نہین کی اول یہ کہ تونے
محبت خدائے ودود کی حاصل کی دوسرے یہ کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مودت سے بہرہ پایا
تیسرے یہ کہ تونے مودت امیر المومنین علی علیہ السلام کی پائی چوتھے کہ اہل بیت رسول و اولاد

علی و تجل کی مودت اور دوستی سے کامیاب ہوا پانچوین یہ کہ تجھکو ملائکہ مقربین سے الفت ہوگئی
چھٹی یہ کہ برادران ایمانی کی دوستی سے تونے تقویت پائی ساتوین یہ کہ جتنے دنیا مین مومن اور کافر
ہین اونکی تعداد سے ہزار گنا زیادہ اوس شئے کو جو دنیا سے افضل ہے تونے حاصل کیا پس مبارک
تجھکو مبارک ہو تجھکو وقال ابو محمد علیہ السلام قال علی بن موسی علیہما السلام افضل ما یقدم
العالم من محبینا وموالینا امامہ لیوم فقرہ وفاقتہ وذلتہ ومسکنتہ ان یغیث فی الدنیا
مسکینا من محبینا من ید ناصب عدو اللہ ولرسولہ یقوم من قبرہ والملائکۃ صفوف من شفیر
قبرہ الی موضع محلہ من جنان اللہ عزوجل فیحملون اجنحتہم یقولون مرحبا طوبی لک طوبی لک
یا دافع الکلاب عن الابرار ویا ایہا المتعصب للائمۃ الاخیار یعنے جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام فرماتے ہین کہ ارشاد فرمایا جناب امام ہمام علی بن موسی الرضا علیہما الصلوۃ والسلام
نے کہ جو ہمارے محبون اور دوستون مین سے عالم بروز فقر و فاقہ و مسکنت یعنے بروز قیامت
اعمال نیک کو ساتھ رکھتا ہوگا اون سب اعمال مین سے افضل وہ عمل ہوگا جو اوسنے دار دنیا مین
کسی ہمارے مسکین دوست اور محب کی دادرسی کی ہوگی اور اوسکو کسی ناصبی دشمن خدا و دشمن
رسول کے ہاتھ سے چھوڑایا ہوگا جب وہ اپنی قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اوسکی قبر کے کنارے سے اوس
مقام تک جو جنت مین اوسکے لئے مقرر ہوگا صفین باندہے ہوئے ہونگے اور اپنے پرون پر اوسکو
اوٹھائینگے اور خوش ہو ہو کر اوسکو کہتے جائینگے کہ مرحبا مرحبا خوشا حال تیرا اور کیا خوب حال
تیرا اے نیک بندون سے سگان بد اطوار کو دور کرنے والے اور اے راسخ القدم دین اخیار پر الخ
مثل اوسکے ہم معنی ان احادیث خمسہ مذکورہ کے جو معرض بیان مین آئین اور بھی بہت سی احادیث
و اخبار اس باب مین منقول و ماثور ہین جن سب سے یہ امر واضح و آشکار ہے کہ ضعفاء مومنین
کو اعدائے دین پر تقویت دینا اور اونکو حملات شیاطین و اغوائے مضلین سے محفوظ رکھنے مین
کوشش کرنا اعلا درجہ کا عمل خیر ہے پس اس عمل خیر کے جو لوگ عامل ہین اونکے درجات رفیعہ و مراتب
منیعہ کی رفعت و بلندی و منزلت و ارجمندی بیان سے باہر اور قیاس بشری سے افزون
ہے فطوبی لہم و حسن مآب وھنیئا لہم ھذا الثواب الذی مالہ من حساب پس حضرات
مومنین پر واضح ہو کہ بلاد ہند مین جو علمائے دین مبین و ہادیان طریقۂ حق و یقین مین سے آج کل

مسند آراے ہدایت و ارشاد مین من جملہ اونکے ایک میرے مہربان اور عنایت فرما ابلغ البلغا
افصح الفصحا و امہر الادبا و زین العلما و افضل الفضلا حافظ الشریعۃ الغرا و حامی الملۃ البیضا
نجم علم الہدی علامۃ الوری مولانا مولوی السید محمد مرتضی جونپوری ادام اللہ ایامہ و اتصل
بقیام القائم قیامہ ہین خداوند کریم اونکی توفیقات حسنہ کو یوما فیوما زیادہ کرے اور اونکو تائید
دین مبین و ہدایت مسلمین و نصرت مومنین کے کار نیک و عمل خیر مین ہمیشہ مشغول و مصروف
رکھکر اونکے اجر کو عظمت اور اونکی عمر مین برکت عطا فرماتا رہے اور اشرار و فجار کے شرور سے
اونکی صیانت و حراست فرمائے بجاہ سیدنا محمد و آلہ الطاہرین صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین ۔
ایسے حضرات مومنین اوس عالم ربانی و فاضل لاثانی نے ان ایام مین رسالہ ارغام الماکرین فی
رد مضلیات انذار الناذرین و کتاب مستطاب المسمی بالکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن تحریر
فرماکر اہل ہند کو ہمارے آقا علی بن ابی طالب علیہ السلام کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی
اور راہ ضلالت و گمراہی سے ضعفاء مومنین کو بچانے کے لئے بڑے اہتمام سے سعی عمل مین
لائے ہین ۔ رسالہ انذار الناذرین وغیرہ کے مضامین ضلالت آگین سے تمام شیعیان ہند کو مطلع
کر دیا ہی اور ضعفاء مومنین و جہال و مساکین کو اغوا کنندگان و مضلین کے اتباع سے بدلائل قاہرہ
منع فرماکر اون تمام اجرہاے عظیمہ کو حاصل کیا ہی جو احادیث متقدمۃ الذکر مین بیان ہوئے ہین
اس حقیر سراپا تقصیر بندہ عاجز و آثم مقرب علی ابو القاسم اس مضمون کے راقم نے جناب ممدوح
کی ان دونون کتابون کو اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اسمین کچھ شک نہین کہ جناب مصنف علام
نے ہر ہر سوال کا جواب بڑی تحقیق اور تدقیق سے دیا ہی اور مخالف کو کسی جگہ پر محل انکار و مجال
فرار باقی نہین رکھا ۔ اور قطع نظر جوابات مسکتہ و محققانہ کے اوس محقق تحریر و علامہ عدیم النظیر
کی کتاب کبیر یعنے الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم
اجمعین کے فضائل زاہرہ و مناقب باہرہ کا بہت عمدہ مجموعہ ہی جسکے پڑھنے اور سننے سے مومنین
کی آنکھون کو نور اور دلون کو سرور حاصل ہوتا ہی پس یہ کتاب ہدایت آثار ہر مومن دیندار
کے پاس بطور حرز جان لمحافظۃ الدین والایمان و لدفع حملات الشیطان ہمیشہ ہر وقت
موجود رہے تو بہتر ہے اور کوئی کتاب خانہ اور کسی مومن کا گھر اس کتاب سے خالی نہونا چاہیے

بے اختیار جی چاہتا ہے کہ جناب مصنف علامہ کے ان ہاتون کو چوم لون جن ہاتھون سے ایسی تائید دین حق کی ہے اللہ دینہ و علیہ اجرہ راقم آثم مقرب علی ابو القاسم ساکن جگرانو ضلع

مدرس اول ہائی اسکول ریوا ہری ۲۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۹ ہجریہ

نقل تحریر علامہ فہامہ مجتہد العصر مولانا مولوی سید محمد رضی الدین صاحب قبلہ برادر عمہ زاد مصنف الکلام الحسن و ارغام الماکرین جسکو بعد ملاحظہ ہر دو کتاب ارقام فرمایا

الطاف فرمائے اخوان مولوی سید محمد مرتضی صاحب زاد لطفہ بعد سلام مسنون الاسلام خاتم التیام واضح رائے محبت پیرائے باد رسالہ انذار الناظرین و یا علی مدد کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مصنف انکا محض جاہل آیات اور احادیث معصومین علیہم السلام و عقائد علمائے راشدین رحمہم اللہ سے ہے اور اپنے معتقدات باطلہ و الفاظ بے ادبانہ عاطلہ کے اظہار سے فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ سے خارج ہو کر حد ارتداد فطری تک پہونچ گیا جسکی قبول توبہ ظاہری بھی ممکن نہیں جیسے عدالت و پیشنمازی اور تمامتر عقیدہ مصنف کا دو رسالون کے حسبنا کتاب اللہ اور عصا هذه انفع من صاحب هذا القبر یعنی الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ کا ہے محض جاہلانہ سالوسی مین تلبیس ابلیس کر کے اغوائے امامیہ کا قصد رکھتا ہے مگر الحمد للہ۔ لکل فرعون موسی آپ نے آیات باہرہ و احادیث ظاہرہ متواترہ و دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے احقاق حق و ابطال باطل فرمایا اور آپکا رسالہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطہرۃ ہے فجزاکم اللہ عن الاسلام و ائمتہ علیہم التحیۃ و الثناء خیر الجزاء۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم اور مصداق قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے بتصدق امام زمان علیہ الصلوۃ و السلام آپکے رسالہ کی برکت سے جمیع مومنین کے عقائد کو قوت عطا فرمائے اور کلام عابد حسین کہ جو در اصل عجاج حسین ہے قلوب مومنین مین مثل وساوس شیطانی جاگزین نفرماوی زیادہ سلام ۲۹ محرم سنہ ۱۳۱۹ ہجری الراجی شفاعۃ

جدہ الحسین محمد رضی الدین ابو الحسین

نقل تحریر جناب مولانا مولوی عنایت حسین خانصاحب قبلہ جون پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب شامخ الالقاب الحبر العلامہ والبحر الطمطام ذو المدارج العالیہ
فی الملکات الملکیہ ناصر الملۃ البیضاء حامی الشریعۃ الغراء الغائص فی بحار الاثار الجامع
لحدیث الائمۃ الاطہار العارج الی معارج الصدق والصفا السالک فی مسالک الزہد والتقی
مولانا المولوی السید محمد مرتضی صاحب قبلہ عمت افاداتہم و نمت افاضاتہم - بعد
تسلیمات زاکیات و تحیات صافیات معروض آنکہ کتاب مستطاب ہدایت انتساب کرامت
نصاب مسمی بارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین مشتمل بر تدقیقات شامخہ و محتوی
بر تحقیقات راسخہ احقر نے بامعان نظر معائنہ کی فی الواقع مجموع لطیف و نظیف بعبارات
صریحہ و کلمات ملیحہ و دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ عدیم العدیل و فقید المثیل ہے حجج جلیہ اسکے
برق لامع ہیں و ادلہ قویہ سیف قاطع ہیں برائے اہل بغی و طغیان یہ کتاب فیض مآب رشق النبال
ہے اور طعن الرماح ہے اوپر اہل ضلال ہر وادی کے ارباب ایمان و اصحاب ایقان موجب جلائے
عیون و بصائر و باعث حیات قلوب و ضمائر ہے بیشک معتقدان تسویلات باطلہ و تخیلات
باطلہ کا خارج از دائرہ تشیع بلکہ خارج از دائرہ اسلام ہے اور کفر و ارتداد ایسے شخص کا
ثابت لا کلام ہے فمنتہی الکلام و غایۃ المرام ان کتابکم ہذا یستقصی الانجام کمساد
الاسلام للخصام واللئام و لا ریب فی انکم قد شیدتم ارکان الایمان و حصدتم
افنان البدع والطغیان فجزاکم اللہ خیر الجزاء و اسبغ علیکم النعماء بمحمد و آلہ النجباء
العظماء صلوات اللہ علیہم ما دارت الخضراء حول الغبراء والسلام مع الوف الاکرام

نمقہ اثیم الثقلین عنایت حسین

نقل تحریر جناب میرزا محمود رضا صاحب مجتہد بغداد سے مورخہ ۱۷ ربیع الثانی جو بمبئی میں بکم جمادی الاولیٰ روز شنبہ ۱۳۱۹ھ کو پہونچی

زبدۃ المحققین قدوۃ المحدثین سید الواعظین ظہیر العلماء جناب شریعتمدار آقائے مولوی

والسید مرتضیٰ صاحب دامت برکاتہ تسلیم عالی صحائف و رسائل و استفتا و الکلام الحسن جب
پہونچے تھے پیدا عریضہ وصول کا آپ کو ارسال کیا اور بعد ازان ایک طلبہ ہوئن باہم کو باشتراک
مخصوصاً آپ کی طرف سے نائب الزیارہ کرکے کربلاے معلی و نجف اشرف مع استفتا کے روانہ
کیا کہ علماے اعلام سے استفتا لکھوا کے لائین و مکتوب جناب کا و الکلام الحسن و رسائل
مخصوصاً یہ سب جناب شریعتمدار آقاے حاجی نوری دام ظلہ کو پہونچا کر جواب باصواب لائین
بعد مدت مدید تقاضاے شدید نتیجہ پایا اس مدت مین بدل و جان مصروف رہا چنانچہ مجالس
متعددہ مین متواتر بحضور علماے اعلام و مومنین مفصلاً مفسراً مجملاً پڑھا گیا مطالب اجوبہ
الکلام الحسن کو بعض مرتبہ بالاے منبر حسینی بھی مجلس عزا مین صرف کیے مطالب فضائل
و عنوان شعبیہ بیان کیے غرض استحضار و استخبار و جمع اقوال و فضل و کمال و حسن کلام کا
الکلام الحسن سے واضح و لائح تھا سب علما نے فرمایا کہ جواب مافوق اسکے متصور نہین
جزاہ اللہ خیرا فی الواقع للہ در کوہ کیف لا تکون کذالک و قد جعلک اللہ من الذین
اذھب اللہ عنھم لما انیکہ جناب شریعتمدار آقاے آقا سید حسن صدر مجتہد کاظمین دام ظلہ برادر نسبتی
جناب شریعتمدار آقاے صدر دام ظلہ نے الکلام الحسن کو سند قرار دیکر آپ کو ملقب بہ ظہیر الاسلام
فرمایا استفتا مین بہت خوب تحریر فرمایا جامع و مانع کلام ہے واللہ جزاکم اللہ خیرا کہ تیغ زبان
سیف بیان سے سہارنپوری گے آپنے پورے پورے ٹکڑے اوڑائے یہ کیسا مدرس عربی
مدعی تشیع ہے کیا کشف المحجہ وغیرہ وصیت سید ابن طاوس بفرزند خود سید محمد مرحوم طالب او
و توسل بامام عصر فی الحاجات و دعاے قنوت و فقہ الرضا و جنات النعیم و ہر وقت تکبیرۃ الاحرام
یک امام علیہ السلام کا نام لینا جلد بحار کے احتجاجات کچھ اسنے نہین دیکھے ھذا المحفوظ رکھے
من شر الوسواس الخناس الخ منتظر ہون مظان استجابت دعا مین مجھکو نہ بھولیے گا جناب
حکیم مبارک حسین صاحب دام مجدہ کی خدمت مین عرض سلام میری جانب سے کیجیے گا عجب کمال
شاعری ظاہر ہے آپکے کلام بلاغت نظام سے سبحان اللہ و کذا الباقی الشعرا و جمیع علماے
اعلام کاظمین نے آپکو سلام کہا ہے مین نائب الزیارۃ دعاگوے جناب ہون مرحوم محترم
حضرت جوادین علیہما السلام مین آپکی طرف سے والا ارواح جنود مجندہ تھے مین غائبانہ

اخلاص آپ سے آپ کی حضور مین کم نہین لکھتا ہون - چونکہ محاورات و مصطلحات کے سبب سے
ترجمہ کرنا پڑا مجھکو و سمجھانا بعض مطالب استفتا و اجوبہ وغیرہ کا ہوا اس سے دیر ہوئی ارسال
جواب استفتا مین کہ اب بعد مدت کے آئے بھی تو چند نسخے جو آئے بذریعہ عریضہ رجسٹری کے
ارسال خدمت شریف مین ہین غرض ثانی یہ ہے کہ آئندہ جو وہ سہارن پوری کچھ لکھے تو بھیجیے
جواب لکھے رسالہ اوسکی کتاب یہان بھیجیے تا جواب درست دیا جائے حق اوسکا اگرچہ خدا آپ کو
حفظ فرمائے جملہ عنایات سے آپ نے خوب لکھا کوتاہی نہین فرمائی جوابات مین والحمد للہ -
آخر مین الکلام الحسن کے یہ بھی خوب فرمایا کہ حوالہ بخدا جواب اوسکا امر شنیعہ و سیاہ پوشی مین
خواہم کو سبکو شیعیان ائمہ سے محشور فرمائے بالنبی والہ الطیبین یوم ینادی المنادی و استاذ
یوم الحجّ اوسکو اوسکے اعتقاد پر محشور فرمائے مع من یتولاہ و جناب اخوی منشی مرزا احمد رضا
صاحب کی جانب سے آپ کو سلام پہونچے والسلام خیر ختام یکم ربیع الثانی سنہ من الاقل محمود رضا النجفی
اگر آنکہ جواب بہت جلد مرحمت فرمایئے گا وصول سے جلد مطلع فرمایئے گا مجھکو انشاء اللہ اور جو
فرمائش ہو یا کتب وغیرہ تو مین بدل وجان بدیدہ منت دارم والسلام خیر ختام دو تین نسخہ
الکلام الحسن کے اور بھیجے تو ایک جناب شریعتمدار آقائے صدر مرزا اسمٰعیل صدر کی خدمت مین
یہان جناب صدر ممدوح کو ایک سامرہ مین رہے جناب شریعتمدار آقا مرزا محمد تقی شیرازی
جناب علی آقا پسر مرحوم مغفور سرکار مرزائی شیرازی طاب ثراہ کو بھیجون اگر ہون اور مصلحت ہو تو
بھیجیے گا انشاء اللہ اور جناب محمد حسن صاحب مستفتی کو بھی میرا سلام ضرور کہلا بھیجیے گا کہ در دین
یا او نہین وفقہم اللہ اونکے لیے بھی نائب الزیادہ دعا گو ہوا ہین کما انکہ سب مومنین
سادات کو فراموش نہین کرتا ہین و لہ الحمد

استفتا محمد حسن ہندی کمال پوری از علمائے عراق دام ظلہم العالی

چہ میفرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین در باب شخصی کہ اظہار تشیع میکند و اہانت جماعت
مومنین امامیہ میکند اما در تصانیف خود وارد وی ہی نویسد کہ ترجمہ آن بفارسی این است مقام
عدم اقتدا ربنی و اماحم و عدم جواز استغاثہ و استعانت وقت مصائب باینان کہ نبی و امام

و بهر جا حاضر اند و بهر طرف ناظر از علم ما کان و ما یکون این مطلب نیست که سمیع و بصیر و ر… و می نویسد که این خیال که هر چه ایشان می خواهند خدا میکند باین وجه ما را استمداد از ایشان … این هم بے قاعده است بلا تشبیه مدعی سست گواه چیست و می نویسد که در شفاعت جمله جا … شیعه ماذون شدن محض احتمال است سلمنا لکن ضرور نیست که هر سوال امضا بیابد و می نویسد در مقام دیگر که این خیال کند که کلیةً و حکماً و حتماً هر چه می خواهند خدا میکند این هم سخن بے قاعده چه نعوذ بالله آیا خدا کارندهٔ ایشان است نفی این هم صراحةً و کنایةً جابجا در قرآن مذکور است و در احادیث مزبور است خود ائمه علیهم السلام ازین انکار کرده اند قصهٔ سورهٔ کهف … سد و حتی تا هفده روز به سبب نه گفتن انشاء الله ظاهر است و بیکار شدن استغفار ابراهیم علیه السلام وغیره امثله آن موجود است لاریب این هم قسمی از غلو بلکه انکار خدائی خدا است همه انبیا و اولیا تابع خدا اند خدا تابع فرمان هیچ کسی نیست و می نویسد که اگر از یا علی مدد و یا امام جعفر … وغیره این مطلب باشد که این حضرات از حکم خدا میکنند و از خدا عرض کرده مدد نمایند پس علاوه … مضامین بالا اول در کارهائے که خدا بواسطه میکند صحت این تاویل ممکن است نه مطلقاً … خلاف سیرت سلف صالح است باین قسم استمداد و استعانت از ارواح طیبه منقول نشد … و در زمن معصومین در اصحاب ائمه و خواص و عوام شیعه این مروج باشد معلوم نیست پس … و بهر تقدیر ازین الفاظ گفتن یا الله بهتر است هر که انکار آن کند کافر است و می نویسد که ثبوت … عام اجازت باین قسم استعانت بسیار دشوار است و درین شکے نیست که خلاف سیرت سلف صالح و رواج اکابر دین است حال آنکه ایشان از مقامات آن حضرات اعرف بودند بلکه … در زمان حیات معصوم از معصومین باین قسم استعانت نمودندے که زمان حیات و اما … ما بهر حالی از وفات و ممات شرف است خلاصهٔ کلام باین قسم استعانت مخالف سیرت … خلاف احتیاط است خصوصاً بالفاظ استقلال در استعانت دقت است تعلیم اسلامی همین می خواهد که قول و فعل مسلمانان از شرک بلکه از بوی شرک محفوظ باشد و می نویسد در … مقام دیگر حتی که در امورے که از ارواح طیبه استعانت منقول و معمول است اکثر و بیشتر … همیشه همچنین کنند که اولی است دقت افتادن و نشستن و برخاستن نعره بجوش یا علی یا علی … را اندر …

یا تبدل طعام نیز بعوض یا امام جعفر صادق بسم الله گویند پس شک نیست که اعلی و توهین سنت
رسول و هدایت ائمه و سیرت اسلامی است و می نویسد که در ندا علی از رسول خطاب است
ندا ارشاد نیست ثانیاً مقصود از عونا اعانت فی الشدائد است صحت و شفا امراض [illegible]
حکم خطاب از غیر خدا این حکم ندارد و اولی عدم تخاطب بغیر خدا است و می نویسد که لقب
امام رضا علیه السلام به ضامن آهو ضامن در عوام شیعه مشهور است و وجه آن تا ائمه معلوم نشد
و می نویسد که اخراج شبیه تشبیه بهنود است و در هند رام لیلا می شود و شرح رام لیلا این است
که رام برادر لچهمن اسم یکی از خدایان هندوان است که بزعم ایشان زوجه اش را عفریتی برده
بجای خود محفوظ نگه داشت پس رام بگرفتن زوجه با بسیار از حیوان و انسان رفته جدال
و قتال کرد و زوجه خود را گرفته بجای خود واپس آمد همین قصه را هندوان هر سال در زمان
معین مجتمع شده می سرایند و شبیه رام و لچهمن و زوجه رام می سازند و در پی ایشان خوشی
و شادمانی و غوغه و مسخرگی میکنند و همین قصه را رام لیلا میگویند) پس امام لیلا بیجا است
و می نویسد که ماتم و سینه زنی بقصد سامان رقت و بکاء و طرز ابکاء اگر منظور باشد محتمل صحت است
و بقصد اصل ماتم و یا نقل ماتم که آنرا علما منع میکنند اگرچه بحکم کل الجزع و الفزع و البکاء مکروه
الا الجزع و البکاء علی الحسین بداهتاً در نظر محتمل صحت است مگر وجوه دیگر هم علت ممانعت است
و می نویسد که جلال علمدار و عفت سیده و مظلومیت سید الشهدا قابل حجت و سند نیست بلکه
غلط است و می نویسد در مقام عدم جواز لباس سیاه در ماتم سید الشهدا روحی له الفدا که لباس
سیاه لباس جهنم و شعار عباسیان است و همین طور امور دیگر نوشته بعض مضامین بعینه این
غرض ترجمه کرده شد که علمای امامیه عراق کثر الله امثالهم در جواب این هفوات چیزی بنویسند
و باعث گمراهی و ضعف اعتقاد ضعفای امامیه اکثر بلاد شده و حقوق ائمه علیهم السلام را
ابطال نمایند و صاف صاف ارقام فرمایند که آیا مثل این شخص قابل امامت جماعت امامیه
است یا نه و در زمرهٔ امامیه [illegible] داخل است یا نه بینوا توجروا المستفتی محمد حسن ابن سید
غلام علی ساکن موضع کمال پور ضلع اعظم گڈه از مواضع هندوستان ۲۷ ذیقعده ۱۳۱۹ھ

جواب باصواب ثقة الاسلام و حجة الامام نور الشیعه و مصباح الشریعه

علامة العلماء واستاذ الفقهاء شیخ الاسلام والمحدثین وسند الایمان والمحققین
فخر الحاج والزائرین آیة الله العظمی للمستبصرین صدر وجه شریعة سید المرسلین و ناشر طریقه
امیر المؤمنین مجدد اخبار المندرسة لائمة الطاهرین المصطفین سرکار شریعت
مدار مولانا میرزا حسین نوری دام ظله العالی بدوام الایام واللیالی

اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال امیر المؤمنین علیه السلام
توسل بالنبی فکل تخطب یهون اذا توسل بالنبی صاحب این مقالات و راقم این کلمات
یا در باطن از زمرهٔ ضالهٔ وهابیه است و بلباس تشیع ترویج آن مذهب را میکند یا تازه در مذهب
امامیه داخل شده و اصلا از اصول شیعه و اساس مذهب امامیه خبر ندارد و اگر از اصل امامی
بوده در دائرهٔ علمیه و فنون دینیهٔ امامیه گاهی قدم نگذاشته و لکن بجهت شباهت عمده این کلمات
بخرافات آن طائفه خصوص استعمال لفظ سلف صالح که در کلمات آنها بسیار دیده شده
احتمال شق اول بیشتر می رود و قائل این کلمات در مرحله خداشناسی هم وامانده که اسم موحد صادق
است که نگوید خداوند قادر است برآنکه یکی از مخلوقین خود را هر چند دوری باشد آن قدرت دهد
که بتواند هر کس هر وقت هر جا بهر بلائی مبتلا شود و با و استغاثه کند او را دریابد و از آن مهلکه
نجاتش دهد و از خدائیش چیزی کاسته نشود و آن مخلوق هم با این مقام از حد عبودیت و احتیاج
دائمی بذات مقدسش بیرون نرفته هر آن بخواهد بگیرد و آنچه را که داده قادر و توانا است اگر شبهه
بعضی کرده‌اند در وقوع آن است نه در امکان خداوند همه بندگانش را وعده داده دعا کنید اجابت
میکنم با آنکه بسیاری دعا کنند بظاهر اجابت نشود و بسیاری دعا کنند و بشود و نه در شدن
خداوند تابع است و نه در نشدن وعده کاذب ملاحظه صلاح و نظام نوع در همه جا شده و
می‌شود چه از خداوند به بندگان در مقام دعا و چه از خلفاء ایشان به درماندگان در مقام توسل
و التجا زیرا که حضرت مقدسش این طائفه را منصب غوثیت داده یعنی دادرس و فریادرس
واماندگان و درماندگان از بندگان خود و صاحب این منصب محتاج است بعلمی الهی که
هر کس در هر جا در هر زمان باو استغاثه کند بداند و ناله‌اش را بشنود با آن جهات علویه که خداوند

عطا فرموده که بمضمون ولو شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک هر وقت خواست از سینهٔ مکرم
وسط ملائکه که خداوند برای این خدمت مهیا فرموده که عرض آن استغاثه کننده را بآن
ت برسانند چنانچه از احادیث معتبرهٔ بسیار راست که ملکی است که در بالای قبر منور رسول خدا
صلی الله علیه و آله که هر کس در هر جا سلام کند بر آن جناب بآن حضرت برسانند که فلان سلام بر
ت کرده و آن حضرت جواب دهد و ملک فطرس آزاد کردهٔ سید الشهدا علیه السلام نیز همین
منصب را دارد بالنسبة بآن جناب پس اگر همین مقام را ائمه علیهم السلام دارا باشند بالنسبة
بشیعیان نهایت مقام یکی از ملائکه متوسط را دارا شدند و همچنین باید غوث خدای و ارای
قدرت و توانائی باشد که اگر خواست و صلاح دانست بفریاد دانِ درمانده برسد و اولا از
غیاثات و هر والا غوث نخواهد بود و سبحان الله جمهور اهل سنت بی مستند در حق اقطاب خود
بیش از اینها گفته اند و اعتقاد دارند و وای بر آن شیعه که در حق امام خود این منصب را
معتقد نباشد با آنکه خداوند این منصب مخصوص را بایشان داده و در مطاوی اخبار البته بجا آورده
و شیخ طوسی در مصباح و جماعتی روایت کرده اند که حضرت سجاد علیه السلام هر روز ماه
شعبان در وقت زوال این صلوات را میخواندند که یکی از فقرات اوست اللهم صل علی محمد
آل محمد الکهف الحصین و غیاث المضطر المستکین الخ و در کافی در باب اشاره و نص
حضرت امام رضا علیه السلام حدیثی طولانی نقل کرده که حضرت صادق علیه السلام بعد
نص بر امامت حضرت کاظم علیه السلام فرمودند یخرج الله عز و جل منه غوث هذه
امة و غیاثها و نوریها و فضلها و حکمتها تصریح فرمود که امام رضا علیه السلام غوث
این امت است و شیخ ابراهیم کفعمی در بلد الامین و شیخ ضهرشتی تلمیذ شیخ طوسی ره
در المصباح هر دو از جناب صادق علیه السلام روایت کرده اند که فرمود بمفضل هرگاه
بر تو تنگ شد دو رکعت نماز بکن و بعد از سلام سه تکبیر بگو و تسبیح حضرت زهرا علیها السلام
بفرست و بسجده رو و صد مرتبه بگو یا مولاتی یا فاطمة اغیثینی و بروایتی یا مولاتی
فاطمة اغیثینی پس طرف راست رو را بگذار و صد مرتبه بگو پس طرف چپ همچنین و دوباره
پیشانی را بگذار و صد و ده مرتبه بگو و شیخ ابو جعفر طبری در دلائل و حضینی در هدایه و غیر ایشان

از القاب خاصه امام عصر علیه السلام شمرده‌اند غوث را و در دعاست مشهور معروف که جماعتی از علما
در کتب مزار و در اعمال روز جمعه نقل کرده‌اند که اول آن اینست بروایت ابن طاوس در جمال الاسبوع
اللهم عظم البلاء تا آنجا که می فرماید یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیای یا
یا علی یا علی یا محمد انصرانی فانکما ناصرای و در مکارم الاخلاق از جناب صادق علیه السلام
روایت کرده نمازی که آنرا صلوة کفایه میگویند و فرموده بعد از نماز بسجده رود و بعد از ثنا و حمد
بگوید یا جبرئیل یا محمد اکفیانی ما انا فیه فانکما کافیان و احفظانی باذن الله فانکما حافظان
و سید جلیل ابن طاوس در جمال الاسبوع برای ایام هفته زیاراتی نقل کرده که هر روز متعلق
بیک امام یا بیشتر از ایشان است و در آخر زیارت هر کدام چنین است هذا یوم الخمیس مثلا و انا ضیفک
فیه و مستجیر بک فاحسن ضیافتی و اجارتی و در روز جمعه که منسوب بامام عصر علیه السلام است
این زیارت را دارد و انت یا مولای کریم من اولاد الکرام و مامور بالاجارة حاص
امروز روز فلانیست و من درین روز مهمان شمایم و پناه بشما آورده‌ام یعنی از شر و رد و بلاهای
سماوی و ارضی و جنی و انسی و غیر آن پس به نیکوئی مهمانی کن مرا و نیک پناه ده مرا که تو خود
آقائی کریمی و از اولاد کریمان و خدایت نیز امر فرموده به پناه دادن و این مسئلت نشود
با رسیدن عرایض بایشان و قدرت بر احسان و دفع مکاره و این همان رشته منصب غوثیت
که خود و آباء کرامش علیهم السلام دارا اند که فریاد رسی درماندگان و گرفتاران شدائد و بلاها
خصوص در سخت ترین بلاها و اشد مصائب و سکرات موت و سختی جان دادن که وعده داده
برسند که فریاد رسی غیر ایشان در آنجا نیست چنانچه در اخبار متواتره رسیده و جمله از آنها را در دار السلام
جمع نموده‌ام و در زیارت حضرت ابی عبد الله علیه السلام است هذه شهادة لی عندک الی یوم
قبض روحی بحضرتک و در یکی از دعاهای بعد از زیارت آن حضرت که ابن طاوس نقل کرده
چنین وارد است الله الله فی عبدک و مولاک لا تخلنی عند الشدائد و الاهوال حاصل غلام یاد د
و بنده خود را در سختیها و بلاها بخود وامگذار هیچ هم این بیچاره اگر براستی از شیعیان است و ا
منصب را از شفعای خود گرفته برای آن روز بیچارگی خود چه فکر کرده و اے بحال آن جماعت
چنین شخصی را امام جماعت خود کرده اند امام جماعت شفیع ماموم است چنانچه در احادیث

یده کسیکه بی شفیع مانده و دست از حبل المتین خود کشیده قابل شفاعت دیگران نیست و کسیکه
اس اصول و بنیش خراب است قابل دخل و تصرف در فروع فقهیه نیست لهذا متعرض آنها نشدم
مام را بیش ازین گنجائش نیست والسلام علی من اتبع الهدی و جانب الضلالة والردی
العبد المذنب المسمی حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی المشهد الغروی علی مشرفه آلاف السلام و التحیة حامداً مصلیاً مستغفراً

قال محمد صلی الله علیه و آله
حسین منی و انا من حسین

جواب باصواب جناب مستطاب حجة الاسلام و فقیه اہل البیت علیہم السلام سرکار
شریعتمدار مولانا سید حسن صدر دام ظله العالی

بسم الله الرحمن الرحیم
صاحب این مقالات نزد علماء امامیه ضال و مضل است مگر آنکه مرتدع شود و توبه نماید و
انصاف دهد که جوابهائے علمائے الاعلام حق است خصوصاً جواب جناب ثقة الاسلام علامه نوری
جواب ظہیر الاسلام جناب مولوی سید محمد مرتضی جونپوری دام بقاهما الاحقر ابن السید العلامة
آیة الله السید هادی طاب ثراه السید حسن صدر الدین الموسوی الکاظمی

حسن الموسوی

جواب جناب مستطاب فخر المجتهدین و بحر المتفقهین سرکار شریعتمدار مولانا محمد حسن مامقانی دام ظله
شخص متکلم باین کلمات و نویسنده این مزخرفات فاسد العقیده و از زمره امامیه خارج و اقتدا
حرام و مطالعه کتاب مسطور محرم است زیرا که از کتب ضلال است و اتلاف این کتاب لازم است حرره الاقل محمد حسن المامقانی

لا اله الا الله الملک
الحق المبین محمد حسن

واضح ہو کہ یہ استفتا اُردو مین بالفاظ انذار الناذرین در رسالہ کیا علی مدد خدمت علمائے لکھنؤ مین پیش
کیا گیا تھا اور وہ مع جواب جناب قبلہ وکعبہ سید آغا صاحب مہر جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب
قبلہ آخر رسالہ ارغام الماکرین مطبوعہ سابق مین درج ہی اور اوس مین یہ نہین کہا جا سکتا کہ جیسا
استفتا ہوتا ہی ویسا جواب ہوتا ہی اسلیئے کہ یہ استفتا اردو کا بعینہ ہر دو رسالون کے الفاظ پر
مشتمل ہی اور فارسی کا استفتا بھی مطابق اوسی کے ہی چونکہ علمائے عراق اُردو نہین جانتے اسلیئے
ترجمہ اوسکا کیا گیا اور ہرچند جواب اس استفتا کا زبان اُردو مین سابق مین چھپ چکا ہی مگر پھر اس مقام پر لکھا جاتا ہی

جواب جناب قبلہ وکعبہ مجتہد العصر والزمان مع لانا مولوی میر آغا صاحب قبلہ ومہر جناب مولانا مقتدا

مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ

جواب باسمہ سبحانہ اس عبارت مین بعض مضامین خلاف ضروریات مذہب اور خلاف شان ائمہ
طاہرین اور مستلزم اونکے تنزیل مراتب کے ہین اور بعض تشبیہات علانیہ سوء ادب ہین پس ایسے
شخص کے تشیع ہی مین کلام ہی چہ جائیکہ امام جمعہ و جماعت اللہ علیم

العلم سید محمد ہادی سید مصطفی بن عمدم	لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین عبدہ ناصر حسین بن العلامہ السید حامد حسین الموسوی نیشاپوری

نقل استفتائے اہل برکلی و جواب علمائے لکھنؤ جو آخر ارغام الماکرین مین چھپ چکا ہی
سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین مبین اور مفتیان شرع متین اوس شخص کے باب مین کہ جو بظاہر
مذہب امامیہ رکھتا ہو لیکن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مقبولہ کا منکر
اور حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے بعض کے قول کو غیر معتبر جانتا ہو اور اس
بسن مین اونکی امامت پر عقیدہ نہین رکھتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
نہ روشن ضمیر ہین نہ سنتے ہین نہ ہر جگہ پہونچ سکتے ہین نہ ہر طرف ناظر قبور مقدسہ تک اونکی ہماری
آواز نہین پہونچتی استعانت اور استمداد اور استغاثہ اور حاجات کو ان حضرات کی طرف

منع کرتا ہو خدا سے بے واسطہ ان حضرات کی دعا کرنے کو حکم دیتا ہو نذر و نیاز حضرات معصومین کرنے
سے مانع ہو سیاہ پوشی کو ماتم میں امام حسین علیہ السلام کے اہل جہنم کے لباس اور بنی عباسیہ کا شعار
جانتا ہو معجزے اور کرامتیں ان حضرات کی جو کتب معتبرہ میں منقول ہیں اونکو مستند نہ جانتا بلکہ
قصص و حکایات سمجھتا ہو خلاصہ یہ کہ مقصر مراتب و منازل حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم
اجمعین ہو ایسے عقیدے کا شخص دائرۂ ایمان و اسلام میں داخل ہی یا خارج ہی مومن ہی یا کافر مفصلاً
و مشرحاً تحریر فرماکر اپنی مہر و دستخط سے اس استفتے کو مزین فرمائیں بینوا توجروا

جواب

بتقدیر صدق مضامین مرقومہ بالا اوس شخص کے ایمان میں خلل ہی اور وہ خارج ہی دائرہ تشیع
سے واللہ یعلم حررہ میر آغا عفی عنہ

العلما محمد ہادی
سید مصطفی بن

جواب

وہ شخص منکر ضروریات مذہب ہی لہذا خارج دائرہ تشیع سے ہی قطعاً بلکہ خارج از دائرہ اسلام
ہی اسلیئے کہ شفاعت جناب رسالت مآب کی ثابت ہی باجماع مسلمین بلکہ مسلک ہی ضروریات دین
میں فسبیل منکرہا سبیل الکافرین اور لا اقل یہ ہی کہ اگر حکم اوسکے ارتداد کا نہ کرین تو بھی اوس سے
اجتناب مآکل و مناکح میں احوط ہی اور حتی الوسع یہ احتیاط ترک نہ کی جائے فقط واللہ یعلم

ملک العلما سید بندہ حسین
سید محمد حسین بن

الجواب باللہ التوفیق

شخص مذکور مذہب فرقہ اثنا عشریہ سے خارج ہی اور اطلاق اسلام و سپر خالی از اشکال نہین واللہ اعلم

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
عبدہ ناصر حسین بن العلامۃ السید
حامد حسین الموسوی نیشاپوری

واضح ہو کہ جب رسالہ انذار الناظرین شایع ہوا اور مومنین نے اوسپر اعتراض کیا تو خواجہ صاحب
وسیلۃ السائلین کو شایع کیا اور اصلاح اپنے دونون رسالون انذار الناظرین و رسالہ یا علی مدد
مضامین کفر آمیز کی نفی اور اونکی حقیت کا اب بھی دعوی ہی اور شایع ہونا وسیلۃ السائلین کا بھی
اعتراض مومنین اونکے رسالہ پر اوس اشتہار شیخ علی رضا صاحب میرٹھی سے ظاہر ہی جو مط
مطبع حیدری شہر میرٹھ مین حسب ارشاد جناب منشی سید محمد سجاد حسین صاحب ریحانی رئیس میرٹھ کے چھ
وبفضل الٰہی وہ اشتہار بعینہ مجھے دستیاب ہوا ہی اور عین عبارت شیخ علی رضا صاحب کی

نیاز نامہ

حضرات مومنین باتمکین کی خدمت بابرکت مین التماس ہی کہ جب یہ نیاز نامہ خدمت شیخ عابد حسین
صاحب انصاری مدرس مدرسہ وقف منصبیہ میرٹھ مین پہونچا تو بہت دنون کے بعد
ہوا کہ کچھ اشعار شیخ عابد حسین صاحب نے نظم کرائے ہین اور اوسکا نام وسیلۃ السائلین رکھا
کہ جن سے عام لوگ دہوکا کھاکر خوش ہون اور بظاہر شیخ صاحب کہتے پھرین کہ مین ایسا اعتقاد نہین رکھتا
ہون کہ جسکا ایک شمہ نیاز نامہ مین درج ہی مگر شیخ صاحب مقدم الوصف نے یہان بھی سازش
کھائی ہم نیاز نامہ مین یہ بھی تحریر کر چکے ہین کہ یہ مسائل الفت حسین شکارپوری کے رنگ پر لکھے
الفت حسین شکارپوری نے یہ چال کی تھی کہ جب کتاب لغو و بیمعنی کی تسوید و اشاعت سے فراغت
پائی اور مومنین باایقان نے اوسکی آڑے ہاتھون خبر لی تو اشعار جناب امیر علیہ السلام کی شان
مین لوگون کے سامنے پڑہنے شروع کئے تھے مگر اوسے بھی کہا گیا تھا کہ آپ اپنی تصنیف کی ترمیم و اصلاح
کیجے مگر اونہون نے مسائل وغیرہ کی غلطیون کی تصحیح نکی اور علماے دین نے فتوی کفر اونپر عاید کیا
چونکہ مین شیخ عابد حسین صاحب کا خیرخواہ ہون سو جتائے دیتا ہون کہ وہ اس وسیلۃ السائلین
بھروسہ اپنی صفائی کا نفرمائین حالانکہ یہ اضافہ ہوا ہی کہ اونہون نے اپنے اشعار چھپوائے اور الفت حسین
نے فقط زبان سے پڑھے مین جہانتک خیال کرتا ہون کوئی مومن ان اشعار کو چھپوانے سے خوش نہو
تاوقتیکہ غیر مہذب عبارت انذار مین سے نکالکر دور نہ کیجاوے اور اگر واقعی انصاری صاحب
عقیدہ اب صاف ہو گیا ہی تو ضرور یہ مولوی صاحب انذار مین سے اصلاح عبارت غیر مہذب
فرماکر اور کسی مجتہد کی نظر سے گذران کر چھپوا دینگے۔ ایسے امور کو جو اونسے سرزد ہوئے ہین مثل الفت حسین

انحال کہ مومنین اونکو بسبب گمراہی کرتے ہین اور صحیح خیال نہین فرماتے اب مومنین ذرا اوس
نامہ کو بھی حرف بحرف پڑہین جسنے بد اعتقادی کی قلعی کھولدی ہی وہو ہذا (بنام) ماحی رسوم
اثنا عشری حضرت شیخ عابد حسین صاحب سہارنپوری مدرس مدرسہ وقف منصبیہ میرٹھ ہدا کم اللہ
تعالی الی صراط مستقیم - ہم بعض ہفوات رسالہ انذار الناذرین سے نقل کیے ہین اور چونکہ کل ہفوات
اونکے رسالہ ارغام الماکرین ہین مع جواب دندان شکن شایع ہو چکے ہین ضرورت اونکے نقل کی نہین سمجھی
اور آخر اشتہار مین ہو راقم شیخ علی رضا از میرٹھ سابق مین یہ نیاز نامہ آگرہ کے نامی اخبار آگرہ پنچ
مین شایع ہوا تھا انتہی - اور مقصود اس تحریر سے یہ ہی کہ علمائے عراق و علمائے ہند سب نے عین
عبارت پر خواجہ صاحب کی اونکی ضلالت و گمراہی و ارتداد کا فتوی دیا ہی پس جب تک کہ خواجہ صاحب
بالخصوص اون رسالون کی مضامین باطلہ سے توبہ شایع نہ کرینگے مرتد ہین اور دائرہ تشیع سے خارج ہین
اور وسیلۃ السائلین ہا و دیگر اقوال و تحریرات اونکے جب تک کہ ہر دو رسالون کے مضامین پر توبہ نکرین
اونکے نفاق کی دلیل ہونگے جیسا کہ خدا فرماتا ہی واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا
الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن یعنے جبکہ ملاقات کرتے ہین اون لوگون
سے جو ایمان لائے ہین تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اور جب کہ خلوت کرتے ہین اپنے
شیاطین سے تو کہتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھ ہین جز این نیست کہ ہم استہزا کرتے ہین

نقل تحریر مولانا مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ سابق الذکر جواب مین اوس تحریر مصنف کے جسمین فرمائش کی تھی کہ کتب اہلسنت سے رد انذار الناذرین و رسالہ یا علی مدد لکھین

ذو المجد والعلی والورع والتقی سمی علم الہدی جناب المولوی السید محمد مرتضی صاحب سلمہ العلی الوہاب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
بعد ورود ہدیہ نمیقہ انیقہ رشیقہ رسید کاشف مدعا گردید از ادراک صحت مزاج وہاج کمال مسرت و بہجت نیز تعمیل
حکم سامی تامل و تساہل نمیکردم مگر چندان اشتغال و افکار دارم کہ مطلق فرصت نمی یابم و چون در زمانے از ازمنہ فرصت
قلیلی می یابم طرح تصانیف کہ انداختہ ام دران مصروف می شوم چنانچہ چون از مجلد اول توضیح
فراغت یافتم در تکمیل صراط مستقیم مشغول شدم کہ کتابیست بس مفید الحمد للہ کہ از مجلی ازان فراغت یافتم

چنانچه طبع می شود انشاء الله بعد چند ماه بخدمت والا نهمت یک نسخه حسب معمول می رسد حجم این
شل جلد اول قوضب است در نول السبب شدت گرما معطل ام و چون اندکے بارش شروع می شد
بنا بہ مکنم در تحریر مسودات جلد دوم و سوم قوا ضبکہ فی الحقیقت این کتاب باعث تسوید وجو
ذوی الاذناب است پس کجا فرصت دست می دہد کہ در تصنیف جدید مصروف شوم جناب
سامی خود ماشاء اللہ از اہل علم و خبرت و بصیرت ہستند پس اگر کمر ہمت خواہند بست انشاء اللہ
العزیز این کار ہم بآسانی بالکمال و اتمام خواہد رسید سه ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد × اگر خارے
بود گلدستہ گردد × حالانکہ بدانست حقیر این کار چندان ضرورے ہم نیست کہ مخاطب شما مرد
تشنیع بود پس در کلام حسن دقیقہ در اسکات و افہام و افحام او فرو گذاشت نفرمودہ اند و برای
امامیان اثنا عشریہ ہمین قدر کافی است البتہ اگر مدعی از اہل تسنن می بود می بایست کہ از کتب سنیان
جواب او تحریر می فرمودند بسبب قلت فرصت کہ در جواب تعویقے رو داد معاف خواہند فرمود فقط

مظہر حسن عفی عنہ ۱۲ صفر سنہ ۱۳۱۹ھ

نقل تحریر جناب مولانا مولوی مقرب علی صاحب سابق الذکر جبکہ مصنف نے معروض کو فتاوی علماء عراق سے ارتداد مصنف انذار الناذرین میں اجمالا اطلاع دی

باسمہ سبحانہ و تعالی شانہ

قبلہ حاجات ادام اللہ معالیکم و بارک فی ایامکم ولیالیکم تسلیم عنایت نامہ موصول ہو کر باعث افتخار
مصنف انذار الناذرین کے ارتداد مین کوئی شک اور شبہہ باقی نہین رہا بالخصوص اوس وقت
سے کہ جب سے رسالہ الکلام الحسن مشہور ہوا ہے اور پھر اوسپر اونہون نے توبہ نکی مین نے تو اونکو یہ رائی دی
تھی کہ تم اپنی توبہ کے بارہ مین ایک رسالہ لکھکر شایع کرا دو مگر وہ ایسے بہوتے کہ اونہون نے آپ
اوس رسالہ کا جواب لکھنا شروع کر دیا ہے جیسا کہ آپ نے مجھکو اطلاع دی تھی تو بیچارہ کہ نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے نہ شیعون ہی مین رہ
داخل نہ اہل حق مین شامل کچھ بھی نہ رہے خدا اونکو ہدایت کرے اور وہ اپنی ہیچ سے باز آئین
و اقلیہ ذالک راقم آثم آپکا خادم مقرب علی ابو القاسم از زیوا ڑی ۳۰ جمادی الاخری ۱۳۱۹
مکرر یہ ہے کہ ایک رسالہ الکلام الحسن مع الزام الماکرین اگر ممکن ہو اور آپکے پاس موجود ہو اور آپ

عنایت فرما سکین تو عطا فرمائین اسلئے کہ جو رسالہ میرے پاس تھا وہ اصل میں محمد تقی صاحب کا تھا وہ لے گئے امین مقرب علی

عبارت لفافہ مرسلہ علامۂ محدث سرکار شریعتمدار مولانا میرزا حسین نوری دام ظلہ سابق الذکر نجف اشرف سے بعد وصول کتاب الکلام الحسن و ارغام الماکرین جو ۱۹ رجب روز شنبہ ۱۳۱۸ھ کو بذریعہ ڈاک جو نپور مین پاس مصنف کے پہونچی

جونپور - محلہ سپاہ - بملاحظہ سامیہ جناب مستطاب فخر العلما و صفوۃ الفضلا و زین الاتقیا الحبر النبیل و السید الجلیل ذو الفضل الباہر و المجد الزاہر سیدنا المسدد و الامجد الارشد مولوی سید محمد مرتضی دام تأییدہ مشرف شود
من العبد حسین النوری الطبرسی

نقل اصل صحیفۂ عالیہ جواب مین اوس عریضہ کے جسکے ساتھ رسالہ انذار الناذرین ورسالۂ یا علی مدد بھی ارسال ہوئے تھے اور عرض کیا گیا تھا کہ کسی ہندی سے مضامین کو انکے استماع فرمائین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معروض میدارد - رقیمۂ کریمہ بار سائل رسید حقیر از امتثال اصل این امر در نہایت عجز در گوشۂ معتزل بود و از کارہاے خود واماندہ چہ رسد بحوائج اصحاب و اعوانے ندارم کہ درین امور بایشان متوسل شوم علاوہ درین بلد کسے نیست عارف باین خط و لسان جز یکے از آقازادگان ہندو کہ مشغول تحصیل اند التماس کردم بردند زیادہ از سہ ماہ طول کشید چند کلمہ نوشتند ولکن ناقص و درست مفہوم نشد در خلال این حال استفتائے از کمال پور آوردند مفصل جوابے نوشتم و نسخہ آنرا فرستادم بعد تمام مرضے عارض شد مدتے طول کشید و پس از ان ضعف مفرط حسب الامر اطبا بجہت تغییر ہوا رفتم بموقعہ چند روز زیست برگشتم الحمد للہ بحال اول برگشتم و حالیہ قریب بصحت آنرا بازیاد فی چند سطر در مقام مدح دو رسالہ شریفہ (یعنی الکلام الحسن و ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین) نوشتہ ارسال خدمت شد امید مطابق میل جناب عالی باشد - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ - العبد حسین النوری

واضح ہو کہ ساتھ اس صحیفۂ مکرمہ کے نقل استفتائے بندہ - سید محمد حسن کمال پوری مع اوسکے جواب کے

جو مولانوری دام ظلہ کے دست مبارک کا لکھا تھا ہونچے اور چونکہ نقل استفتا سابق مین درج ہو چکی
ہو یہان نہین لکھی گئی اور چونکہ جواب استفتا مین بعض الفاظ جواب سابق سے مختلف ہین اور آخر
مین تقریظ کتاب الکلام الحسن وارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین کی زائد ہے لہذا بجنسہ
کل جواب نقل کیا جاتا ہے

نقل جواب جناب ممدوح مشتمل بر ارتداد مصنف انذار الناذرین و رسالہ باعجاز و متضمن بر تقریظ کتاب الکلام الحسن و رسالہ ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال امیر المومنین علیہ السلام توسل بالنبی فکل تخطب یھوز اذا توسل بالنبی صاحب
این مقالات و ملفق این ترہات یا در باطن از زمرۂ وہابیہ است و در لباس تشیع ترویج آن مذہب
باطل را میکند یا تازہ شیعہ شدہ و از اصول و اساس مذہب شیعہ اصلا خبرے ندارد و اگر از اصل اہل علم
بودہ در دائرۂ علمیہ و فنون دینیہ گاہی قدمی نگذاشتہ و لکن بجہت مشابہت عمدہ این کلمات بمزخرفات
آن طائفہ ضالہ خصوص استعمال لفظ سلف صالح کہ در کلمات آنہا بسیار دیدہ شدہ احتمال شق اول
بیشتر میرود و قائل این کلمات در مرحلہ خدا شناسی ہم واماندہ کدام موحد است کہ نگوید حضرت باری
عز اسمہ قادر است بر آنکہ یکے از مخلوقین خود را ہر چند مورے باشد آن قدرت دہد کہ بتواند ہر کس
ہر وقت در ہر جا بہر بلیہ مبتلا شود و با و استغاثہ کند و پناہ برد او را دریابد و از آن مہلکہ نجاتش
از این عطیہ و کرامت نہ از خدا ایمش چیزے کاستہ شود سبحان من لا تزیدہ کثرۃ العطاء الا جودا
و کرما و نہ آن مخلوق با این مقام عالی از حد عبودیت و ذلت احتیاج و الحاج بمقدس حضرت
بیرون رود ہر آن بخواہد بگیرد و انچہ را دادہ قادر و توانا است و لئن شئنا لنذہبن بالذی اوحینا
الیک اگر شبہ بعضے کردند در وقوع است نہ در امکان خداوند ہمہ بندگانش وعدہ دادہ دعا کنید
اجابت میکنم چہ بسیار دعا کنند بظاہر اجابت نشود نہ در شدن خداوند تابع دعا کنندہ است
در نشدن وعدہ کاذب ملاحظہ صلاح و نظام نوع در ہمہ جا شدہ و می شود چہ از حضرت احدیت

بدعا و در مقام مسئلت و دعا و چه از خلفایش به درماندگان در مقام توسل والتجا زیرا که حضرت مقدس
این طائفه را بمنصب غوثیت مفتخر فرموده و برای دادرسی و فریادرسی واماندگان و درماندگان از
بندگان خود برگزیده و دارای این منصب محتاج است بعلمی الٰهی که هر کس در هر جا هر وقت برای هر درد و
بلا استغاثه کند و پناه برو برد اند و بخشش را بشنود و بآن جهات علومیکه خداوند باو عطا فرموده که بمضمون آیه
سابقه هر وقت خواست از و باز میگیرد و یا بتوسط ملائکه کرام که برای این خدمت خداوند مهیا فرموده
که عرائض استغاثه کنندگان را باو غوث برسانند چنانچه ملکے را مقرر فرموده که در بالاے قبر منور حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ایستاده که هر کس در هر جا بر جنابش سلام کند بعرض مقدسش برساند که فلان بجنابت
سلام کرده آن حضرت جواب دهد و ملک فطرس آزاد کرده جناب سید الشهدا علیه السلام نیز همین منصب را
بالنسبه بآن جناب پس اگر همین مقام را ائمه علیهم السلام دارا باشند بالنسبه بشیعیان خود نهایت مقام
یکی از ملائکه متوسطه را دارا شدند و هم چنین باید آن غوث خدائے دارائے قدرت و توانائی باشد که اگر
خواست و صلاح دانست بفریاد آن درمانده برسد و از آن گرداب بلا بساحل نجاتش برساند والا غوث نمی
خواهد بود و سبحان الله جمهور اهل سنت بے مستند در حق اقطاب خود بیش از اینها گفته اند و اعتقاد دارند وای
بر آن شیعه که در حق امام خود این منصب را معتقد نباشد با آنکه خداوند این منصب مخصوص را بایشان داده
و در مطاوی اخبار بحد تواتر رسیده شیخ طوسی ره در مصباح و جماعتے روایت کرده اند که حضرت سجاد علیه السلام
هر روز ماه شعبان در وقت زوال صلواتے را میخواندند که یکے از فقرات آن این است اللّٰهم صل علی
محمد وآل محمد الکهف الحصین وغیاث المضطر المستکین و در کافی در باب اشاره و نص بر حضرت امام رضا
علیه السلام حدیثے طولانی نقل کرده اند که حضرت صادق علیه السلام بعد از نص بر امامت حضرت کاظم
علیه السلام فرمود[۱] یخرج الله عز وجل منه غوث هذه الامة وغیاثها وعلمها ونورها وفضلها
وحکمتها الخ. تصریح نموده اند که حضرت امام رضا علیه السلام غوث و غیاث این امت است[۲] شیخ صهرشتی
تلمیذ شیخ طوسی در کتاب قبس المصباح و شیخ ابراهیم کفعمی در بلد الامین روایت نموده اند[۳] از جناب صادق علیه السلام

---

[۱] یہ حدیث عنوان پنجم مین کتاب الکلام الحسن کے حاشیہ پر مذکور ہے [۲] یہ حدیث کتاب مذکور کے عنوان مذکور
مین عیون المعاجز سے منقول ہے اور اوس مین کافی و عیون الاخبار سے نقل کیا ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عنوان
دہم مین الکلام الحسن کے بحار و تحفۃ الزائر سے نقل کی ہے ۱۲

که بمفضل فرمود هرگاه کار بر تو تنگ شود دو رکعت نماز بکن و سلام بگو و پس از آن سه تکبیر بگو و تسبیح
حضرت زهرا علیها السلام را بفرست و بسجده رو و بگو صد مرتبه یا مولاتی یا فاطمة اغیثینی و در دلیل
یا مولاتی فاطمة اغیثینی پس طرف راست را بگذار و صد مرتبه آنرا بگو پس طرف چپ را بگذار و صد مرتبه
بگو پس دوبار و پیشانی را و صد و ده مرتبه آنرا بگو و شیخ ابو جعفر طبری در دلائل و حضینی در هدایة از القاسم
بن... خاصه امام عصر علیه السلام شمرده‌اند غوث را و در دعای معروف که جماعتی در کتب مزار و در اعمال
جمعه نقل کرده‌اند که اول آن انیست در نسخه کتاب جمال الاسبوع سید جلیل علی بن طاوس اللهم عظم
البلاء و برح الخفا تا آنجا که میفرماید یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیای یا محمد یا علی
یا علی یا محمد انصرانی فانکما ناصرای یا محمد یا علی یا علی یا محمد احفظانی فانکما حافظای یا مولای
یا صاحب الزمان سه مرتبه الغوث الغوث ادرکنی سه مرتبه الامان سه مرتبه و در یکی از دعاها
بعد از زیارت حضرت سید الشهدا علیه السلام بروایت ابن طاوس در مصباح چنین است الله
الله فی عبدک وابن عبدک لا تخلنی عند الشدائد والاهوال و ابو جعفر طبری در دلائل نماز و دعا
از امام عصر علیه السلام بجهت دفع شر سلطان نقل کرده و آخر آن عمل چنین است آنگاه روی
راست خود را بر زمین میگذاری و میگوئی یا محمد یا علی یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیای و
فانکما ناصرای الخ و شیخ طبرسی در مکارم الاخلاق از جناب صادق علیه السلام نمازی نقل کرده
که آنرا صلوة کفایه میگویند و فرموده بعد از نماز بسجده رو و بعد از ثنا و صلوات بگو یا محمد یا جبرئیل
یا جبرئیل یا محمد اکفیانی مما انا فیه فانکما کافیان واحفظانی باذن الله فانکما حافظان و سید
جلیل علی بن طاوس در جمال الاسبوع برای ایام هفته زیارتی نقل کرده هر روز متعلق بیک امام
یا بیشتر از ایشان است و در آخر زیارت هرکدام چنین است هذا یوم فلان وانا ضیفک فیه

ا؎ عنوان نجم میں کتاب مجمع کا اس لقب کو ذکر کیا ہے مگر جواب سابق میں یہ زیادتی نہیں ہے شاید کتابت میں رہ گئی اور الکلام الحسن عنوان
دہم کی حدیث ۳۰ میں بھی یہ زیادتی مذکور ہے ۱۲ ؎ یہ زیادتی جواب سابق میں مذکور نہیں بجز الکلام الحسن کی حدیث ۲۹ میں عنوان دہم کی
ہے ۱۲ ؎ جواب سابق میں یا جبرئیل مقدم ہے یا محمد سے جو الکلام الحسن کے عنوان نہم کی حدیث ۲۵ میں مصباح کفعمی سے نقل کیا ہے اور
یا محمد مقدم ہے یا جبرئیل سے اور مثل اسکے الکلام الحسن کے عنوان نہم کی حدیث ۔۔ میں مکارم و جلد نہم بحار سے منقول ہے ۱۲ ؎ یہ عبارت
الکلام الحسن میں مذکور نہیں ہے باوجود اسکے کہ قریب ڈیڑھ سو احادیث استغاثہ کے بلکہ زیادہ اسمیں مذکور ہیں ۱۲

مستجیر بک فاحسن ضیافتی و اجارتی یعنی مهمان توام و پناه بتو آورده‌ام پس نیکو کن مهمانی
مرا و پناه دادن مرا و در زیارت امام عصر علیه السلام که در روز جمعه است بعد از آن فقره دارد و فانا[1]
و انت یا مولای کریم من اولاد الکرام و مامور بالاجارة تو خود ای آقای من کریمی و از اولاد
کریمان و خداوند ترا امر فرموده که پناه دهی و این همان منصب غوثیت که دارا است خود و آبای کرامش
که فریادرسی درماندگان باشند در بلایا و شدائد خصوص در سخت ترین بلاها و اشد مصائب سکرات
موت و تلخی جان دادن که وعده داده‌اند بفریاد برسند که فریادرسی غیر ایشان در آنجا نیست چنانچه
در اخبار متواتره رسیده و جمله از آنها را در دار السلام جمع نموده‌ام و در زیارت حضرت ابی عبدالله
علیه السلام است هذه شهادة لی عندک الی یوم قبض روحی بحضرتک تحیرهم کمر این بیچاره
کرباسی از شفعا نیست و این منصب را از شفعا خود گرفته برای آن روز بیچارگی خود چه فکری
کرده وای بحال آنانکه چنین شخصی را امام جماعت خود کرده اند امام جماعتی شفیع ما هم نیست کسیکه
خود بی شفیع مانده و دست از حبل المتین خود بریده قابل شفاعت دیگران نیست مقام را بیش
ازین گنجایش نیست و چنین شخصی شایسته نیست در مقام ترجیح و تقویت احکام فقهیه و مسائل
فرعیه هر آینه که شغل علمای کاملین و فقهای راشدین است با آنکه بحمد الله تعالی جناب مستطاب حارس بیضه الدین
حامی حوزه مسلمین ماحی بدع الملحدین جامع فضل و تقوی و کیاست و فارس میدان علم
و کمال و سعادت السید السند و الحبر المعتمد الاجل الارشد آقا سید محمد مرتضی جونپوری ایده الله تعالی
در کتاب شریف الکلام الحسن و رساله ارغام الماکرین محل جوابی برای احدی نگذاشته‌اند و
ترویج و تمام ترهات مشار الیه را از هم گسسته و بانهایت احکام و اتقان فساد آنها را برای
هر ناظری واضح و هویدا نموده البته اخوان مومنین بآنها مراجعه خواهند نمود و ماذا بعد الحق الا
الضلال و ما توفیقی الا بالله العلی الکبیر المتعال حرره العبد المذنب المسمی حسین بن محمد تقی النوری
الطبرسی فی المشهد الغروی حامداً مصلیاً مستغفراً

[1] یہ جملہ اور بس روایت میں جو جملہ بست و دوم جار کتاب مزار مین فلاح السائل سے منقول ہے جو نسبت جناب رسول خدا و امیر المومنین و حسنین و صاحب الزمان صلوات الله علیہم اجمعین علیحدہ علیحدہ مذکور ہے اور معنی اوس کے یہ ہین کہ آپ حضرات جانب خدا سے مامور ہین پناہ دینے پر ۱۲

حاصل ترجمہ اُردو مین اس جواب کا اور جواب سابق کا جو گذر چکا

کہنے والا ان اقوال کا اور لکھنے والا اور جمع کرنے والا ان کلمات کا یا چھپا وہابی ہے جو لباس تشیع مین ا
مذہب کا رواج دینا چاہتا ہے یا تازہ مذہب امامیہ مین داخل ہوا اور کچھ بھی اصول شیعہ و بنیاد مذہب
سے خبر نہین رکھتا اور اگر اصل مین شیعہ امامی تھا تو دائرہ علمیہ اور فنون دینیہ مین کبھی قدم نہین رکھا
لیکن اس شخص نے اسطرح کے کلمات مشابہ مزخرفات وہابیہ سے لکھے ہین خصوصاً استعمال [illegible]
کہ کلمات وہابیہ مین بہت دیکھا جاتا ہے احتمال اس شخص کے وہابی ہونے کا زیادہ ہے اور قائل ان کلمات
خداشناسی مین بھی [?] ہے کون موحد سچا ہے جو نہ کہیگا کہ خدا قادر ہے اسپر کہ اپنے بعض مخلوقات کو ہر چند
ہو ایسی قدرت دے کہ وہ قادر ہو کہ جو شخص جسوقت جہان ہو جس بلا مین مبتلا ہوا اور اوس سے فریاد
تو وہ اوسکی فریاد کو پہونچ سکے اور اوسکو اوس بلا سے نجات دے اور خدا کی خدائی مین کوئی بٹہ نہ آوے
وہ مخلوق بھی باوجود اس قدرت کے حد عبودیت و احتیاج دائمی ذات باری تعالی سے خارج نہو جو
خدا چاہے تو قدرت اپنی جو عطا کی ہے چھین لے کہ قادر و توانا ہے اگر بعضون نے شبہہ کیا تو اس باب مین کہا
واقع نہین ہوا [?] ممکن نہین ہے خدا نے تمام بندون سے وعدہ کیا ہے کہ دعا کرو مین قبول کرونگا باوجود
اسکے بہت لوگ دعا کرتے ہین اور بظاہر مقبول نہین ہوتی اور بہت لوگ دعا کرتے ہین جو مقبول ہوتی ہے نہ دعا کے قبول ہونے
خدا [?] نا مقبول ہوتی ہین دعا کے ہوتا ہے رعایت مصالح و انتظامات کی ہر جگہ ملحوظ اور ولی ہے خواہ وہ خدا ہو جو نسبت
بندون کے وقت دعا کے خواہ اوسکے خلفا یعنے ائمہ ہدی ہے ہو فریادرسی درماندگان ہین وقت [?]
و التجا کے اسلیئے کہ خدا نے اون حضرات کو منصب غوثیت یعنے فریادرسی دی ہے کہ درماندگان کی فریادرسی کرین
جو اس منصب [?] ہو وہ محتاج ہے علم الہی کا کہ خدا اوسکو آگاہ کرے کہ جو شخص جس جگہ جس زمانہ مین اوس
کرے تو وہ معلوم کرے اور استغاثہ کنندہ کے قول کو سن لے اون علوم کے ذریعہ سے جنکو خدا نے اوسے
عطا فرمایا ہے کہ بمضمون آیہ کہ جب ہم چاہین تو لیلین مجھسے اوس چیز کو جسکی دی گئی ہے جسوقت چاہے اوس
لیلے یا بتوسط فرشتون کے خدا اوسکو آگاہ کرے اور وہ فرشتے اسی خدمت پر مامور ہین کہ عرض فریاد
کی اوس فریادرس تک پہونچائین چنانچہ بہت سی احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ ایک فرشتہ ہے بالا
قبر منور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کہ جو شخص جہان اوس جناب پر سلام کرے تو وہ فرشتہ حضرت

تک پهونچاتا ہے کہ فلان شخص نے آپ پر سلام کہا ہے اور وہ حضرت جواب
سلام دیتے ہین اور ملک فطرس آزاد کردہ سید الشہدا علیہ السلام بھی اسی خدمت پر مامور ہے کہ سلام لوگون
کا حضرت تک پهونچاتا ہے پس اگر یہی مقام ائمہ علیہم السلام بھی رکھتے ہون بہ نسبت شیعون کے کہ جو کچھ وہ کہین
اوسکو یہ حضرات سن لین تو انتہائے بزرگی یہ ہوگی کہ مثل ایک فرشتہ متوسطین کے قدر رتبہ رکھین گے
حالانکہ اونکی شان اس سے کہین ارفع ہے اور چاہیئے کہ جو جانب خدا سے فریادرس ہو وہ صاحب قدرت و
توانائی ہو کہ اگر چاہے اور مصلحت جانے تو فریاد کنندگان کی مدد کو پهونچے اور اوسکو اوس بلا سے
نجات دے ورنہ فریادرس نہوگا سبحان اللہ جملہ اہل سنت بغیر کسی دلیل کے اپنے اقطاب کے حق مین زیادہ
اس سے کہتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین ولکے اوس شیعہ پر جو اپنے امام کے حق مین اس منصب کا اعتقاد
رکھے باوجودیکہ خدا نے یہ منصب مخصوص اونھین حضرات کو دیا ہے اور احادیث مین حد تواتر کو پهونچا ہے
اور جو احادیث نقل فرمائی ہین اونکا ترجمہ مع بہت سی احادیث دیگر کے کتاب الکلام الحسن مین
مذکور ہے) متحیر ہون کہ یہ بیچارہ اگر سچا شیعہ ہے اور اس منصب پر یاورسی کو اپنے شفاعت کنندگان سے
چھین لیا تو اپنی روز بیچارگی مین کیا فکر کی ہے وائے اوس گروہ کے حال پر جنہون نے ایسے شخص کو اپنا امام
جماعت بنایا ہے امام جماعت شفاعت کرتا ہے اونکی جو لوگ اوسکے پیچھے نماز پڑھتے ہین جو شخص خود کوئی
شفاعت کنندہ نہین رکھتا اور ہاتھ اپنے ریسمان مضبوط سے کاٹ ڈالے اس قابل نہین ہے کہ دوسرون کی
شفاعت کرے اور جس شخص کی بنیاد اصول دین کی خراب ہے وہ اس قابل نہین ہے کہ فروع دین مین دخل
و تصرف کرے لہذا مین نے جواب ونکا نہین لکھا اور اس مقام کو زیادہ اس سے گنجائش نہین ہے باوجود
اسکے شکر خدا کہ حفاظت کنندہ دین اور حامی مسلمین اور محو کنندہ بدعات ملحدین سید محمد مرتضی جونپوری
ایدہ اللہ نے کتاب الکلام الحسن و رسالہ ارغام الماکرین مین جگہ کسی جواب کی کسیکے لیے نہین چھوڑی اور
شخص مذکور (یعنے مصنف انذار الناذرین و رسالہ یا علی مدد کے مضامین باطلہ کے تانے بانے کو توڑ ڈالا
اور نہایت مضبوطی اور استواری سے فساد اون مضامین کا ہر دیکھنے والے کے لیئے واضح کر دیا البتہ برادران
مومنین اوسکی طرف رجوع کرین گے اور سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور
بچے گمراہی و ضلالت سے پس نہین ہے بعد حق کے مگر گمراہی لکھا بندہ گنہگار حسین ابن محمد تقی نوری
طبرسی نے نجف اشرف مین مشرف کنندہ پر اوسکے ہزارہا سلام

نقل استفتائے اہل میرٹھ از جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر مولانا مولوی میر آغا صاحب قبلہ جو پنجم شعبان روز دوشنبہ ۱۳۱۹ھ میں دستیاب ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قبلہ و کعبہ تسلیم بصد تعظیم آنکہ جناب مولوی عابد حسین صاحب مصنف کتاب انذار الناذرین کے رد مین جو مولوی صاحب مرتضی حسین صاحب جونپوری نے ایک کتاب کبیر مسمی الکلام الحسن فی جواب سائل محمد حسن اور اوسکا خلاصہ ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین جسپر خود حضور نے و نیز جناب مولوی سید علی صاحب قبلہ و جناب مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ وغیرہ نے اپنی اپنی تحریرات ارقام فرمائی ہین لہذا جناب مولوی عابد حسین صاحب کی جانب سے تمام مومنین شہر مشکوک ہوگئے ہین چونکہ جمعہ و جماعت وغیرہ امور شرعیہ تمام مومنین شہر کے مولوی عابد حسین صاحب مذکور سے متعلق ہین اسلیئے ہملوگ خدمت عالی مین عرض پرداز ہین کہ حضور صاف صاف طور سے جناب مولوی عابد حسین صاحب کے بارہ مین جیسا کچھ خیال رکھتے ہون ارقام فرماوین کہ ہملوگ مقلدین حضور تحریر حضور کے کاربند ہون آیا اون سے اقتدا جمعہ و جماعت پنجگانہ وغیرہ امور شرعیہ مین رکھین یا نرکھین حضور ہمارے مجتہد ہین اور ہملوگ جناب کے مقلد ہین جو امر ہو صاف واضح حضور ارقام فرماوین ورنہ ہم سبلوگ پیش خداوند عالم دامنگیر حضور کے ہونگے امیدوار ہین کہ جواب مین تاخیر نفرماوین اور جواب مع مہر و دستخط کے مرحمت ہو مکرر یہ ہے کہ اکثر مومنین شہر نے مولوی عابد حسین صاحب مذکور پر بعد واپسی از لکھنؤ اعتراض کیا اور نماز وغیرہ مین اقتدا نکی تو مولوی عابد حسین صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہمکو جناب قبلہ میر آغا صاحب نے اجازت دیدی ہے حضور تحریر فرماوین کہ اونکو اجازت جمعہ و جماعت کی دیدی ہے یا نہین مولوی عابد حسین صاحب کے پیچھے ہملوگ مومنین شہر نماز جمعہ و جماعت پڑھین یا نہین فقط مرقومہ ۵ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ

جواب

باسمہ سبحانہ مین نے اونکو اجازہ نہین دیا نہ تحریری نہ زبانی یہ بیچارہ پر تہمت ہے اور نہین ہے آپ صاحبون کو اجازت دیتا ہون کہ اونکی اقتدا کیجیے نماز جمعہ مین یا دیگر کسی نماز مین والسلام

سید مصطفی عرف میر آغا عفی عنہ

نقل استفتائے دیگر

سوال اوّل سوال مع جواب کے خدمت عالی میں ارسال ہے صرف یہ تحریر فرمائے کہ حضور نے یہ جواب پورے سوال کا ارقام فرمایا ہے یا لفظ مکرر یہ ہے بعد جو عبارت مسطور ہے اوسکا جواب ہے جبکہ بہت ہی بحث ہوئی اور مولوی عابد حسین صاحب نے فرمایا یہ جواب مکرر کا ہے اور مولوی سید غلام حسنین صاحب کنتوری نے بھی فرمایا کہ مجتہد صاحب نے تمامی سوال کا جواب نہین دیا ہے

سوال بعد بحث پھر دوبارہ مفصلہ ذیل حضور سے دریافت کیے گیے۔

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ ہم لوگ مومنین شہر میرٹھ مقلدین حضور متردد اس امر کے ہین کہ یہ معاملہ نماز کا ہے اور یہان قصہ و تشویش ہے عند اللہ و عند الرسول جواب مسائل ذیل بہت جلد بواپسی ڈاک مرحمت فرماوین کیونکہ یہان مولوی عابد حسین صاحب مصنف انذار الناذرین برابر نماز جماعت پڑہاتے ہین اور ہم سبکی نمازین ضایع اور برباد ہوتی ہین جواب مع مہر و دستخط مرحمت ہو فقط عریضہ نیاز محمد احمد حسین ۲۱ اگست سنہ ۱۹۰۱ء

سوال مولوی عابد حسین صاحب مصنف انذار الناذرین کے پیچھے نماز جمعہ و جماعت پڑہین یا نہین

جواب نہ پڑہنی چاہئے واللہ یعلم

سوال مولوی عابد حسین صاحب کے پیچھے نماز جنازہ مین اقتدا کرین یا نہین فقط

جواب اقتدا نہ کی جاوے واللہ یعلم

سوال انذار الناذرین پر مومنین شہر عمل کرین یا نہین فقط

جواب عمل اوسپر نہ کرنا چاہئے واللہ یعلم

السید مصطفےٰ عفی عنہ

نقل تحریر جناب مولانا مولوی سید حسن عسکری صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت بکہانی جونپوری مدرس عربی مدرسۂ محمدن کالج علی گڈھ

بسمہ سبحانہ

مینے اصل کتاب انذار الناذرین مصنفہ خواجہ مولوی عابد حسین صاحب سہارنپوری مدرس مدرسۂ ہٰذا کو دیکہا جسکے اکثر مضامین باطل اور مخالف اعتقادات حقہ و ضروریات مذہب اثنا عشریہ

وخلاف مسلک علمائے امامیہ و سیرت سلف صالح پایا اور کوئی مومن متدین اوسکے مصنف کے ضال و
مضل و خارج از دائرہ تشیع ہونے مین شک و ریب کو راہ نہ دیگا بجز اون لوگون کے جو مصداق مدین
آیہ شریفہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوہ کے اور اگر احیاناً کوئی مومن بوجہ
غفلت یا عدم اطلاع باحادیث ائمہ معصومین اون کلمات ضلالت آیات کی حقیت کا معتقد
یا اونکے باطل ہونے مین تامل رکھتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ کتاب مستطاب الکلام الحسن وارغام المارقین
فی رد مضلات انذار الناظرین جو ازجملہ تصنیفات شریفہ جناب مستطاب عمدۃ العلماء الکرام و زبدۃ المحدثین
الفخام مشید ارکان الدین و مؤسس اساس الشرع المتین مروج آثار الائمۃ المعصومین محیی السنن
وظہیر الملۃ السید السند المعتمد الزکی الرضی جناب مولوی السید مرتضی الجونپوری ہین بنظر بصیرت و انصاف
ملاحظہ کرے تاکہ اوسکا قلب ضعیف مطمئن ہو بالفضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام مقر و موقن ہو جائے
الحق جناب مولانا مجیب ادام اللہ وجودہ الشریف نے اس بسط و خوبی کے ساتھ اور مدلل باقوال و احادیث
ائمہ معصومین علیہم السلام اون کلمات باطلہ و مقالات واہیہ کی تردید فرمائی ہے کہ زبان اوسکی ثنا و
سے قاصر اور واسطے تثبیت قلوب ضعفاء مومنین و ازالہ شکوک و اوہام کافی و وافی ہے لیکن باوجود اسکے
جناب مجیب ممدوح نے بنظر مزید احتیاط اون مقالات باطلہ کی نسبت علمائے عراق کثر اللہ امثالہم
سے فتاوی بھی طلب فرمالیا ہے اور منجملہ اون فتاوی کے دو فتوی تفصیلی جناب رئیس المحدثین آیۃ اللہ
فی العالمین ظہیر الملۃ والدین جناب استاذی العلامہ میرزا حسین النوری الطبرسی سلمہ اللہ و ابقاہ
کے بخط خاص آنجناب موجود ہین اور جنکو حقیر نے بھی بچشم خود دیکھا ہے جنمین آنجناب نے بھی مثل دیگر علمائے
عراق و ہند ایدہم اللہ کے خواجہ عابد حسین صاحب سہارنپوری کو ضال و مضل و خارج از دائرہ
تشیع و ناقابل اقامہ جمعہ و جماعت قرار دیا ہے اسلیے ہر مومن متدین کو لازم ہے کہ اون کے کلمات
باطلہ کو صحیح و حق نہ سمجھے اور نہ اونکو شیعہ اور اپنا امام و پیشوا اقرار دیوے والسلام علی من اتبع الہدی

حررہ عبدہ الراجی الی رحمۃ ربہ القوی حسن عسکری عفی عنہ

نقل تحریر جناب مستطاب حکیم میر آل رضا صاحب دام مجدہ ساکن المشہور
حکیم سید محمد اسماعیل خان ابن المطبب العلام جناب مستطاب حکیم سید جعفر

مشفق ازاولاد جناب نواب حکیم محمد اصلح الدین خان بہادر سعید الملک
عالمگیری وحضرت صدر جہان شیرازی واز احفاد جناب حکیم محمد زمان خان
بہادر حاذق الزمان وجناب حکیم علی شریف خان بہادر رئیس الاطبا
شریف الملک محقق ہندی وجناب حکیم محمد شریف خان بہادر فرزند جاہ
افتخار الملک علوی بخارائی معالج خانی کاشفی رشتکی رضی الدینی رضوی
شیرازی خراسانی لکھنوی شکر سعیہم وادام افاداتہم

باسمہ سبحانہ اعظم شانہ

جناب مستطاب سلیل اصفیا جلیل احبا وارث مجد وشرف اکابر نواہین اولیا خدا سالک مسالک
ہدی حافظ ناموس شریعت جناب رسول خدا اسوۂ اذکیا نقاوۂ دودمان اتقیا رائم انوف
جاحدین ومقصرین حقوق ومراتب آل اللہ تعالی مقصد عامہ بلوی سمی علم الہدی ادام اللہ
ظلہم [illegible] وامت الخضرا والغبرا ۔ تحیات ذاکیہ اور تسلیمات وافیہ کے بعد واضح ولائح رائے بیضا
ضیائے شریف ومنیف ہو کہ ہر چند فخر وافتخار مجھکو زیبا اور من مثلی کا افتخار بجا ہے مجھکو بجا ہے
مجدد ملت [illegible] کے ارتداد کی اشاعت واذاعت کی مجھسے ابتدا ہی ہے غافلون کو ہشیار
اور سوتون کو غفلت کی گہری نیند سے بیدار کیا ہے نے مجدد سہارنپوری کے عقیدون کی ضلالت
وشناعت وقباحت وفظاعت واضاعت کا حشر ونشر کیا مجتہدون اور مفتیون کے پاس انکے
عقائد باطلہ کی فہرست بھیجکر انکے ارتداد پر فتوون کا ذخیرہ کیا ہے وہ ہون کہ جسکے
فتوون سے یہ دوسرا نمبرہ خدا گروہ مسلمین اور زمرۂ مومنین ملکوتیین سے اس چودہوین صدی
کے ساتوین سال مین علانیہ خارج ہوا ہے وہ ہون کہ جو مجدد سہارنپوری کے عقائد باطلہ اور
دلائل عاطلہ کی دشوار گزار [illegible] غیر مانوس ناہموار راہون مین در آیا اونکے عیوب وثلوب و
ضلالت وبطالت کے بڑے بڑے اونچے ٹیلون پر رہنے والون کو بڑی بڑی مضبوط [illegible] ون اور
[illegible] سے اوتارا ہدایت وحقیقت وواقعیت کی صاف ہموار [illegible] پر آیا [illegible] کیا اونکی
[illegible] اور فتنہ پردازی کی تنگ وادیون مین گھرے ہوون کو جو شین کے صغیر وکبیر [illegible] شیرون کی

جنبشون سے توڑ کے باہر نکالا کھلی ہوئی ہدایت کی راہ پر لگایا ہین وہ ہون کہ جنہنے اونکے مغا
اور مکاسد کے جہاڑی دار مضبوط جہاڑیون کو جڑ سے اوکھیڑ کے پھینکدیا اور سکے نشیب و فراز کو مٹا
ایک پاک صاف ہموار وسیع میدان کے بناکے حق نما معارف سے کھیر کے حضرات آل اللہ
کی نورانی مقامات اور یزدانی حالات کی جنتی اور فردوسی طرح طرح کے خوشبودار پہلون
درخت لگا کے گلزار وادی السلام کا غیرت گلزار بنایا اور آل اللہ تعالی کی قدرتی اور یزدانی
اور صفتون کے بہار باغون کا نمونہ دکہایا ہین وہ ہون کہ جنہنے اونکی ضلالت اور بطالت کی
گھٹاون کی اندہیری راتون سے اون لوگون کو جو اذا ظلم علیہم قاموا کی عاجزی کے سا
گردہ راہ حق کو ٹٹول رہے تہے حضرات انوار الہی کی نورانی حقیقتون کی مشعلون کی تیز چمکدار روشنی
واقعیت اور حقیت کی سیدہے راہ کو دکہایا ہین وہ ہون کہ جنہنے اون عقیدون کو جو حضرات معصو
صلوات اللہ علیہم اجمعین کے باب مین مثل پژمردہ پہولون کے مجدد سہارنپوری کے اقاویل نا
کی نہایت گرم ہوا کے تیز جہونکون سے سست اور مضمحل سے گئے تہے یا سوکہ گئے تہے اپنے عرق ریز
کوشش کی سرد اور شیرین پانی سے تر و تازہ کیا ہین وہ ہون کہ جنہنے ملامت کرنے والون کی ملامت
کے تیرون اور تیز زبانیون کی جان گسل برشون اور اونکے بدگمانیون کے ہولناک حملون سے
مطلق خوف نہ کیا اپنے سینہ کو سپر کیا دشواریون اور سختیون کو جہیل کے اپنے علم ہدایت شمیم کو مجدد
سہارنپوری کی میدان ضلالت نشان مین بڑی شان و شوکت و ہمت و جرات سے نصب
جاء الحق و زہق الباطل کا ڈنکا بجایا فتنے کو فرو کیا اونکی بطالت اور ضلالت کی آگ کے
شعلون اور پرکالون کو جو آتشکدہ فارس و نمرود سے اس قلیل مدت مین کہین بڑہ کے تہے اپنی تقریر
اور تحریر دریا نظیر کی کثیر پانی کی بلند موجون سے بجہایا ہین وہ ہون کہ جنہنے ہر ایک مومن پر مجدد سہارنپوری
کے ارتداد کا دروازہ کہولدیا اونکی بطالت و عطالت کے بہاری اور مضبوط قفلون کو جو
آل اللہ تعالی کے شہرون کے دروازون مین اپنے زعم باطل سے ڈال دئے تہے بزور ید اللہی توڑ
ہر ایک علم سے بے طاقت اور معرفت سے کمزور اور کم بضاعت کو اون مین دراتہ چلے جانے کا جری
اور قوی بنا دیا ہین وہ آل رضا ہون کہ جنہنے اپنے آباء طاہرین کی نورانی مقامات اور عزیز حالات
مجاحدون اور مقصرون اور اونکی بارگاہ رفعت پناہ مین بے ادبی اور گستاخی کرنے والون

اس زمانے مین ہمیشہ کیلیے خسران اور خذلان ملامت اور فظاعت کے تیرون کا نشانہ بنا دیا اونکے مکر
و زور کی وسیع جال کو جو قصبات اور دیہات کی پوری حدون تک پھیلا ہوا تھا مثل تار عنکبوت نوچ
نوچ کے پھینکدیا ہین وہ خوش آہنگ نواز حقیت و واقعیت طراز ہون کہ جسکے معرفت کے کانون تک
میری اس خوبی اور خوش بیانی کا آوازہ پہونچا میری طرف ہوکے میرا ہم آواز ہوا ہین وہ ہون کہ جنے
سب سے پہلے حضرت مجدد سہارنپوری کے میدان ارتداد مین اپنے کمیت قلم ہدایت ختم کو بڑی خوش خرامی
کے ساتھ جولان کیا اور گروہ کثیر علما فضلا عرفا نے جسکی ہمراہی کا بیڑا اوٹھایا ہین وہ ہون کہ جسنے مجدد
سہارنپوری کی ضلالت آمیز بھاری حملون سے محفوظ اور پوری معرفت سے آل اللہ تعالی کے محفوظ
رہنے کو ایک بہت بڑا مستحکم اور مضبوط قلعہ بنایا یعنے ایک ضخیم اور حجیم کتاب فاوت مآب بشارات
النادرین لآل اللہ الطاہرین علی انذار النادرین کو قلیل مدت مین تصنیف کیا جسکو حرف بحرف خود راقم
نے پڑھ کے آپ کو سنایا اوسپر تقریظ کا پرچہ آپ سے لکھوایا الحمد للہ کہ ان تمام معرفتون اور فضیلتون
اور شرافتون پر اللہ تعالی نے مجھ بندہ ہیچکارہ و بیکارہ کو بتصدق محمد و آل محمد فائز کیا لیکن اب مین نے
تمام اپنے ان حقوق کی نعمتون اور معرفتون فضیلتون شرافتون سعادتون اور بزرگ نسبتون طبند
ہمتون اور قابل قدر جراتون کو آپکے نام زد کیا اور بلا جبر و قہر خوشی اور خرمی کے ساتھ آپ کو دیا آپ کے
اوس نمودار کارگزاری کے جھلکتے اور چمکتے فائدون اور روشن نورانی خوش جمال خوش منظر نتیجون کی تہنیت
ہین جسکے حق نما روشنی کی تیز شعاعون نے مثل بلند چمکدار سمرج کے شمالی اور مغربی سرحدون کے تیرہ و تار
نشیبی گوشون کو روشن کردیا اور مثل بلند سر زمینون اور چوڑے سطحون کے اونکو ہمیشہ کے لیئے نور کی
دریا ضلالت کی گہری ظلمت کو کافور بنادیا بیشک اس روشن نتیجہ کے خوشنما کرتون مین آپ ہی نے
اپنی ذات ذوالصفات کو ہدایت کے بیش بہا چمکدار نگینون سے جڑے ہوئے لباس مین دکھایا کہ آپ نے
ارتداد کو مجدد سہارنپوری کے کس وہوم وہام سے شایع کیا اونکے مفاسد اور مکاسد کو کس پیچ جوش و
خروش سے ذایع کیا واقعی اس سرفرازی کے حاصل کرنے کیلیئے میرا زمانہ ناساز گار مجھکو مانع رہا
کلام الحسن اور ارغام الماکرین ان دونون ہدایت نژاد آپکی کتابون کو مین نے شوق کی نگاہون اور
غور کی نظرون سے از سر تا پا دیکھا تہ دل سے آپکا شکر گذار ہوا بیشک مین نے آپ کو اپنا پورا مددگار
اور قوت والا ناصر اور سچا ہمصفیر پایا میرے دل کی تمام بھری ہوئی آرزوون کو

اور گھبرے ہوئے ارمانون کو موج مارنے والے دریا کیطرح آپنے نکالا خدا کے شکر کا سجدہ بجالایا اکمال دین اور اس اتمام نعمت رب العالمین کے میدان ہدایت نشان مین سبقت کا گیند آپنے مجھسے لیا گو مین پہلے چلا تھا مگر آپکی اس تیز اور تند رفتار سے مین بیچارہ مسیح راستہ ہی مین رہ گیا اور آپنے اپنے کو کس خوبی سے مقصود کی منزل کی انتہا کی حد پر پہونچایا سرکار ہادی المضلین نے منہج ہدایت کا روشن بیش قیمتی تمغہ پایا جب سے افہام الحائرین کی ترتیب اور تہذیب کا مژدہ سنا سرکار کے کثیر جوش نے ہمکو از خود رفتہ کیا آپکی ذات باکمال خوش جمال کا والہ اور شیفتہ بنایا برتر خدا نے ان مبارک خوبیون مین آپکو بڑا خوش نصیب کیا مگر ہمکو ہمیشہ کے لیئے آپکا دعاگو بنایا یا دائم الفضل علے البریہ یا ذا المواہب السنیہ یا باسط الیدین بالعطیہ اتمم علینا نعمک الوفیہ و ظفرنا علی اعداء آل المصطفویہ و نجنا من کل حزن و البلیہ بحق محمد و آلہ التقیہ و بحق من ہو صاحب البریہ بزرگ خدا آپ کو اور ہمکو بھی آپکے ساتھ اپنے آل کے دشمنون پر مظفر اور منصور کریگا شر ناس اور وسواس خناس کی ہلاکتون سے بچائیگا انی اعوذ برب الناس الہ الناس ملک الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و جزاکم اللہ خیر جزاء و ما زال علیکم سلامہ و تحیاتہ ۲۴ شعبان برکت توام روز شنبہ ۱۳۱۹ ہجری نبوی از بلدہ بریلی راقم طریقہ ائمہ ہدی پر چلنے والا بندہ خدا اسیر آل محمد سید محمد اسماعیل کے نام سے پکارا گیا

نقل تحریر ثانی علامۃ العلمائے سرکار شریعتمدار مولانا محدث نوری و امظلہ العالی سابق الذکر از کربلائے معلی جو اوائل شوال ۱۳۱۹ میں پہونچی

عبارت لفافہ جونپور محلہ سپاہ - بمطالعہ لامعہ جناب عالم ربانی و فاضل صمدانی و مؤید من اللہ العالم العلام الحلام و الحبر النبیل المہذب لقمقام حامی حوزۃ الدین و ماحی بدع الملحدین السید السند المسدد مولوی سید محمد مرتضی دام تائیدہ مشرف شود - ۱۸ رجب ۱۳۱۹ ہجری -

اصل صحیفہ عالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض میرساند- در ماه گذشته رقیمه مبارکه زیارت شد از وصول بحار و مستدرک بسیار مسرور شدم تتمه
مستدرک را بهر قسم است بجناب عالی میرسانم- چند روز قبل از وصول خط شریف شرحے از مطالب
متعلقه بضال معهود نوشته ارسال خدمت شد انشاء الله تعالی بسلامت رسیده بعد از مطالعه
چنانچه از مطلب مقصود نقیصه مانده محتاج باعلام جدید و طلب توفیق از حضرت باری عز اسمه در
امتثال امر جناب عالی والسلام علیکم و رحمة الله العبد حسین النوری فی ۱۸ رجب از کربلائے معلی

نقل تحریر جناب مولانا مولوی محمد حسین خانصاحب جونپوری امام جمعه وجماعت

بسم الله وله الحمد

عالیجناب تورع نصاب فضیلت انتساب ذوی الفضائل البهیه والمحامد السنیه سمی جده امیر المومنین
علی المرتضی مولوی السید محمد مرتضی دامت معالیکم سلام علیکم و رحمة الله و برکاته آپکا رسالہ مرسلہ
شریفہ تنقیہ ارغام الماکرین بجواب انذار النادرین مطالعہ نحیف سے گذرا جزاکم اللہ خیر الجزاء فی الدنیا
والاخرة والجزاء اوفی الواقع خیالات خام واباطیل وهفوات لاطائل مولوی عابد حسین مصنف انذار النادرین
بالکل تحریر پر تزویر ومزهق حق ومستلزم فسق ہے اور ارتداد و ولداد وعدم تشیع پر اوسکے دال اور مورث
عناد و نفاق ہے اور استعانت واستمداد ائمہ امجاد علیہم السلام سے الی یوم التناد بے شک و بلا شبہہ خالی
از فساد اور انکار اوسکا بالکل عناد ہے خداوند کریم آپکو ہمیشہ توفیق ترویج دین مبین جد و ده الطاهرین
کی عطا فرمائے جیسا کہ اس مائة ثالث عشر میں برد بدعات ضالہ و محرمہ واغوا ضال و مضل سے ضعفا
مومنین کو بچایا اور ایسا اس رمحات تقریرات بینات سے صدور معاندین ائمہ طاهرین علیهم السلام
کو توڑا کہ لاعلاج ہے- والسلام علی من اتبع الهدی حرره المتمسک بالثقلین خاکپائے مومنین محمد حسین خان
اوصله الله متمناه بمحمد و حسین ۶ ماه رمضان شریف یوم چهارشنبه سنه ۱۳۱۰ھ

نقل تحریر جناب مولوی سید رضا حسین صاحب ساکن نوگانوه ضلع مراد آباد

حامداً و مصلیاً

مطرزین رسالہ الکلام الحسن وارغام الماکرین مولفہ زبدة المحققین وعمدة المدققین مجمع فضائل بے پایان

سلالۃ الاکابر والاعیان جناب مولوی سید محمد مرتضی صاحب ادام اللہ افضالہم کو دیکھا فی الحقیقت
مضامین اونکے در بے بہا اور عقائد حقہ کے درست کرنے والے اور رسالہ سدرت سے صفائے قلوب کرنے والے
ہین کیونکہ یہ جواب اون مفاسد کا ہے جنکے سبب سے مؤلف رسالہ انذار الناذرین نے عوام مومنین کو
فاسد العقیدہ کرنا چاہا تھا جسکی نسبت مجھے خوب یاد ہے کہ جب یہ رسالہ انذار الناذرین تالیف ہو کر
خدمت مین عالم خبیر حبر علام بحر طمطام جناب السید ابو الحسن صاحب عرف بچہن صاحب اعلی اللہ مقامہ
فی دار الکرامہ کے واسطے تقریظ لکھنے کے پہونچا اور آن جناب نے ملاحظہ فرمایا جو جواب نسبت تحریر تقریظ فرمایا
وہ یہ ہے کہ ایک جلسۂ عام جسمین مین بھی موجود تھا ایک شخص خاص کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا اسکو مین
جلا بھن کر خاک ہو گیا بلکہ خاک بھی بالائے ہوا اوڑ گئی اوس شخص نے کہا کہ قبلہ و کعبہ ایسا کیا صدمہ ہے
کہ جسکے سبب سے یہ نوبت پہونچی فرمایا مین نے اسکو رسالہ انذار الناذرین مؤلفہ مولوی عابد حسین صاحب
سہارنپوری کو دیکھا اوسمین اونھون نے عجیب مضامین فاسدہ اور عقائد باطلہ لکھے ہین منجملہ اونکے
ایک یہ مضمون کہ روشنی شب عاشور داخل اسراف ہے آپ خیال کیجے کہ روشنی شب عاشور کسقدر
اشاعت شہادت کا باعث ہے جن مقامات پر مجالس وغیرہ نہین ہوتین اور ذکر مصائب کم ہوتا ہے
وہان کے باشندہ روشنی کو دور سے دیکھکر خیال کر لیتے ہین کہ آج کی شب شب شہادت مظلوم کربلا ہے
نعوذ باللہ مین اسپر تقریظ لکھون اسوجہ سے اور اور مضامین فاسدہ انذار الناذرین کو دیکھکر مین خیال
کرتا ہون کہ عقیدہ مؤلف انذار الناذرین کا فاسد اور ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے شیعہ کے نزدیک شیعہ
نہین بلکہ اسلام سے بھی خارج اور بیدین محض ہے جیسا کہ تمام علمائے اعلام نے تحریر فرمایا ہے
احقر الکونین سید رضا حسین پیشنماز عفی عنہ متوطن نوگانوہ ضلع مرادآباد

نقل تحریر جناب مولوی سید محمد باقر صاحب پیشنماز ساکن موضع سیہی ضلع اعظم گڈہ

کتاب انذار الناذرین و یاعلی مدد کو مین نے بغور بہت اچھی طرح سے دیکھا بعض عبارت ان رسالون کی
ایسی ہین کہ جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے اعتقادات کا شخص دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور مؤلف
رسالہ علم حدیث سے بے بہرہ اور اوسکے سمجھنے سے عاجز ہے اور محض واسطے مغالطہ دہی عوام کے یہ رسالہ
لکھا ہے کہ اور فی الحقیقت اوسکو مذہب حق سے تعلق نہین ہے خیالات باطنی اوسکے مائل بار تداد ہین فقط

عبدہ الاحقر السید محمد باقر ساکن موضع سیہی ضلع اعظم گڈھ

نقل استفتا و جواب جناب مولانا مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ واعظ

واضح ہو کہ یہ استفتا اوسوقت کیا گیا جب خواجہ عابد حسین سہارنپوری واسطے اپنے ایمان کی تصدیق کے خدمت علمائے لکھنؤ مین آکر ناکامیاب واپس گئے اور مولانا صاحب مذکور اصل مضامین انذار الناذرین اور رسالہ یا علی مدد سے خوب واقف ہو چکے ۔

کیا فرماتے ہین جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ ایسے شخص کے باب مین جو ائمہ علیہم السلام کو روشن ضمیر نہین جانتا اور استغاثہ کو اونسے بدعت و شرک سمجھتا ہے اور یہ لکھتا ہے کہ وہ حضرات نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ وہان تک کوئی تار برقی ہے ہان ادن امور مین اونکا پکارنا لکھتا ہو جنکو خادم ہو کر بھی کر سکتے ہون اور اون حضرات کو مقبول الدعا والشفاعہ عموماً نہین سمجھتا اور اونسے طلب کرنے کو بھی نا درست سمجھتا ہے اور امام رضا علیہ السلام کو امام ضامن ثامن سمجھنا عوام جہلا کی طرف نسبت دیتا ہے اور تعزیون کو لاحم میلا سے نسبت دیتا ہے اور جزع و بکا و لباس سیاہ اونکے ماتم مین بد جانتا ہے ایسا شخص مومن و دوستدار ان اہلبیت سے ہے یا اونکا دشمن اور دائرہ تشیع مین داخل ہے یا خارج اور ایسی کتابون کو کسی صاحب مطبع امامیہ مذہب کو چھاپنا اور شایع کرنا یا اون امامیہ کا جو بخوبی اپنے مذہب سے واقف نہین ایسی کتابون کا مطالعہ کرنا اور بحفاظت رکھنا اور اوسپر عمل کرنا کیسا ہے چونکہ استفتائے سابق مین حضور نے محض تحریر جناب قبلہ میر آغا صاحب پر مہر کر دی تھی لہذا اب صاف صاف امور مستفسرہ کو بتفصیل جواب سے مزین فرمائین

الجواب الجواب و باللہ التوفیق ۔ شخص مذکور ہرگز مومن نہین کہا جا سکتا ہے اور نہ ایسا شخص محبان اہلبیت علیہم السلام سے ہو سکتا ہے بلکہ یہ عقائد فاسدہ اور کلمات کاسدہ اوسکے دلیل واضح و بغض اہلبیت علیہم السلام کے ہین اور خروج ایسے شخص کا دائرہ اہل تشیع سے ظاہر ہے بلکہ اسلام اوسکا محل کلام ہے اور جو کتاب ایسے مضامین باطلہ پر مشتمل ہو اوسکا چھاپنا اور شایع کرنا بلکہ کسی قسم کی اعانت کرنا اوسکے طبع مین حرام ہے اور اتلاف اوسکا ضروری ہے تاکہ عوام ضلالت سے محفوظ رہین اور عوام مومنین کو ہرگز مطالعہ ایسی کتابون کا جائز نہین ہے اور باقی رکھنا ایسی کتاب کا اگر بغرض نقض و ابطال یا مثل

اسکا اور کسی غرض صحیح کے لیتے ہو تو جائز ہی والّا فلا اور عمل ایسی کتابون کے مضامین پر ہرگز جائز نہین واللہ لو...

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین عبدہ
ناصر حسین ابن العلامہ السید حامد حسین
الموسوی النیشاپوری

واضح ہو کہ جناب سید باقر صاحب قبلہ کی خدمت میں بھی استفتا کیا گیا اور جناب ممدوح نے رسالہ انذار الناس
ورسالہ یا علی مدد کو شروع سے اخیر تک دیکھ لیا اور فرمایا کہ میں نے کل دیکھ لیا بلکہ پہلے بھی دیکھا تھا مگر استفتاء
سابق طلب کرکے اوسی کی عبارت نقل کرا کے جواب لکھنا مناسب سمجھا اور اصل استفتا جو مخصوص اونکی خدمت میں بھیجا گیا تھا

نقل استفتا و جواب جناب مجتہد العصر سید محمد باقر صاحب قبلہ دام مجدہم العالی

کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین کہ مضامین رسالہ انذار الناس و رسالہ یا علی مدد موافق
عقائد امامیہ ہین یا نہین اور اونکا اعتقاد رکھنے والا امامیہ سے ہے یا نہین اور ایسے رسالون کو چھاپنا اور شائع
کرنا اور بغرض عمل دیکھنا امامیہ کے لئے جائز ہے یا نہین اصل ہر دو رسالہ خدمت عالی مین ارسال ہین
خوب دیکھکر جواب ارقام فرمائین اور شیعون کو ضلالت سے بچائین بینوا توجروا

جواب

باسمہ سبحانہ

ایسا شخص کسیطرح مومن نہین ہے اور نہ دوستداران اہلبیت علیہم السلام سے محسوب ہو سکتا ہے
اور نہ دائرہ تشیع مین داخل ہو سکتا ہے مگر یہ کہ توبہ کرے بلکہ ضرور شخص مذکور فاسد العقیدہ ہے بلکہ
منجملہ دشمنان دین اور ظالمان اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے ہے اور جاہل شبہ ضال
مضل ہے اس قسم کے رسائل ہرگز قابل عمل نہین ہو سکتے اور نہ عوام شیعہ کو انکا مطالعہ چاہیے
بلکہ تلف کرنا واجب و لازم ہے تاکہ عوام و جہال گمراہ نہون مگر یہ کہ غرض صحیح رکھتا ہو باقی رکھنے مین مثل
رد و ابطال کے اور طبع کرنا یا کرانا یا کسی قسم کی اعانت ان رسائل کی اشاعت مین کرنا حرام و
معصیت ہے بلکہ داخل اعانت علی الاثم والعدوان ہے سبحان اللہ عجب جرأت و جسارت اس شخص
کی ہے خداوند عالم کو تو اسقدر اہتمام تبلیغ اس باب مین ہو کہ تمام عالم حتی انبیاء و اوصیاء و ملائکہ

مقربین سب رجوع کرین طرف اہلبیت علیہم السلام کے اور جمیع کائنات کو مطیع و منقاد و خاضع خاشع ان بزرگوارون کی جلالت قدر و عظم منزلت کا قرار دے حتی انکہ بسبب انحضرات کے انوار مقدسہ کے صلب حضرت آدم علیہ السلام مین ہونیکے ملائکہ مقربین کو حکم فرمائے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ تعظیمی کرین حالانکہ سجدہ خاص عبادت پروردگار ہے لیکن چونکہ اوسی کے حکم سے تھا عین عبادت الہی تھا اور ابلیس کو بسبب ترک کے ملعون و مردود و مطرود و مہجور و عالم فرمائے اور یہ تخص استعانت و استغاثہ حضرات ائمہ ہدی علیہم التحیۃ والثناء سے کہ جسکے معنی صحیح بہت واضح و روشن اور جسکا جواز و رجحان احادیث کثیرہ سے ثابت و مبرہن ہو اوسکے بارہ مین کہے کہ شرک و بدعت ہے نستجیر باللہ من ذالک کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم بلکہ توہم شرک و بدعت کرنا یا استعانت بمعنی صحیح کے جواز مین تامل کرنا یا اوسکے ترک کو احتیاط قرار دینا وسوسہ شیطانی ہے جیسا کہ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ معاذ اللہ ابلیس لعین سید الموحدین ہے اور انکار ابلیس کا سجدہ حضرت آدم علیہ السلام سے عین معرفت و توحید تھا اوسنے شرک سے احتیاط کی نعوذ باللہ من متابعۃ الھوی و مخالفۃ الہدی فھو من الشقاء ...

لا الہ الا اللہ القوی
عبدہ محمد باقر بن
محمد علی الرضوی ۱۳۰۰ ۱۲

نقل تحریر جناب مولانا سید آفتاب حسین صاحب قبلہ امام جمعہ و جماعت و مدرس مدرسہ عالیہ شہر دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

یہ کتاب الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن و ارغام الماکرین فی رد مضلات انذار الناذرین مصنفہ جناب تقدس مآب زبدۃ العلماء الکرام و نخبۃ الفضلاء العظام ذو الطبع الوقاد و الذہن النقاد حامی ملت قویم و ناصر دین مستقیم حلیف النہی و التقوی مولوی سید محمد مرتضی صاحب ادام فضلہم کو جناب رفیع الالقاب تذکرۂ ارباب الفضل و المناقب مولانا سید مقرب علی صاحب کے پاس دیکھا اور اکثر مقامات مختلفہ کا مطالعہ کیا انکے دیکھنے سے فرحت و مسرت و تاسف و حیرت کا وفور ہوا اسی سبب سے کہ شبہات واہیہ کا جواب نہایت آب و تاب سے بحوالہ اخبار و کتاب دیا گیا ہے اور ...

فضائل ائمہ کرام علیہم السلام بڑی خوبی سے کیا ہی واقعی نصرت دین و نشر فضائل ائمہ طاہرین
مین جدال معقول و جہاد مقبول دکھایا تاسف و حیرت اس امر سے ہے کہ صاحب انذار الناذرین
کے ان خیالات سے مجھکو آگاہی نہ تھی چنانچہ اس حیرت کے سبب اصل کتاب انذار الناذرین
یا علی مدد کو منگا کر دیکھا اور اونکو سقطات و زلات واہیہ پر مشتمل پایا حیرت پر حیرت ہوئی
ہوا کہ یہ نتیجہ شوق تصنیف و استعجال تالیف کا ہی کہ بلا اطلاع کامل و تامل صادق چھاپا
اور ماله و ما علیہ کی کچھ خبر نہ رکھی بیشک ان رسائل مین بعض امور خلاف عقائد شیعہ ظاہر
ہین اور جناب مولوی سید مرتضی صاحب نے اونکا جواب نہایت عمدگی سے دیا ہی اور شیعون کا
ہی اوسکو سنت و کتاب سے بشرح و بسط ثابت کیا ہی اگرچہ یہ مضمون اس سے زیادہ تفصیل چاہتا
اور اخبار مختلفہ کی تطبیق اور آیات کے مطالب کی تشریح زیادہ درکار تھی مگر تاہم صاحب
کے لئے جسقدر لکھا گیا ہی بہت کافی و وافی ہی اور معرفت مراتب ائمہ کے لئے اچھا خزینہ ہی
یہ سنا گیا ہی کہ خواجہ عابد حسین صاحب بمقتضاء حمیت ان رسائل کا جواب لکھنے مین مصروف ہین اور
جناب مولانا سید مرتضی صاحب بھی بطرفداری اہلسنت اسی معاملہ مین ایک اور رسالہ طبع فرمانے کا
قصد رکھتے ہین لہذا میرے خیال مین یہ نہایت ہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ خواجہ صاحب تو اپنی
تصحیح عقائد فرما کر اپنی غلطیون کے معترف ہون اور امید ہی کہ ایسا ہی ہو کیونکہ جہان تک معلوم
ہوتا ہی یہ اون کے عدم تامل کا نتیجہ ہی اور جناب مولانا کلام مجادلانہ نہ لکھین بلکہ نصائح مشفقانہ
سے تشکیک و شبہات کو دفع فرمائین کیونکہ اس قسم کے مناظرہ و مجادلہ کا نہونا بہر صورت مناسب
ہی اور اعتراف حق و رفع وحشت نہایت پسندیدہ ہی لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا والعاقل یکفیہ الاشارہ اقل الخادمین آفتاب حسین عفی عنہ

نقل تحریر بعض اکابر مومنین جسکو ذیقعدہ سنہ حال مین پاس جناب مصنف کے بھیجا

جناب قبلہ و کعبہ دام ظلکم بعد تسلیم عرض ہی کہ مین چند امور آپسے استفسار کرتا ہون برائے خدا انکار
نہ کیجئے گا اور جواب وسکا جو دین و ایمان سے حق ہو وہی ارقام فرمائے گا واسطہ ائمہ علیہم السلام کا
اول بعض مومنین کو گمان ہی کہ آپ نے محض نفسانیت کی راہ سے خواجہ عابد حسین صاحب کو مرتد
و بے دین بنا دیا اور کوئی وجہ وہ نہ تھی دوم اگر موافق آپکے خیال کے خواجہ صاحب مرتد ہو گئے

جد تو یہ پھر نماز پڑھانے کے قابل ہو جاتے ہین گے سوم آپ صاف صاف دین و ایمان سے فرمائیے
آپ اخباری ہین یا کسی مجتہد کے مقلد ہین بعض لوگون کو خیال ہے کہ آپ نماز پڑھانے کے لئے اصولی
بنے ہین تو اخباریون مین نماز جمعہ و جماعت نہین ہے نہ وہ کسی کی تقلید کرتے ہین ایسی صورت مین
اونکی نماز و روزہ درست نہین ہے پس آپ کی اقتدا بھی درست نہوگی فقط

جواب جناب مصنف دام ظلہ

جناب مکرمی دام مجدکم ۔ سلام علیکم مین امور مستفسرہ کا جواب لکھتا ہون غور سے ملاحظہ فرمائیے گا
جواب امر اول یہ ہے کہ خدا شاہد ہے کہ کسی دنیاوی خیال سے مین نے خواجہ صاحب کی کتاب کا جواب
نہین لکھا ہے بلکہ اونکا دین امامیہ سے منحرف ہونا اگر آپ خود اونکے رسالون انذار الناظرین یا علی مدد
بغور دیکھین گے تو چند وجوہ سے معلوم کرینگے اول مستجاب الدعوہ سمجھنا نبی و امام کو ضروریات
مذہب امامیہ سے ہے اور منکر اوسکا مومن نہین ہے اور اونھون نے اپنے رسالون مین اس سے انکار
کیا دوم شفاعت مقبولہ ہونے مین ائمہ کے امامیہ مین اور جناب رسول کے جمہور اہل اسلام مین اتفاق ہے
اور اونکو اس سے انکار ہے سوم جواز استغاثہ مین ائمہ علیہم السلام سے امامیہ مین اتفاق ہے اور اونکو اس
سے قطعا انکار ہے چہارم توہین ائمہ علیہم السلام کی جو اونکی تحریرات مین ہے وہ بھی ظاہر ہے کہ محض اون
لوگون کے لیئے جنہین خادمون سے مدد لیتے ہین ائمہ سے مدد کو جائز جانتے ہین اور تعزیون کو رام لیلا
سے مشابہت دیتے ہین بلکہ اکثر مقامات پر انذار الناظرین و رسالہ یا علی مدد کے جس امر کو واقعی بھی لکھا ہے
وہ بھی ایسے الفاظ سے لکھا ہے جو ائمہ علیہم السلام کی شان کے بالکل خلاف ہے اور یہ امر زیادہ محتاج
بیان نہین اونکے رسالون کو دیکھکر ہر منصف سمجھ سکتا ہے اور اگر مین نے محض نفسانیت سے اونکو دائرہ
مذہب سے خارج سمجھا ہوتا تو تمام علماے عراق و ہند مثل میرے نہ سمجھتے چنانچہ تحریرات اونکی تصریحات
اونکے عدم تشیع کی بعد طبع آپ ملاحظہ فرمائین گے اور یہ آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ مجھکو اونکی جگہ ہرگز بھی
اونکی اوس جگہہ کی جہان وہ پیشنمازی کرتے ہون تمنا نہین ہے کیونکہ جسقدر اونکو مشاہرہ ملتا ہے
غالبا اوس سے کہین زیادہ میرے ملازمین علاقہ وغیرہ کی تنخواہ ہے اور جسقدر اونکو پیشنمازی مین سال
بھر ملتا ہوگا اوسکی دہ چند بفضل خدا میرے علاقون کی آمدنی ہے اور جواب امر دوم یہ ہے کہ
تصریحات علماے عراق و ہند سے جو عنقریب شایع ہونگے ارتداد خواجہ صاحب کا آپکو

ضرورت اس امر کے دریافت کی ہوگی کہ ابتداء اونکا فطری ہے جسمین عند الناس اتفاقاً توبہ مقبول
نہین ہے یا ملی ہے پس اگر وہ صدق دل سے توبہ کرین اور آپکو اسکا یقین بھی ہو تو جس مجتہد سے آپکو تقلید
موافق اوسکے قول کے عمل فرمائیے اور جواب امر سوم کا یہ ہے کہ جو یہ مشہور ہے کہ اخباریون مین نماز
و جماعت نہین ہے وہ بالکل غلط ہے البتہ متعصبین اونکے جو اصولیین کی اقتدا نہین کرتے تو اونکو جماعت
منتظر الطا امامت جماعت نہین بنتے سمجھے جسطرح کہ متعصبین اصولیین اخباریین کو لائق اقتدا نہین جانتے
اور یہ تعصبات محض بوجہ عدم تدبر کے ہین کہ مسلم متعصبین فریقین علامہ محدث مولانا محمد باقر مجلسی
رحمہ اللہ بحار ذکر نماز جمعہ مین بتصریح تحریر فرماتے ہین جسکا حاصل یہ ہے کہ کافی ہے نماز جمعہ و جماعت مین علم
مسائل نماز کا خواہ اجتہاداً ہو یا تقلیداً اعم اوس اجتہاد و تقلید سے جو باصطلاح فقہا و مجتہدین
و مستعمل ہے جو باصطلاح اہل اخبار و محدثین ہو اسیطرح مسئلہ تقلید مین نزاع لفظی ہے اور بغیر تقلید کے
نہین ہے اسلیے کہ مسلم فریقین ہے کہ دریافت کرنا حکم امام معصوم کا عمل کے لیے ہر ایک پر واجب و لازم
اور دونون گروہ کا مقصود کسی عالم سے کوئی مسئلہ پوچھنے مین یہ نہین ہوتا کہ اپنے دل سے گڑھ کے بیان
کر دے بلکہ مقصود استفتا سے معصوم کے حکم فتوی سے ہوتا ہے خواہ اسطرح پوچھین کہ کلام معصوم
کیا ہے خواہ پوچھین کہ آپ کیا فرماتے ہین یعنے از روے کلام معصوم پس مفہوم دونونکا ایک ہے لیکن میرا طریقہ
مثل طریقہ علامہ محدث مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ کے ہے اور وہ یہ ہے کہ مسائل شرعیہ کی تین حالتین ہین اول وہ مسائل
ہین جنکی حقیقت کلام معصوم سے بلا اشتباہ ثابت ہے اونمین کوئی ضرورت کسی سے دریافت کی نہین
جانتا دوم وہ مسائل ہین جو بوجہ اختلافات اخبار مشتبہ ہین اونمین حسب تلقین سرکار شریعتمدار
مولانا میرزا حسین نوری دام ظلہ عمل کرتا ہون کہ میرے خیال مین اونسے زیادہ کلام معصوم سے
عارف اسوقت عراق مین بھی نہین ہے یا احتیاطات جناب سرکار شریعتمدار سید اسماعیل صدر دام ظلہ
پر سوم وہ مسائل ہین جنمین تصریح کلام معصوم سے نہین ملتی اونمین کلام معصوم کا جویا ہون
یا بعد استفسار عمومات سے اگر کوئی دلیل قابل تسکین ہوئی تو اوسکو لائق عمل سمجھتا ہون
پس اس طریقہ سے اگر مجھے کوئی اخباری سمجھے جب بھی قبول ہے اور اصولی سمجھے جب بھی قبول ہے
لیکن یہ خیال کہ مین نماز پڑھانے کے لیے اصولی بنتا ہون اوسوقت درست ہو سکتا ہے کہ جب مستأجر
کا متمنی ہون اور اوس سے تمتع دنیوی مقصود ہو یا نسبت اخباریت کو بد جانتا ہون اور

اصولی نہ سمجھے اور سکے سمجھانے کی کوشش کرتا ہون اور چاہیئے کہ جب امثال ان امور کے
صدق فی اللہ ہون تو کسی کے خیال باطل پر لحاظ نہ کیا جائے فقط محمد مرتضی عفی عنہ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

نقل تحریر جناب مولوی سید ظفر مہدی صاحب مصنف روض الصادقین وغیرہ تعلقہ دار جرول ضلع بہرائچ در رسید ارغام الماکرین

نقل ذی حسب لوذعی ادیب عطوفی الخلیل زاد مدارجہ الجلیل سلام مسنون ہدیہ خدمت کر کے
عرض مدعا کرتا ہون ہمارا مجبت نامہ نامی مع رسالہ کلامیہ جو آپ نے متنی تحریر فرمایا ہو پہنچا
ان لالی آخرہ مین نے دیکھا ماشاء اللہ مطالب حقہ کو موافق اصول مذہب کے آپ نے خوب بیان
کیا ہے اصل مصنف نے جو خلاف اصول خامہ فرسائی کی ہے اوس کو آپ نے بوجہ
احسن رد کیا ہے مگر جن مطالب کی توضیح کا آپ نے کتاب کبیر کا حوالہ فرمایا ہے اونکا اشتیاق
ہے بسبب ہجوم افکار جواب لکھنے کی نوبت نہین آئی معاف فرمایئے اور کارڈ آپکا مجھے
عدم تحریر رسید پر ندامت ہوئی والسلام مع الکرام احقر ظفر مہدی عفی عنہ
۱۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ از جرول ضلع بہرائچ

نقل تحریر مولانا مولوی ظفر علیخان صاحب قبلہ مرادآبادی مدرس مدرسہ دینیہ لکھنؤ و امام جمعہ و جماعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اس تاریک زمانہ مین کہ جدید فلسفہ کی ہوائے
مصابیح علوم کو خاموش کر دیا ہر طرف سے دین پر حملہ ہونے لگا بالطبع انگریزیت کیجانب
دینیات سے نفرت ہے دہریت و نیچریت کی بیحد حدت کثرت ہے۔ علماء کے مرجانے سے
علم کا زوال ہے جہل کو رونق اور کمال ہے۔ وا اسفاہ عجب مسخ عقائد ہو گیا اصول دین
میں ایک بھی صحیح نہین جانتا۔ فرعیات کی کیا قلب ماہیت ہے گویا تقلید کے نام سے نفرت ہے
اور احکام سے نابلد ایسے کہ غسل کی نیت تک نہین جانتے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اس جہالت کی حالت مین اگر خالی الذہن بیخبرون کو وعظ کے پردہ مین اغوائے باطل کیا جا
تو کسدرجہ مہلک اثر طبیعتون پر پڑیگا - دیوانہ را ہوے بس است - آجکل رسالہ انذار اور یا علی
نحیف کی نظر سے گذرے - وہابیانہ جوش وخروش مین بلا کا زہر اگلا ہی مجالس عزا مین شبیہ نکا
ہنود کی رام لیلا سے تشبیہ دیکر امام لیلا ٹھرایا ہی گلال باڑہ کہکر امام باڑہ کا استہزا کیا ہی اہل عزا کی
پوشاک کو لکھا ہی کہ لباس سیاہ جہنم کا لباس اور عباسیون کا شعار ہی حضرات معصومین سے استعا
شرک سمجھا ہی اور لکھا ہی کہ حدیث قدسی ناد علیاً مین رسول خدا سے خطاب ہی ہم کو استعانہ کا
نہین دیا گیا ہی - علی ہذا کیا کچھ طعن وتشنیع نہین کی ہی جسکے دیکھنے سے یقیناً عوام شیعہ کی ضلالت
اندیشہ ہی برا خیال بہت جلد راسخ ہو جاتا ہی اور پھر اوس کا ازالہ مشکل ہی ناصران اہلبیت ا
کو لازم ہی کہ اُن مضلات کے دیکھنے سے بچین اور اپنے بچون اور عورتون کو بچائین جنکی پہانسنے کے
یہ دام ضلالت اردو عبارت مین بچھایا گیا ہی ~ بنگر این انذار میماند بمار :: ظاہرش تریاق و با
زہر دار - فتاوی علماے اعلام ائمۃ اللہ علی رؤس الانام جو نجف اشرف وکربلاے معلی سے
اس بارہ مین آئے ہین اُن مین صاف حکم دیا ہی کہ یہ رسائل واجب الاتلاف ہین انکا معتقد
ضالین ومضلین سے ہی عیاذاً باللہ من ذالک حق تعالی شیعون کو آفۂ ضلالت سے
اللہم امین بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

العبد

حررہ خادم الطلبہ مظفر علی مدرس دوم مدرسۂ دینیہ لکھنؤ

نقل تحریر مولوی مرزا عبد الحسین صاحب مصنف رسالۂ عربی حقیقۃ السرائر فی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بر اذہان صافیہ وطبائع زاکیہ کافۂ انام مخفی نماند کہ بندہ رسالۂ انذار الناذرین ویا علی مدد را
فی الحقیقہ رسالہ ایست پر از زلات وہفوات بے غایات مؤلف کلمات شنیعہ واقوال
دربابت حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین نوشتہ واعتقادات فاسدہ را
وانستہ وترہات کاسدہ را نقل کردہ چنانچہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ الملک الحق

جناب آقا شیخ حسن مامقانی دامت ظله العالی علی رؤس المومنین در جواب استفتا تصریح فرموده اند که چنین معتقد حتماً و جزماً خارج از زمرهٔ مومنین و داخل در فرقهٔ ضالین و مضلین است خدا توفیقات جناب مولوی سید محمد مرتضی صاحب قبله زید عمره را بیفزاید که ایشان چند رسائل در تردید رسائل مذکوره تحریر فرموده اند و شب و روز در اجرائے احکام شرعیه و اصلاح امور دینیه منهمک بوده اند جزاه الله خیر الجزاء بمحمد و آله النجباء صلی الله علیهم صلواة دائمة نامیة زاکیة عالیة ما ذر شارق و لاح بارق

حرره الاقل الاحقر عبده المذنب مرزا عبد الحسین صانه الله عن کل مین و غین

مرزا عبد الحسین ۱۳۱۹

نقل تحریر جناب قاضی مولوی سید محمد مهدی صاحب منصف جونپور

جناب مکرمی سید محمد حسن صاحب زاد مجده - بعد سلام ملتمس خدمت شریف ہون کہ آپ نے جو فتاوی و تحریرات و خطوط علمائے عراق و ہند کے جمع کئے ہین اونکو دیکھکر نہایت مسرت ہوئی ہزار شکر ہی کہ جملہ علما و فضلا نے بیک زبان مضامین واہیہ باطلہ انذار الناذرین و رسالہ یا علی مدد پر خواجہ عابد حسین صاحب سہارنپوری کو خارج از دائرہ تشیع کیا ہی اور سال گذشتہ جب وہ اپنے صفائے عقیدہ کے لئے خدمت علمائے لکھنؤ مین آئے تھے تو مین وہان موجود تھا خواجہ صاحب نے بہت کچھ کوشش کی کہ علما کے کوئی صاحب اونکے رسالون پر تقریظ لکھین مگر کسی نے کچھ نہ لکھا پھر خدمت علما مین بہت گریہ و زاری کی اور اپنے عقائد کو بیان کر کے محض اپنے اوس ایمان کی تصدیق کے طالب ہوئے چنانچہ سنا گیا کہ بعض حضرات نے ظاہری بیان پر اونکے یہ لکھدیا کہ اس اعتقاد کا آدمی مومن ہی حالانکہ یہ تحریر بعد ملاحظہ مضامین رسالہ انذار الناذرین و یا علی مدد کے اونکے لئے کافی نہین ہو سکتی اسلئے کہ اون ہر دو رسالون کے مضامین کا خلاف ضروریات شیعہ ہونا سایر حضرات کی تحریرات مین بعنوانہائے مختلفہ مذکور ہی پس خواجہ صاحب کو اون مضامین سے توبہ کرنا لازم ہی اور اونکے لکھنؤ مین آنے کے سبب سے اور پھر ناکامیاب رہنے سے دور دور اونکے خارج از دائرہ تشیع و ناقابلیت امام جمعہ و جماعت ہونے کی ایسی شہرت ہو گئی کہ زبان زد خلائق ہو گیا۔ جیسا کہ خود جناب سرکار شریعت مدار مولانا و مقتدانا جناب میر آغا صاحب قبلہ مد ظلہ نے بعد ملاحظہ مضامین ہر دو رسالہ فرمایا کہ ایسا شخص خارج از دائرہ

تشنیع ہی چہ جائیکہ امام جمعہ و جماعت ہو فی الحقیقت وہ اپنے الزام سے کبھی بری نہین ہو سکتے جبتک
کہ صاف صاف طور پر وہ اپنے عقائد سے توبہ کر کے اوسے شایع نکرین فقط

والسلام سید محمد مہدی جونپوری

تتمہ تحریر جناب قاضی مولوی سید محمد مہدی صاحب جونپوری

بعد اس تحریر لکھنے کے ۲۶ ذیحجہ روز یکشنبہ ۱۳۱۹ھ کو ایک تحریر جناب منشی سید علی حسین صاحب
مالک مطبع یوسفی دہلی کی جناب مولانا مولوی سید محمد مرتضی صاحب قبلہ کے نام آئی اوسکا جواب
مین شایع کرتا ہون بعد نقل اونکی تحریر کے

نقل تحریر جناب منشی سید علی حسین صاحب مالک مطبع یوسفی دہلی

کلام المستبصرین بشرح انذار الناذرین کے چھپنے کو جناب مولوی صاحب نے بمشورہ بعض احباب روک
رکھا ہی عوام الناس متنازع فیہ امور نفسانیت سے بالکل از خود رفتہ ہو کر فریقین سے متنفر ہین اونکا
قول ہی کہ ہم تو فریق مخالف ہی پر استہزا کرتے تھے تیرہ سو برس کے بعد فرقہ امامیہ مین یہ کیا بلا دفعۃً نازل
ہوئی کہ باہم تکفیر کے فتوے جاری ہونے لگے ہین بہر حال عوام و خواص سب کے سب اسپر تلے ہوے ہین
کہ جو کچھ بھی ہو یہ فعل جو عمل مین آیا ہی محض نفسانیت سے آیا ہی نہ آپ کو کوئی حق پر جانتا ہی نہ خواجہ صاحب کے عدم تشنیع کا قائل
آپ جیسے نسبی فاطمی سے ایک مرد انصاری کی نسبت ایسے فعل کا وقوع مین آنا خفت رائے اور ناتجربہ کاری پر محمول
ہو رہا ہی کیونکہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے جسقدر جناب رسولخدا کی نسبت امور مستحسن وقوع مین آئی ہین
وہ ایسی نہین کہ جنکا انکار کوئی مرد عاقل یا مورخ کر سکے - چہ جائیکہ اولاد محسن کے ساتھ محض نفسانیت
سے ایسا برتاو برتا جائے چونکہ میرے تعلقات نہ چندان خواجہ صاحب سے ربط و ضبط رکھتے ہین اور
نہ آپ ہی کی خدمت مین ایسی بے تکلفی ہو لیکن جسقدر احسانات انصار کبار سادات عظام پر ہین
وہ ہرگز ہرگز ایسے نہین کہ اونکو فراموش کر دیا جائے ادہر ساتھ ہی اوسکے یہ ہی کہ نہ خواجہ صاحب ہی
کو چاہیے تھا کہ وہ درخت لگا کر اوسکو جڑون سے کاٹ ڈالتے - میرے نزدیک اب بھی کچھ نہین گیا
آپ دونون صاحب باہم صلح و آشتی فرمالین عقبی کا مواخذہ باقی نرہے آیندہ آپ خود عقیل و فہیم

ہو تو کی عالم بے نظیر ہین عوام الناس مین اتنا مادہ نہین کہ وہ حق و باطل مین تمیز کر سکین
معاویہ نے پچاس آدمیون کی شہادت ناقہ کی نسبت لیکر اونٹ مدعی کا ذب کے حوالہ کردیا
مدعی نے عرض کیا کہ یہ تو میری ناقہ ہی بجواب یہ کہدیا کہ تو جب علی بن ابیطالب کے پاس پہونچے
تو یہ کہدینا کہ ایک لاکھ شامی میرا حامی ہی جو اونٹ اور اونٹنی مین تمیز نہین کر سکتا اس مین
کیا فیصلہ کرین گے کہ علی حق پر ہین یا معاویہ۔ ایسا ہی متنازعہ فیہ امر آپکے اور خواجہ صاحب کے
نسبت زبان زد خاص و عام ہو رہا ہی۔ شور بہ چٹ مفت مین بدنام کراتے ہین آپ ایسے
حضرات سے ضرور تقیہ فرمائین کہ بمقابلہ دنیا عقبی کو ہیچ جانتے ہین مومنین مین باہمی اصلاح
کا سخت حکم تاکیدی ہی آپکا نیاز مند علی حسین عفی عنہ

جواب جناب قاضی مولوی سید محمد مہدی صاحب جسکو جناب سید علی حسین صاحب ملاحظہ فرمالین

جناب منشی سید علی حسین صاحب مالک مطبع یوسفی و دیگر اون حضرات کی خدمت مین جو
جناب موصوف کے ہمزبان ہین بعد سلام التماس ہی کہ محض جناب مولانا دام ظلہ نے
قام المستبصرین شرح انذار الناذرین مصنفہ خواجہ صاحب کو جو مدت سے آپکی
دست مین زیر طبع مرقوم ہی طلب کی تھی اوسکے جواب مین آپنے ایک تقریر حیرت خیز
ی مخالفین کا استہزا اور عوام و خواص کا جناب مولانا کی نسبت نفسانیت کا خیال
ادائے علمائے عراق و ہند دیکھکر دفع ہو جائے گا کیونکہ جناب ممدوح کی نفسانیت
سے علمائ کو نفسانیت کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی اور جو امر کہ قربۃً الی اللہ ہو اوسمین عوام
الانعام کی باتون پر خیال کرکے پہلو تہی کرنا دینداری کے خلاف ہی کہ کرورہا عوام شام
جو اہلبیت کے دشمنون کی تائید کیا کئے ان عوام سے بہت زیادہ تھے۔ لیکن البتہ مجھکو
کی تحریر پر سخت حیرت ہی پہلے تو امامیہ اور اولاد رسول ہو کر ایسے رسالون کا چھاپنا جنمین
سر تو مین ائمہ علیہم السلام کی ہو پھر اون رسالون کے رد پر الزام نفسانیت اور خفت
کا لگانا اور ابو ایوب کو محسن جناب رسول و آل رسول کا بتانا جیسا کہ تو مسلمانون
نے اپنے اسلام سے احسان جناب رسول پر جتایا اور خدا نے اوس کی رد کی۔

قل لا تمنوا علے اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدٰ لکم للایمان - حالانکہ کوئی احسان حضرات چہاردہ معصومین پر نہین کرتا مگر اون حضرات کا احسان اوسپر بالاتر ہے کہ وہی حضرات سبب نعمت ابدی ہین علاوہ اسکے کوئی سید علوی و فاطمی تو جناب رسولؐ سے انحراف کرکے لائق رحمت نہین رہ سکتا چہ جائیکہ اتو بی وغیرہ جو سادات کے غلام زادے ہین ہان غلامون مین کوئی فرمان بردار ہوتا ہے کوئی نافرمان جو شخص کہ ائمہ علیہم السلام کی توہین اور اونکی اولاد کے باب مین گالی گلوج کا اشتہار شایع کرے اوسکے نافرمان ہونے مین کوئی امتی شک نہین کرسکتا چہ جائیکہ آپ سے اولاد رسول لیکن یہ جو آپ نے لکھا کہ آپ دونون صاحب صلح و آشتی کرلین تو جناب مولانا سے صلح ہوئی تو کیا نہوئی تو کیا یہ مضمون اگر خواجہ صاحب شایع کرین تو اونسے کوئی نزاع نہین کہ غیر مستجاب لدعوہ و غیر مقبول الشفاعہ ہونا چہاردہ معصومین کا اور اونسے استغاثہ کا قطعًا عدم جواز اور تعزیون کو رام لیلا سے نسبت دینا وغیرہ وغیرہ جو انذار النادرین ورسالہ یا علی مددمین شایع ہوگیا اوسمین غلطی واقع ہوئی اور مین اوس سے توبہ کرتا ہون اور درصورتیکہ وہ ان مضامین کی جنکو لکھ چکے ہین تائید کرین تو جناب مولانا دام ظلہ کو اپنے اولیائے نعمت اور اجداد طاہرین کی اعانت سے تادم مرگ باز نہ آنا چاہیئے اور یہی میری رائے ہے علے ذالک احیی و علیہ اموت ان شاء اللہ تعالیٰ اور شرح انذار النادرین کے ابتک نہ چھپنے کی اصل وجہ جو مجھے معلوم ہوئی ہے یہ ہے کہ وہ رسالہ لکھنؤ مین مولوی سید ظہور الحسن صاحب بارہوی شاگرد خواجہ صاحب سہارنپوری کے پاس اصلاح کے لیئے گیا ہے کہ وہ بعد اصلاح اور حضرات علما سے تقریظ لکھوا کر بھیجین جب یہ مراحل طے ہولین تب وہ چھاپا جائے گا فقط سید محمد مہدی جونپوری بقلم خود

صورۃ تقریظ آقا سید جواد بلغہ اللہ الی غایۃ المراد

بسم اللہ تعالیٰ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد پس مخفی مباد کہ درین جزو زمان از بعض اصحاب رائے ناصواب تخیلات فاسدہ وتلویحات کاسدہ بنظر من سراپا جرم و عصیان رسید

ما کاشف تقصیر در حق حضرات خیر البریہ می باشد و اقرب بنزاق وہابیہ و ضمناً از عنوان تحریر حب
ریاست وجاہ نیز پیدا است و ادعاے صاحب رائے بودن ہم ہویدا اظہر اشارالیہ حالات
معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین برابر عامۂ ناس قیاس نمودہ شبدیز خامہ را در مضمار قیاسات
مساوات جولان دادہ و نتیجۂ قوۂ اجتہادیہ خود در فروع و اصول و معقول منقول بعرصۂ روزگار
آشکار فرمودہ حالانکہ بام قصر این مرتبہ قصوی ارفع و اعلی است کمند افہام طالبان دنیاے دنیہ
بآن مقام رفیع نمیرسد و لو خود را در ذی علماء دین جلوہ دہند و بلند پروازی طائر وہم موجب
حقیقت از مرام میگردد ہر چند پر و بال در ہوا ر فضاء رفعت زنند خداوند علی اعلی ہمہ اسیران
جہل مرکب را از قید پندار وا رہاند و از فضل عمیم تا سر منزل صراط مستقیم رساند لکن الحمد للہ الملک
الوہاب کہ برائے جواب ہیچو توہم ناصواب حضرۃ رب الارباب جناب مستطاب ناشر مناقب ائمہ
طاہرین ناہج مناہج سلف صالحین جمال المقدسین ثمال المتورعین عمدۃ المتکلمین زبدۃ المحدثین
کاسر شوکۃ المقصرین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین حلیف التقی جناب السید محمد مرتضی اطال اللہ بقائہ
بحق محمد و آلہ المعصومین را موفق گردانیدہ کہ قلم افادت شیم جناب سابق الالقاب ابتغاءً لمرضات اللہ
در ہیچو معتقدات باطلہ نسق ارتسام پسندیدہ حقیقۃ اینچنین حمایۃ دین مبین سزاوار ہزار ہزار
تحسین و آفرین است و تصنیف منیف شان مستغنی از محامد و صاف و منزہ از غبار اعتساف شکر
اللہ سعی المصنف العلام و جزاہ عنا خیر الجزاء بمحمد و آلہ البررہ الکرام علیہم السلام و آخر دعوینا
ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی نبینا محمد و اہل بیتہ الطیبین الطاہرین حررہ العبد
المذنب لا افقر جواد بن صفدر حشرہما اللہ مع محمد و آلہ المیامین الغرر

اشتباہ در تاریخہای نحس اکبر مشہورہ

واضح ہو کہ تاریخہاے نحس اکبر جو مشہور ہین ہر ماہ مین تین ہین اور ماخذ اون کا تقویم المحسنین
تصنیف مولانا محسن کاشانی رحمہ اللہ ہے اور منجملہ تین تاریخون کے ہر مہینہ مین دو تاریخین
جناب امیر المومنین ع سے منقول ہین اور ایک جناب صادق علیہ السلام سے اور مصنفین
اعمال مشہورہ کو دو مہینون کی دو تاریخ مین اشتباہ واقع ہوا ہے اول چوتھی ماہ شعبان

ہین جو حسب حدیث امیر المومنین نحس اکبر ہی اور الفاظ اصل حدیث کے تقویم المحسنین مین یہ ہین
روی عن امیر المومنین ان فی السنة اربعة وعشرین یوما نحسا یعنے مروی ہے
امیر المومنینؑ سے کہ سال مین چوبیس ۲۴ روز نحس ہین تا اینکہ فرمایا وفی کل شہر منہا یومان اور
ہر ماہ مین اوس سے دو روز ہین پھر شعبان کے باب مین فرمایا وفی شعبان الرابع
والعشرون یعنے شعبان مین چہارم ہر اور بستم ہی اور جواہر الکلام مین بھی اس روایت
کو نقل کیا ہی اور اوسمین بھی اسیطرح ہی اور مؤید ہر اسکے کہ اختیارات مجلسی رحمہ اللہ مین جو
روایت نحس اکبر مین جناب رسولؐ سے منقول ہر اوسمین بھی بیان شعبان مین چہارم
اور تقویم المحسنین روایت جناب صادق علیہ السلام مین چھبیس ۲۶ شعبان نحس اکبر مذکور ہی پس ظاہر
ہوا کہ چودھوین تاریخ شعبان کی جو نحس اکبر مشہور ہر وہ منجملہ ان روایات کے کسی مین نہین ہی
اور رسالہ تقویم الشیعہ مین بھی جو جامع تاریخہائے سعد ونحس ہر تنبیہ اس جگہ کی ہر لیکن اوسمین
دوسرا اشتباہ غلطی کتابت سے واقع ہوا فصل شانزدہم بیان ماہہائے دوازدہ گانہ
مین کہ بستم شعبان کو جو نحس اکبر ہے خوب لکھدیا لیکن فصل ہفدہم مابعد سے جو مخصوص بیان
نحس اکبر مین ہی ہر دیکھنے والے پر یہ غلطی ظاہر ہوتی ہر دوم ذیحجہ مین کہ اٹھائیس ۲۸ تاریخ نحس
اکبر مشہور ہی اور بظاہر یہ اشتباہ ہر اسلیئے کہ امیر المومنین علیہ السلام حدیث سابق بیان
ذیحجہ مین فرماتے مین وفی ذی الحجة الثامن والعشرون یعنے ذیحجہ مین ہشتم وبستم اور دو
جناب صادق علیہ السلام مین بھی ذیحجہ کی آٹھوین نحس اکبر مذکور ہر چنانچہ اصل الفاظ حدیث
تقویم المحسنین مین یہ ہین قال الصادق علیہ السلام ان فی السنة اثنا عشر یوما من اجتنبہا
نجی وفی کل شہر منہا یوم وفرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ سال مین بارہ ۱۲ روز ہین جو
اونسے اجتناب کرے نجات پاوے اور ہر ماہ مین ایک روز ہر پھر ذیحجہ کے باب مین فرمایا و
ذی الحجة الثامن یعنے ذیحجہ مین ہشتم ہر پس ہشتم ذیحجہ دونون معصومون کے قول مین وارد
اسلیئے مکرر ہوجاتی ہر اور اس صورت مین موافق ان دونون روایتون کے ماہ ذیحجہ مین
دو تاریخین نحس اکبر ہوتی ہین ہشتم اور بستم اور اگر روایت امیر المومنینؑ مین بست و
موافق مشہور مان لیجاوے تو ہشتم و بستم وقباحتین لازم آتی ہین اول بستم ذیحجہ کی نحوست جیسے

مشہور ہے ثابت نہوگی دوسرے ابھی حدیث امیر المومنینؑ کے اعتبار سے ہر ماہ مین دو تاریخین نحس ہونگی - اور ماہ ذیحجہ مین صرف ایک اور یہ عنوان حدیث کے خلاف ہوتا ہے کہ فرمایا ہے کہ ہر ماہ مین دو روز نحس اکبر مین پس معین ہوا کہ قول امیر المومنینؑ مین موافق قول جناب صادق علیہ السلام ہشتم ذیحجہ نحس اکبر ہے اور بستم ذیحجہ نحس اکبر ہے نہ بست و ہشتم اور نحس اکبر ہونا ہشتم ذیحجہ کا نیز حدیث جناب رسول مین ہے جو اختیارات مجلسی مین مذکور ہے و نیز حدیث جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین جو جلد چہار دہم بحار مین مذکور ہے اور بستم ذیحجہ محض حدیث امیر المومنین مین ہے اور تصریح ان سب کی رسالہ تقویم الشیعہ مین مذکور ہے اور اس روسے اٹھائیس ذیحجہ کسیطرح نحس اکبر قرار نہین پاتی فقط ترا ز مؤلف رسالہ تقویم الشیعہ سید محمد مرتضی جونپوری

واضح ہو کہ جس جس طرح تحریرات علماؑ و فضلا جناب مصنف کے پاس آتی رہین ہین برابر اونکو یکجا کرتا رہا اور بلا لحاظ ترتیب اونکو شایع کیا اور اسقدر جد و جہد جو جمع فتاوی و تحریرات علما و فضلائے عراق و ہند مین کیا گیا (باوجود اسکے کہ کتاب الکلام الحسن و رسالہ ارغام المنکرین و رسالہ افہام الحائرین جواب شبہات انذار الناذرین و رسالہ یا علی مدو مین بہت کافی ووافی تھی) چند وجوہ سے ہے اول مصنف انذارہ و یا علی مدو کا یہ خیال تھا کہ میرے رسالونکو مجیب سمجھے ہی نہین پس ان تحریرات سے ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے کہ جیسا مجیب نے سمجھا ہے ویسا ہی جملہ علماؑ و فضلا نے خود اونکے رسالون کو دیکھ دیکھکر اور اونکے الفاظ سے سمجھا ہے دوسرے کوئی مخذول و منکوب و مشہور ادعائے تشیع کرکے خلاف عقائد امامیہ کوئی چیز شایع کرنے سے خائف ہوا اور پھر ائمہ علیہم السلام کے باب مین ایسی جرأت نہ کر سکے جیسا کہ الفت حسین شکارپوری نے باوجود اظہار تشیع رسالہ منع ورد تبرا شایع کیا اسیطرح ایک پورب کے کسی صاحب نے کتاب ضخیم تصنیف کرکے نور ایمان کو ظلمات کفر سے مخلوط کیا اور جو چاہا عقائد امامیہ کے خلاف لکھا جسطرح کہ خواجہ عابد حسین سہارنپوری نے لباس تشیع مین علانیہ ائمہ علیہم السلام سے وسائل انحراف شایع کیے ہر چند ان ثلاثہ نے بہت کچھ چاہا کہ عوام شیعہ کے ہاتھ دامن امیر المومنینؑ سے چھوٹ جائین مگر وہ ایسا مضبوط اوس جناب کے دامن طہر کو پکڑے ہین کہ تین کیا تین لاکھ مغوین و مضلین کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھکر

ہوگا دینگے سوم کوئی مخالف مذہب ایسی کتابون سے ہمارے عوام پر حجت نہ لا سکے جیسا کہ بہت سے مخالفین نے انذار الناظرین و رسالہ یا علی مدد سے ہمارے عوام پر استدلال کیا اور وہ جواب سے عاجز آئے بلکہ ایک ڈپٹی کلکٹر سہارنپوری مخالف مذہب نے ایک معتز امامیہ کو رسالہ انذار الناظرین یہ کہکر دیا تھا کہ دیکھئے آپکے مذہب کے عالم نے کیا خوب لکھا ہے مگر پھر بھی بہت باتین رہ گئین بلکہ ایک ڈپٹی کلکٹر مرادآبادی امامیہ مذہب کا بیان ہے کہ کسی اخبار اہلسنت مین اونہون نے انذار الناظرین اور اوسکے مصنف کو کمال مدح و ثنا اور منصفین امامیہ سے متصف دیکھا تھا پس چند روز کے بعد یہی تحریرات اور یہی اقوال بڑے آب و تاب سے شایع کرکے اور اونھین رسالون کو دکھا دکھا کر ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے تنقیص مراتب عوام مومنین کے قلوب مین مرتکز کرتے اور اونحضرات سے منحرف کرتے الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہر دو رسالہ خواجہ کے شبہات کا جواب بجمیع جہات شایع ہوگیا اول کتاب الکلام الحسن سے جو آیات و اخبار کثیرۂ امامیہ سے مملو ہے دوم ارغام الماکرین سے جو مشتمل ہے جواب اجمالی پر عبارات و مضلات اقوال خواجہ مذکور کے سوم افہام الحائرین سے جسمین روایات و اقوال اہلسنت سے اونکے شبہات کا جواب تفصیلی ہے چہارم اقوال علما و فضلائے امامیہ عراق و ہند کثر اللہ امثالہم سے جو آخر رسالہ افہام الحائرین کے ساتھ ملحق ہین اور نیز علیحدہ کرکے کچھ نسخے اونکے وقف کئے گئے ہین اور ان تحریرات کے شایع کرنے سے ایک و نفع بھی عام ہوگیا کہ علمائے عراق و ہند سبنے بالاتفاق الکلام الحسن و ارغام الماکرین کو موافق عقائد امامیہ سمجھا ہے جیسا کہ انذار الناظرین و رسالہ یا علی کو مخالف عقائد امامیہ سمجھا ہے پس خواجہ اور اونکے مقلدین کے اقوال محمول عداوت پر ہونگے اور ان سب کے پہلے جناب مستطاب حکیم سید محمد اسمعیل صاحب ابن لقمان زمان جناب حکیم سید جعفر حسین صاحب نے ہر دو رسالہ خواجہ کے جواب مین بہت بڑی کتاب بشادات الناظرین تصنیف کی ہے جو ابھی تک نہین چھپی خدا ان سب کو مقبول فرمائے اور انکے مصنفین و جامعین و معاونین کے لئے ذریعہ نجات اور سبب تقرب و خوشنودی امام زمانہ فرمائے بحق محمد و علی و آلہما الطاہرین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم الکافرین

تمت

للہ الحمد و المنہ کہ رسالہ تتمہ افہام الحائرین مشتمل بر تحریرات حضرات مجتہدین و علمائے عراق و مجتہدین و علمائے ہندوستان بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مین چھپا

ترجمہ اُردو حیات القلوب یہ کتاب مذہب اثنا عشری کی ایسی لاجواب ہے جسکی تعریف و توصیف کرنا مشکل ہے حضرت آدم علیہ السلام سے
تا حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام پیغمبرون کے قصص تاریخی بروایات صحیحہ اثنا عشریہ اسمین مفصل درج ہین چونکہ فارسی زبان
مین تصنیف آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے کمال نافع و مفید یہ کتاب تھی لہذا واسطے انتفاع مومنین شیعہ اردو زبان مین عام فہم
سلیس ترجمہ کیا گیا ہے چار جلدون مین تمام و کمال ہے قیمت (معہ) ترجمہ اُردو جلاء العیون یہ کتاب مذہب اثنا عشری کی نہایت
عمدہ اور کمال درجہ مفید ہے اسمین حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام کے تاریخی حالات بروایات صحیحہ اثنا عشریہ درج ہین فارسی
زبان مین تصنیف ملا محمد باقر مجلسی تھی اب اردو زبان مین ترجمہ عام فہم سلیس چھاپا گیا ہے قیمت (۷) دیوان حسن آخرت اسمین
ہزارون غزلیں نعتیہ مدحیہ اور مناجاتین منقبتین تو ہی درج ہین زبان اردو مین آجتک ایسا دیوان نعت بطریق اثنا عشری
نہ چھپا تھا قابل ملاحظہ کے ہے قیمت (عہ)

راقم آثم سید عبد الحسین تاجر کتب اثنا عشری لکھنؤ یحیی گنج

تمام ہندوستان مین مرثیون کا خزانہ یہی کارخانہ ہی

فہرست جلدہای مراثی موجودہ دُکان سید عبد الحسین تاجر کتب اثنا عشری لکھنؤ یحیی گنج

دفتر ماتم کلیات مراثی بیس جلدون مین مرثیہ ہای و سلام ہای جناب نواب دبیر صاحب مرحوم کی
تمام و کمال بیس جلدین چھپی ہین تمام عمر کا ریاض و دولت و خزانہ جناب مرزا
صاحب مرحوم کا ہے جو کہ سیکڑون روپیہ خرچ کرنے سے بھی ہاتھ آنا مشکل تھا
اب عہ روپیہ کو بیس جلدین ملتی ہین اور محصول ڈاکخانہ علیحدہ جاتا ہے مبلغ
لعہ خرچ کرنے سے گھر بیٹھے بیس جلدین ملجاوینگی جلدی خواستین روانہ کرین
ریحان غم مجموعہ مراثی میر انیس صاحب و میر وحید صاحب خوشخط جلی قلم بکمال صحت چھپی ہین
عمدہ عمدہ مرثیون کا ذخیرہ ہے جلد اول عہ ریحان غم جلد دوم مراثی میر انیس صاحب
و میر وحید صاحب بتعریف مذکورہ بالا خوشخط عہ سہ بہار این غم مجموعہ مراثی میر
تعشق صاحب لکھنوی خوشخط جلی قلم فی صفحہ پانچ بند چھپے ہین قیمت جلد اول ۱۲ قیمت
جلد دوم عہ قیمت جلد سوم ۱۲ بحر ماتم دفتر غم مجموعہ مرثیہ ہای اختر سلطان عالم
محمد واجد علی شاہ ۸ گنج شہیدان جلد اول مراثی اصحاب عالیشان تصنیف
مرزا تشفی صاحب لکھنوی عہ گلدستہ جنان جلد دوم مرثیہ ہائے
عزیزان سعادت نشان عہ روضۂ رضوان جلد سوم مرثیہ ہای
شاہ شہیدان عہ سرمایۂ ایمان جلد چہارم مرثیہ ہای حضرات
امنا الرحمن عہ حدیقۂ ماتم جلد پنجم مراثی رضا صاحب جلی قلم
فی صفحہ پانچ بند کاغذ گندہ عہ ضیاء خورشید جلد ششم مراثی رضا
صاحب قبلہ ۸ جلوۂ خورشید جلد ہفتم مراثی رضا صاحب ۸
ماتم حسین جلد اول ۸ غم حسین جلد دوم ۸ مجموعہ مراثی
میر انیس صاحب مرحوم قیمت جلد اول عہ قیمت جلد دوم ۱۲ قیمت
جلد سوم ۱۲ قیمت جلد چہارم ۱۲ قیمت جلد پنجم ۱۲ قیمت جلد ششم مجموعہ
مرثیہ ہای دبیر چھ جلدون مین قیمت اول عہ قیمت جلد دوم عہ قیمت جلد سوم
۱۲ قیمت جلد چہارم عہ قیمت جلد پنجم عہ قیمت جلد ششم ۸ مجموعہ مرثیہ ہای
میر مونس مرحوم چار جلدون مین قیمت جلد اول ۱۲ قیمت جلد دوم
قیمت سوم ۱۲ قیمت جلد چہارم عہ گلزار غم جلد اول میر عشق صاحب مرحوم
عہ بہارستان غم جلد دوم مراثی میر عشق صاحب مرحوم عہ مجموعہ مرثیہ ہای دبیر بلا ہی
عہ مجموعہ مرثیہ ہای سلیس صاحب عہ مجموعہ مرثیہ ہای حاجی فصیح مرحوم ۱۲
مجموعہ مرثیہ ہای میر ضمیر صاحب مرحوم ۱۲ دار السلام مجموعہ سلام ہای شاعران ۸
محصول خریدار کیطرف ہے جسقدر جلدین درکار ہون راقم سے طلب کرین
فہرست کتب کلان اثنا عشری درخواست کرنے پر روانہ
ہوگی فقط آدھ آنے کا ٹکٹ روانہ کردین۔

راقم سید عبد الحسین تاجر کتب اثنا عشری لکھنؤ یحیی گنج
عقب بزازہ۔

مختصر فہرست کتب اثنا عشریہ

تاریخ الانبیا اُردو جلد اول تصنیف مولوی شیخ احمد صاحب
مرحوم اثنا عشری جسمین تاریخی حالات پیغمبروں کی بھی ہیں اور مناظرہ بھی ہے ۲ر عاء
تاریخ الانبیا اُردو جلد دوم از مصنف مذکور عہ
تاریخ الانبیا اُردو جلد سوم از مصنف موصوف عاء
انوار الہدی اُردو تصنیف مولوی شیخ احمد ممدوح عہ
شمس الضحی اُردو تصنیف ایضاً عہ
کشف الحجاب اُردو تصنیف ایضاً ۹ر
آفتاب عالم افروز اُردو جلد اول و جلد دوم ۱۲ر
نجم الہدی اُردو بجواب سر الہدی عہ
تحفہ منتقلیہ فارسی جواب تحفہ اثنا عشری ۴ر
مظہر الحق اُردو جوابات شکوک اہلسنت کا بیان ۴ر
ذو الفقار حیدری اُردو جواب پادریان نصاری ۴ر
ضربت حیدریہ بجواب شوکت عمریہ فارسی جلد اول صہ
ضربت حیدریہ بجواب شوکت عمریہ فارسی ۸ر
استقصاء الافحام بجواب منتہی الکلام فارسی جلد اول عہ
استقصاء الافحام بجواب منتہی الکلام فارسی جلد دوم ۸ر
عبقات الانوار فارسی حدیث ولایت امیر المومنین للعہ
رد الجبرات بجواب آیات بینات اُردو ۳ جلد للعہ
دفع المغالطہ تصنیف مولوی سید عمار علی صاحب عہ
دلیل الوصل جواب القول مع الفصل اُردو ۳ر
بشارت احمدی اُردو جواب ہنود ان ۸ر
ریاض نور مولود شریف حضرت رسول بطریق شیعہ اُردو ۴ر
تحفہ احمدیہ اُردو ۳ جلد کامل در مسائل وغیرہ ۱۲ر
نجاۃ الدارین فی حقوق الوالدین اُردو ۴ر
مفاتیح الجنان اُردو مسائل قبلہ و کعبہ مولوی سید آغا صاحب ۶ر

مثنوی صبر و رضا اردو قصہ شہادت حضرت یحیی ۴ر
عین الحیات تصنیف ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فارسی ۸ر
تحفۃ العوام اُردو حصہ اول و حصہ دوم کامل طبع
جدید باضافہ مسائل و مطالب ضروری ۱۲ر
کشف الغطا فارسی در تفسیر سورہ ہل اتی مع قصائد
مدحیہ حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام ۸ر
روضۃ الصالحین اُردو مسائل اثنا عشری کا
بیان خوب واضح طور سے ہے مفید کتاب ہے ۹ر
زاد آخرت اُردو بیان سفر کربلائے معلی مع حالات مقامات ۴ر
سلوک الزائرین اُردو بیان سفر کربلائے معلی مع حالات مقامات عہ
درر المصائب اُردو تصنیف حاجی مولوی قاسم علی صاحب ۱۲ر
نہر المصائب اُردو تصنیف ایضاً ۸ر
شرعۃ المصائب اُردو تصنیف ایضاً عاء
محاسن الابرار ترجمہ اُردو جلد عاشر بحار الانوار عہ
شرح زیارت جامعہ اُردو بحوالہ احادیث معتبرہ ۶ر
شرح زیارت ناحیہ مقدسہ اُردو کامل ۳ حصہ ۹ر
کار آمد ذاکرین معروف بہ ماتم حسین اردو نظم و نثر حصہ اول ۸ر
کار آمد ذاکرین معروف بہ ماتم حسین اردو نظم و نثر حصہ دوم ۸ر
سفینۃ الشہدا اُردو حالات شہدائے کربلا ۴ر
نخل ماتم اُردو تصنیف حاجی فصیح مرحوم در مصائب ۹ر
معراج المضامین مثنوی اُردو منیر مرحوم عہ
مظہر العجائب مثنوی اُردو میر ضمیر مرحوم ۴ر
شرح ہفت بند ملا کاشی علیہ الرحمہ فارسی ۶ر

جسقدر کتب درکار ہوں راقم سے طلب کریں
فہرست کتب کلان اثنا عشری آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی

یہ کتاب خاص مذہب اثنا عشری کی ہے اہل سنت ملاحظہ نکریں

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت توامان رسالۂ لطیفہ و عجالۂ شریفہ
قاطع حجج جاحدین و کاشف کید کائدین ہادی ضالین زاجرین مسمّٰی بہ

إِرْغَامُ الْمَاكِرِينَ

فِي رَدِّ مُضِلَّاتِ

إِنْذَارِ النَّاذِرِينَ

مشتمل بر ردّ دو صد و پنجاہ و پنج ۲۵۵ ہفوات از انذار الناذرین مذکور و رسالۂ یا علی مدد کہ در تفصیل مسئلہ
استعانت است ہر دو از تالیفات مولوی عابد حسین سہارنپوری مدعی تشیع است

در مطبع بدر احمدی لکھنؤ بفرمایش سید عبد الحسین تاجر کتب طبع شد

اطلاع

واضح ہو کہ اس رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ مین جہان جہان حوالہ کتاب کبیر کا ہی
اوس سے کتاب (الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن) مراد ہی اور وہ کتاب
ہدایت انتساب عجہ کو سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب لکھنؤ محلہ یحییٰ گنج سے ملتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ محمد و آلہ الائمۃ الطاہرین

بعد حمد و صلوٰۃ کے گنہگار محمد حسن بن سید غلام علی مرحوم کمال پوری کہ ایک صاحب سہارنپوری
مولوی عابد حسین صاحب نے جو مدعی تشیع اور امام جمعہ و جماعت امامیہ ہین دو رسالے یعنی انذار النار
و رسالۂ یا علی مدد شائع کیے جنمین تنقیص شئون انبیا و ائمہ علیہم السلام مذکور ہین اور خود وہ دونون
رسالے شاہد ہین کہ مولوی صاحب مذکور محض نے ہوئے شیعہ ہین چنانچہ مین نے اون رسالون سے
چودہ ۱۴ سوالات اخذ کرکے جناب مستطاب معلی القاب العالم الجلیل و الکامل النبیل سید المحدثین سند المتکلمین
سمی امیر المومنین صاحب التسلیم و رضا مولانا السید محمد مرتضیٰ صاحب قبلہ دام ظلہ جونپوری سے جواب طلب کیے
ہزار ہزار شکر کردگار ہی کہ جناب ممدوح نے نہایت شرح و بسط سے اور بہت تحقیق و تفصیل سے از روے
قرآن و احادیث معتبرۂ اہلبیت جوابات ایک کتاب مین جسکی خوبی و جامعیت و حسن ترتیب و تہذیب
مطالعہ پر موقوف ہی اردو زبان مین ارقام فرمائی جسکا نام الکلام الحسن فی جواب مسائل محمد حسن رکھا اور وہ کتاب
موصوف مع فہرست وغیرہ ۳۴۸ صفحات پر ختم ہی جسکو سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب شہر لکھنؤ
محلہ یحییٰ گنج عقب بزازہ نے چھاپ کر شائع کر دیا ہی چونکہ کتاب مذکور کی قیمت باعتبار ضخامت و خط
ہر چند باعتبار جلالت شان و اشتمال فضائل عالیہ ائمہ علیہم السلام بہت کم ہی اور مستبصر کے لیے باعث
زیادتی بصارت ہی لیکن زمانہ کے حالات پر نگاہ کرکے یہ خیال ہوا کہ غربائے مومنین شاید بوجہ افلاس
اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہین لہذا اپنی خدمت جناب مصنف دام ظلہ مین عرض کیا کہ اون

دونون سالون کے ہفوات مضلّہ کا جواب باختصار ارقام فرماتے تو یہ رسالہ بوجہ کم قیمت ہونے کے
عام ہوجاتا اور نیز الکلام المحسن مین وہ ہفوات بوجہ تفصیل جواب بہت دور دور واقع ہوے ہین اونکل
منقول بھی نہین ہین اسمین یہ بھی فائدہ ہوگا کہ وہ یکجا ملجائین گے اور مختصر جواب بھی اونکا عام
ہوجائیگا جسکی تفصیل کتاب مذکور مین موجود ہی جناب ممدوح نے میری راے کو بہت پسند فرمایا لیکن
محض نبوّت و امامت کے متعلق ہفوات کو رد کرنے کا وعدہ کیا اور دیگر امور واہیہ کی رد کو قبول
نکیا پس حسب ہدایت جناب موصی الیہ وہ ہفوات مضلّہ و کلمات ضلالت آمیز دونون رسالون کے
یکجا ہوکر بطور حاشیہ جوابات سے مزین ہوئے اور تفصیل اونکی کتاب طویل پر محوّل رہی اور نام
اس رسالۂ جوابات مشتملہ ہفوات کا ارغام الماکرین فی رد مضلّات انذار الناذرین
قرار پایا اور نیز جناب سیّد عبد الحسین صاحب تاجر کتب مذکور نے اس رسالہ کو بھی طبع کرکے شائع
کیا خدا اوس سے مومنین کو بہرہ یاب کرے بمحمد وآلہ الطّاہرین اور داہنی طرف عبارت انذار الناذرین
مذکور ہے اور بائین طرف جواب اوسکا ارغام الماکرین اور ہرچند عدم تشیع صاحب انذار ورسالہ
یا علی مدد کا خود اونکے کلمات اور جوابات رسالہ سے بکمال وضوح ظاہر ہی مگر بمزید توضیح مین نے
علماے لکہنؤ سے بالفاظ مشتملہ ہر دو رسالہ یعنے انذار الناذرین و یا علی مدد استفتا بھی کیا
اور جوابات اونکے آخر رسالہ مین درج ہین تاکہ عموم مومنین مطلع ہوکر ایسے شخص سے مجتنب رہین

ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہّاب

انتخاب کلمات ضلالت آمیز از رسالۂ انذار الناذرین و یا علی مدد از جانب سیّد محمد حسن بریلوی ملاحظہ ناظرین مطبوعۂ مطبع یوسفی دہلی در سنہ ۱۳۱۱ھ	ارغام الماکرین فی رد مضلّات انذار الناذرین
صفحہ ۱۴ سطر ۹ قیاس بے اساس ہے شرع مین اوسپر بنا نہین ہوسکتی مرضی مولیٰ از ہمہ اولے حکم شرع بر سر آستا و صدّقنا	آپ تما ہی خود قیاس صاحب انذار کا درباب استعانت کے ائمہ علیہم السّلام سے رسالہ یا علی مدد کے آخر رسالہ مین اور جواب دندان شکن اوسکا بلکہ اکثر رسالہ اون کا قیاسات ہی پر مبنی ہے

صفحہ ۷ سطر ۷ کسی کی منت اور نذر کہیٹا
درست نہین ہی پیر دستگیر ہو یا سید سالار
سرور سلطان یا زندہ شیطان خواجہ اور مدار ہو
یا گوگا پیر ظاہر دیوان مہران یا سدو یا علی بخش
یا شاہ نور شاہ ولایت یا قطب اور غوث سب کی
منت ماننا بدعت سیئہ ہی نہایت بیجا ہی شیعہ بین
کے خلاف ہے

جسطرح یہ امر شیعہ بین کے خلاف ہین اوسیطرح
شاہ ولایت سلام اللہ علیہ کا ذکر ان لوگون مین
بے ادبی کے ساتھ خلاف ہی

آخر سطر صفحہ ۸ اب ایک سخت مرحلہ باقی ہی
کہ نبی و امام و شہدای کرام سے منت ماننا
اور اونسے مراد مانگنا اور نذر نیاز چڑھانا کیسا ہے
اور امام و نبی سے تقرب کرنا یعنی اونکی خوشنودی کو
کوئی کام اونکو لیکر کرنا کیا حکم رکھتا ہے اینکہ کہا پس اس
مقام پر چند امر مین بحث درکار ہی اول اونکی شان
اور مقام اور منزلت کا بیان ہو دوسرے حکم
استمداد اور طلب داد اور استغاثت اور اونکی
کیفیت تیسرے اونکی نذر و منت اور اوسکا
بطلان یا صحت چوتھے عبارت مذکورہ کا معنی
و مطلب اور اوسکی صحت اور سقم اور تاویل اقاویل
عوام کالانعام فی مثل ہذا المقام پانچوین بیان
طریق احتیاط و سبیل نجات و سیرت سلف صالح
تا آخر

نبی و امام سے جواز اسکا با حادیث کثیرہ مذکور ہی
جواز تقرب اون امور مین جنکو ان حضرات سے
خصوصیت ہی کتاب کبیر مین بتصریح مذکور ہی

یہ کل جائز ہے اور ناظر کتاب کبیر پر مخفی نہین
رہ سکتا

یہ امور محض رای سے نہین معلوم ہوتے بلکہ کتاب
و سنت سے اور آپ دونو سے بے خبر ہین

صفحہ ۹ سطر ۱۷ باقی یہ امر کہ وہ سمیع و بصیر
و عالم الغیب و روشن ضمیر ہین یا نہین اور
ولئے ہمارا استغاثہ و ندا کیا معنی رکھتا ہے
پس یہ امر ثابت ہی کہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر
ہونا صفت خدا ہی لا یعلم الغیب الا اللہ
نبی و امام نہ ہر جگہ
حاضر ہین نہ ہر طرف ناظر علم ماکان و ما یکون
سے یہ مطلب نہین کہ سمیع و بصیر
اور روشن ضمیر ہین بلکہ لا علم لنا الا
ما علمتنا اسکی تفسیر ہے حصولی اور حضوری کا
فرق عیان ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ ہماری آواز
قبور مقدسہ تک نہین پہونچ سکتی البتہ بعض
احادیث سے ظاہر ہے کہ نبی و امام ہماری ندا کو
سنتے ہین اور صورت اوسکی یہ ہی کہ ہماری صدا
بحکم خدا فرشتے اون تک سدا پہونچاتے ہین

اور وہ حضرات خود بھی جسم روحانی سے گاہے
گاہے آتے جاتے ہین اور علم لدنی کے مالک ہین
بہت سی باتین اونکو من اللہ معلوم ہین
صفحہ ۱۰ سطر ۱۱ امر حلۂ دوم یہ امر ظاہر ہے
خداوند یہ اون حضرات کا روا ہی یا رسول اللہ

کتاب کبیر مین معنی اس قسم کی آیات کے بتصریح
مذکور ہین اور اختلافات کو خوب رفع کر دیا ہی
قوت حضوری و سمیع و بصیر کو ان حضرات کی نیز
کتاب کبیر مین دیکھو
منکر اسکا کور دل اور احادیث کثیرہ اہلبیت سے
غافل ہے

بلکہ صدہا سے

فرشتون کے وہ حضرات محتاج نہین بلکہ فرشتون
کا خبر دینا خود بغرض تقرب اونکے ہی ان حضرات
سے اور اسپر مامور ہین اور یہ منافی خود اونکی
مشاہدہ کا نہین
اونکے آنے جانے کی ضرورت نہین جہان ہین
کل حالات پر مطلع ہین اور سب کو دیکھتے ہین

یا ابا عبد اللہ جابجا کتب دعوات و مراثی و
مزار مین پایا جاتا ہے پس اسکا انکار کرنا برو
مذہب حقہ درست نہین آرے کلام استمداد
و استعانت مین ہے پس واضح ہو
کہ غیر خدا سے مستقل یعنے مالک
و خود مختار
و قدرت و حکم حوالا جانکر
استشفا اور استرزاق و استیلاد و استخلاق
غلو و شرک ہے نعوذ باللہ منہا خالقیت و رازقیت
خاص صفت خدا ہے
ایاك نعبد و ایاك نستعین پر اپنا
عقیدہ ہے اور اگر معین بالاستقلال نہ سمجھے
بلکہ وسیلہ و واسطہ داروغہ و کارکن سمجھکر
التجا کرے یداللہی اور معجزہ نمائی کو اسکی
سند گردانے یا یون کہے کہ اللہ کے حکم سے
تم مین سب قدرت ہے میری مدد کرو جیسا کہ
شاعر نے کہا ہے
مختار کارخانہ تقدیر کردیا علی الظاہر تفویض
لازم آویگی غلو ہو جائیگا
صفحہ ۱۱ سطر ۲۲ اور یہ سمجھنا کہ جو وہ چاہینگے
خدا کریگا اسوجہ سے ہمکو استمداد روا ہے
یہ بھی بے قاعدہ ہے

کلام کرنے والا کتب امامیہ و سیر آل رسول
و اونکے خواص و عوام سے بے خبر ہے اور
اڑ جائے تشیع مین جھوٹا ہے
امامیہ سے کوئی نہین سمجھتا یہ وسوسہ محض حماقت ہے
بحکم خدا قادر و حاکم ہین۔
سب سمجھتے ہین کہ خدا سے دعا کرکے ان حوائج
کو کرا دینگے پس کوئی مضائقہ نہین غلو و شرک تو
ہے جب مستقلاً اونھین کو سمجھے
جماعہ امامیہ کا ایسا ہی عقیدہ ہے اسی وجہ سے
ان حضرات سے استعانت کو عین خدا سے
استعانت سمجھتے ہین
جو اسکا قائل نہین وہ مقصر ہے تفویض سے
مراد خدا کی کلیۃ سپرد کردینے اور خود معطل
ہوجانے سے ہے اور یہی ممنوع ہے
تقدیرات الٰہی اونکی دعا سے بدل جاتی ہین
اسمین کیا شک ہے
بہت با قاعدہ ہے وہ ایسے ہی خالق کے محبوب ہین

[۲۲] ...لا تشفعیہ مدعی سست گواہ چست کا نقشہ
...ہ ائمہ فرماتے ہین

[۲۳] ...نحن عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم
...بامرہ یعملون ہم بزرگ بندے ہین نہین
...بیش دستی کرتے ہین اوسپر کہتے ہین اور وہ
...اوسی کے حکم پر عمل کرتے ہین

[۲۴] ...حکم مشیت باری وہ کچھ نہین کرتے جو حکم
...ہوتا ہی بجالاتے ہین

[۲۵] ...بلا واسطہ خدا سے التجا کرنا زیبا ہی

[۲۶] ...قرآن مین من یشفع عندہ الا باذنہ
...ہے
...شا پاکر شفاعت ہوتی ہے

[۲۲] مدعی اور گواہ دونو چست ہین ہم بیرو پابندہ نہین
رکھتے جو شفاعت مین عاجز و نامقبول ہو

[۲۳] یہ حدیث نہین ہے بلکہ آیۂ قرآن ہے سورۂ انبیا مین جو
اور ملائکہ و انبیا و اوصیا سے اسکی تاویل کیگئی
ہے اور بقاعدۂ عثمانی آپنے لفظ نحن اضافہ
کرکے ائمہ کی طرف منسوب کیا ہی اور یہ بھی
نہ سمجھا کہ نحن کے ملانے سے قاعدۂ نحویہ کے
خلاف ہوا جاتا ہی یہ تو آپ کی قابلیت کا حال ہے
اور یہان علم و فضل ائمہ کے فضائل کے مٹانے
مین اجتہاد کرتے ہین بھر یہ آیہ آپکے مطلب کی
دلیل بھی نہین ہی دعا کرنے مین سبقت اوسکی قول مین
لازم نہین آتی جسکو خلاف مصالح خدا سمجھتے ہین
اوسمین دعا ہی نہین کرتے

[۲۴] یہ تو ہم خود ہی کہتے ہین کہ خلاف مشیت باری
دعا ہی نہ کرینگے

[۲۵] بلاواسطہ انکے دعا نامقبول ہی اور انسے کہنا
بغرض استشفاع ہے نہ یہ کہ اونکو قادر مطلق
سمجھتے ہون

[۲۶] یہ آیہ مخالف اونکی شفاعت عامۂ دنیا و آخرت
کا نہین ہے

[۲۷] منشا پاچکے ہین و جمیع کتب ادعیہ و زیارات
و احادیث سے ثابت ہی

محض احتمال[۲۸] ہے

سلمنا لکن ضرور نہین کہ ہر سوال[۲۹] اٹھا لیوے

منکرین[۲۸] شفاعت کی شفاعت مین مثل آپ

ایسون کے ماذون نہونا احتمال نہین ہے

بلکہ یقین ہے

نزدیک[۲۹] اونکے دشمنون کے اسلیے کہ اس قول مین

تکذیب ہی اون حضرات کی کہ صدہا احادیث مین

اپنے تئین جملہ حاجات مین مستجاب الدعوات

فرماتے ہین اور چالیس حدیثون سے زیادہ

اپنی کتاب کبیر مین نقل کی ہین بلکہ تکذیب ہی

خدا کی کہ آیہ ادعونی استجب لکم مین اور آیہ
دعا کرو مجھسے اجابت کرونگا مین تمہاری

اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب
جبکہ پوچھین تجھسے بندے میرے مجھسے پس ہر ستیکہ مین قریب ہون اجابت کرتا ہون

دعوۃ الداع اذا دعان مین بشرط وفاے عہد
دعا کی دعا کنندہ کی جبکہ دعا کرے مجھسے

او فوا بعہدی اوف بعہدکم عموم مومنین کی دعا
وفا کرو ساتھ میرے عہد کے وفا کرونگا ساتھ تمہارے عہد کے

قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے اور ائمہ علیہم السلام کی

طرف نسبت عدم وفاے عہد کے آیہ یوفون بالنذر
وفا کرتے ہین ساتھ نذر کے

کے خلاف ہی اور نیز آیہ والذین ہم لامانا تہم
اور وہ لوگ کہ وہ اپنی امانتون

وعہدہم راعون کے جسمین اول و افضل
اور اپنے عہدون کی رعایت کرنیوالے ہین

یہی حضرات ہین اور اونکو گنہگار قرار دینا آیہ

تطہیر کے مخالف ہی اور خدا کی طرف خلف وعدہ

کے گمان مین آیہ لن یخلف اللہ وعدہ
ہرگز نہ کریگا خدا خلاف اپنے وعدہ کو

اور آیات دیگر ہم مثل سے اسکی مخالفت ہی اور

دونو حالت مین در انتہاے کفر کھلا ہی اور

مخالف اجماع سائر امامیہ ہی پھر خدا نے سورۂ

زمر مین ان حضرات کو جملہ حاجات مین مستجاب الدعوات

فرمایا ہے والذی جاء بالصدق و
اور جو کہ لایا سچائی اور
صدق به اولئک هم المتقون لهم
تصدیق کی اسکی وہی پرہیزگار ہین واسطے اونکے ہے
ما یشاؤن عند ربهم ذلک جزاء
جو چاہتے ہین پاس اپنے پروردگار کے یہ جزا ہے
المحسنین اور جبکہ خدا اونکے جملہ سوالات کا
نیکوکارون کی
قبول کرنا اونکی جزا قرار دیتا ہی تو باوجود وعدہ
جزا کے ندینے کا خیال نعوذ باللہ اوسکو
ظالم قرار دینا اور عدالت سے خارج کرنا ہی
جو نیز مثل عدم استجابت دعای ائمہ قاطبۂ
امامیہ کے خلاف ہی پس عدم استجابت دعائے
ائمہ کا خیال چند وجوہ سے مخالف سائر امامیہ
اثنا عشریہ ہی بلکہ نیز خلاف ضرورت ہی کہ اونکو
خدا نے اپنی خدائی کی دلیل اور درمیان اپنے
اور درمیان خلق کے ذریعہ اور سبب قرار
دیا ہی اور اون حضرات کے سوالات کے
عدم قبول مین پیش خلق اونکو ذلیل کرنا
گویا خلق کو اپنی خدائی کے انکار پر آمادہ کرنا ہے
بلکہ نیز خلاف عقل ہے اسلیے کہ دنیا مین کوئی
صاحب اقتدار باہمت و مروت ایسا نہوگا
کہ جو مثلاً کسی اپنے متوسل خاص کے لیے
کوئی زمین درست کرے اور اوسمین باغ
لگاوے اور نہرین جاری کرے اور گرد اوسکے
مکانات بنواکر اپنے خدام کو ساکن کرے
اور متوسل سے کہے کہ مین نے یہ زمین خاص

تیرے لیے بنائی ہی اور تجھکو انپر اور ساکنین
زمین مذکور پر اولے بتصرف اور منتظم اور حاکم
کرتا ہون پس کوئی عقل گوارہ نہین کر سکتی
کہ اس حال مین وہ بامروّت ذی مقدور
کسی قول مصلح کو متوسّل کے درباب اوس زمین
یا ساکنین کے نامقبول کریگا پس خدا کے لیے
یہ قبح و عار درباب ائمۂ اطہار سوا کفار کے کوئی
دیندار گوارہ نہین کر سکتا کہ دنیا و آخرت کو
خدا نے اونھین کے لیے پیدا کیا اور انھین کو
جملہ خلق پر حاکم و اولے بتصرف کیا پھر عموماً
جملہ مذنبین مغفورین کی دعا جنت مین بلا قید
خدا مقبول فرمائیگا جیسا کہ بدلالت احادیث
ثابت ہی اور خدا سورۂ شوریٰ مین فرماتا ہی
الذین امنوا وعملوا الصالحات فی روضات
وہ لوگ جو ایمان لاے اور عمل نیک کیا باغوں
الجنات لهم ما یشاؤن عند ربهم اور
جنت مین واسطے انکے ہے جو چاہتے ہین پاس اپنے پروردگار کے
سورۂ زخرف مین فرماتا ہی فیها ما تشتهیه
جنت مین ہے
الانفس وتلذ الاعین وانتم فیها خالدون
جو دل چاہے تمہارے ہون اور جس سے آنکھین لذت پاوین اور تم اوسمین ہمیشہ رہو
اور سورۂ ق مین فرماتا ہی لهم ما یشاؤن
واسطے اونکے ہے جو چاہین
فیها ولدینا مزید پس آخرت مین مذنبین
اوسمین اور ہمارے پاس ہی زیادتی
مغفور ہوکر استجابت دعا مین تو برابر ائمۂ
طاہرین کے ہوجائین اور دنیا مین ائمۂ طاہرین
باوجود عصمت و نیابت خدا اور ریاست عامہ
خلق غیر مستجاب الدعوہ ہونے مین مثل گنہگارون کے

رہین یہ عجیب ہی چہر بعض اعمال و افعال محبوبہ خالق ایسے ہین کہ اگر یہی مومنین گنہگار بشرائط و خلوص اونکو بجالائین تو باوجود عدم عصمت دنیا ہی مین مستجاب الدعوہ ہوجائین جیساکہ بتفصیل ہماری کتاب کبیر کے تفصیل عنوالامعا مین مذکور ہین اور منجملہ اونکے جو اوسمین نہین ہے اذان ہے فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیث بلال مین کہ مؤذنین امناے مومنین ہین اونکی نماز و روزہ و گوشت و خون پر لا یسالون اللہ
نہین سوال کرتے خدا
شیأ الا اعطاھم ولا یشفعون فی شئی الا شفعوا
کسی چیز کو مگر عطا کرتا ہی اونکو اور نہین شفاعت کرتے کسی امر مین مگر شفاعت قبول کی جاتی
پس اہل ذنوب تو باوجود عدم عصمت بعض اعمال کے بخلوص بجالانے مین مستجاب الدعوہ اور مقبول الشفاعہ ہوجائین اور اہل عصمت باوجود عدم ذنوب تمام عمر سائر اعمال کے بخلوص بجالانے مین بھی غیر مستجاب الدعوہ اور غیر مقبول الشفاعہ باقی رہین سوا اونکے دشمن کے کون سمجھ سکتا ہی المختصر یہ قول کہ ضرور نہین کہ ہر سوال امضا پاوے عقل و نقل و قرآن و حدیث و اجماع و ضرورت سب کے خلاف ہی اور معتقد اوسکا بلا اشتباہ بے ایمان ہے کہ خدا سے جنگ طلب بالعیان ہی بلکہ کافر حربی کہنا اوسکو شایان ہی

۳۰ مستجاب الدعوہ وماذون الشفاعہ ہونے سے اختیار و تفویض کا سمجھنا دلیل غباوت ہے

۳۰ سلمنا لکن اختیار و تفویض تو باطل ٹھہری

پس افعالِ خاص خدا کو اونکی طرف نسبت دینا
اور اونسے استشفا اور استرزاق کرنا صحیح
نہین ہی اور استخلاق و استیلاد پر کوئی سند نہین

جبکہ اونکو مستقلاً نہ سمجھے و درحالیکہ مستجاب الدعوات
سمجھکر نسبت دیوے تو صحیح ہی جیسا کہ ہمنے کتاب
کبیر مین باحادیث کثیرہ ثابت کیا ہی اور اسی
جگہ خود آپکے کلام سے ثابت کرتے ہین رسالہ
یا علی مدد چاپ ۱۳۱۳ھ در مطبع یوسفی دہلی صفحہ ۱
سطر ۱۲ مین ہی مراد شفاعت اور توسل ہو اور
الفاظ استغاثت حقیقی اور قدرت استقلالی کے
بولے کہ تم دو تم کرو یا فعل انکے اسی قسم سے ہی اور
لفظ بولین جسسے اونکا خود مختار ہونا ان افعال
مین اور مستغیث کا اونکو مستغاث حقیقی ماننا
ظاہر ہو اس صورت مین ظاہر الفاظ کی وجہ سے
ایک گونہ اشکال ہوتی ہی محل اشتباہ اور اغرا
بالجہل کا کھٹکا ہی لیکن چونکہ قصد ظاہری معنون
کا نہین ہی اسلیے یہ صورت بھی ہماری علمار
کے نزدیک جائز ہی نا جائز نہین ہی اور رسالہ
مذکورہ صفحہ ۲ سطر ۱۵ مین ہی پہلی شکل یہ ہی
کہ معین حقیقی اور شافی و رازق اور مالک و
خالق جانکہ پکارے تا اینکہ کہا لیکن مین جانتا ہون
کہ کوئی جاہل سا جاہل بھی مومن مسلمان اس قصد
سے شاید نہ پکارتا ہوگا صوفیہ حلولیہ اور غالیون
کا ذکر نہین پس جبکہ عموماً ایسی نسبت کو علمار
اس حال مین جائز سمجھتے ہین اور آپ بھی
کسی جاہل سے جاہل کو سمجھتے ہین کہ انکو حقیقۃً

اور سات بیٹے دینے کی روایت [۳۲] پر غرہ ہونا
بیجا ہے اول تو روایت کی سند مین کلام دوسرے
[۳۳] کلام اللہ اور حدیث رسول کے خلاف
اور دھر ائمہ کا انکار و استنکاف پسر
دبیر و انیس کے اشعار آبدار اور
روایت اغیار سے حجت و تکرار
بے اعتبار ہے اور سید الشہدا اوس وقت
[۳۴] امام بھی نہ تھے

سب کچھ سہی اصل روایت تمہارے مفید مطلب [۳۵] نہین
خدا اگر کسی [۳۶] وقت اپنے بندہ کے وعدہ اور
قول کو سچا اور پورا کردے تو خودمختاری
کی [۳۷] سند نہین ہوسکتی

جیساکہ ایک لشکری [۳۸] کی ضمانت جو کسی کافر
سے کرلے نبی وامام امضا فرماتے ہین

خیال کرکے نہین کہتا تو آپ کی ممانعت کو
کس امر پر محمول کرین آپ کی جہالت پر یا
انحراف و مخالفت ائمہ علیہم السلام پر ہر حیثیت
آپکے عموم جہل مین شبہہ نہین لیکن اس مسئلہ
خاص مین بوجہ صراحت مفقود ہی پس لامحالہ
آپ کی کوشش اوسکے خلاف پر عداوت
ائمہ ع پر محمول ہے

[۳۲] امثال اوسکی صدہا ہین اوسکے غیر صحیح ہونے
سے مطلب مین خلل نہین پڑ سکتا

[۳۳] قرآن وحدیث فہمی کا آپکی حال ہماری کتاب کریمہ سے
ظاہر ہو جائیگا کہ کیا خوب دلائل عدم استجابت
دعا کے آپنے ارقام فرمائے ہین اور اپنے کمال
تبحر علم کو ظاہر کیا ہی اور نہ کہین نبی نے اپنے تئین
غیر مستجاب الدعوہ کہا ہی نہ امام نے پس آپ کا خیال خام ہی

[۳۴] وقت خلقت نور سے امام مستجاب الدعوہ اور مقبول
الشفاعہ تھے

[۳۵] یہ آپ کی خام خیالی ہے

[۳۶] وہ بندگان خاص خدا سے ہین کسی وقت کی قید
دلیل سفاہت ہے بلکہ ہر وقت

[۳۷] واقعی ہر دعا مین مستجاب الدعوہ ہونا دلیل
خودمختاری کی نہین ہے

[۳۸] جو شخص جناب سید الشہدا کی دعا کو مثل ضمانت
لشکری کے سمجھے وہ فوج یزید کا بھگوڑا

نافذ اور جاری کر دیتے ہین اور خدا جنازہ کی
نماز پڑھنے والون کا قول[39] اور اونکی شہادت
میت کے باب مین تصدیق کر دیتا ہی پس چونکہ
خدا کو حضرت سید الشہدا کی خاطر منظور ہے
اگر بجین کے قول کو صحیح کر دے تو ہو سکتا ہے
نہ یہ کہ وہ قضا و قدر کے مختار[40] تھے
نعوذ باللہ حکم ربانی کا مقابلہ[41]
کرتے تھے اور یہ بات اونکی عادت
و سیرت[42] مین داخل ہے۔

یفعل اللہ[43] ما یشاء و یحکم ما یرید۔
اور اگر یا علی مدد اور یا امام جعفر صادق یا
حضرت عباس وغیرہ الفاظ سے یہ مطلب ہو
کہ یہ اللہ کے حکم سے کر دین خدا سے عرض کر
ہماری مدد کو پہونچین امداد کرین تو علاوہ
مضامین بالا کے اول تو فقط اون کامون
مین جو کام خدا بواسطہ بھی کرتا ہی اس تاویل
کی صحت[44] ممکن ہی نہ مطلقا تاہم سیرت سلف
صالح کے خلاف ہی اس قسم کی استمداد و
استعانت ارواح طیبہ سے منقول[45] نہین ہوئی
زمن معصومین مین ائمہ و خواص و عوام شیعہ مین

سپاہی ہی جو حضرت سے مبارزت طلب ہے
اور عنقریب پیٹھ پھیر کر مصداق یولون الدبر
ہوا چاہتا ہے
جو شخص[39] دعای جناب سید الشہدا[40] کو مثل قول نماز
جنازہ پڑھنے والون کے سمجھے تو اوسکی
نماز جنازہ مثل جنازۂ منافقین پڑھتے ہین
مومنین بد دعا مین مقبول ہونگے
مختار[40] نہ تھے مگر خدا اونکی دعا سے قضا و قدر کو پھیر دیتا ہے
لجاجت[41] و الحاح و دعا سے اگر مقابلہ سمجھا جاتا ہو
تو سمجھئے اس تخبط کا علاج نہین
وقت[42] ارادہ ہر امر محال کا ممکن کر دینا بقوت
موہوبہ خدا اونکی سیرت عادت مین داخل ہے
بسبب[43] اکرام کسی کے قول کو ہمیشہ جاری
کرنے مین خدا کی فاعلیت اور حکومت مین
نقصان نہین آتا

لعنۃ اللہ[44] علی الکاذبین
لعنت خدا کی جھوٹون پر

واللہ یشہد[45] ان المنافقین لکاذبون
خدا شہادت دیتا ہے کہ بدرستیکہ منافقین جھوٹے ہین

یہ مروّج ہو معلوم نہین ہوتا یہ اعجاز طلبی
ہے تو اوسکے لئے موقع و مقام ہی بہر حال
عموم قدرت

اندھون کو اگر کچہ بھی بصارت ہو تو ہماری
کتاب کبیر کو دیکھین و الا کسی سے دکھلاو
وہ ایسے قدرت خدا ہین کہ اگر زمین و آسمان کو
اولٹنا چاہین تو اولٹ دین اور عزت و علیا
خدا ہین جیسا فرمایا ہی نحن عزة اللہ و کبریائه
ہم عزت و بزرگواری خدا ہین
پس اونکی قدرت موہوبہ مین کلام خود خدا مین کلام ہے
بیچارے نے کوئی کتاب دیکھی ہو تو جانے
صوفیہ کا قال و مقال تو سنا بھی ہوگا

کی تصدیق مین ہمکو ابھی کلام ہے اور ترحم
یا نبی اللہ ترحم صوفیہ کا قال و مقال ہی اور
قصۂ قیس و حکایات جہاز وغیرہ حکایات و روایات
جو کتب مناقب اور معجزات مین درج ہین اور
مرثیہ اور مناقبون مین نظم ہوئے مسائل فقہ
و علم عقائد کی سند نہین ہو سکتے

ماشاء اللہ کتب فقیہ و عقائد سے خوب واقف ہین
کہ قصۂ جہاز و غیرہا کی مخالفت اونسے خوب
ثابت کر چکے ہین

پس بہر صورت اور بہر تقدیر ان لفظون سے یا اللہ
کہنا بہتر ہے جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہے
اور اگر ان کلمات سے توجہ اور توسل و تشفع
مراد ہی جیسا کہ درود طوسی اور زیارات
و ادعیات توسل مین لکھا ہی یعنے یا علی مدد
سے یہ مقصود ہے کہ یا امام تم خدا سے دعا کرو
سوال کرو کہ میرا مطلب بر آوے قاضی الحاجات
میری مراد پوری کر دے تو احتمال صحت قوی ہے
لیکن بلم بہتر اور انسب یہی ہی کہ بجاے ان مشتبہ

کلمۂ حق یراد بہا باطل جسطرح بمخالفت قول
کلمۂ حق مراد لیجاتی ہی اوس سے باطل
رسول حسبنا کتاب اللہ ہی اور آخر رسالہ مین
کافی ہے ہمکو کتاب خدا
اسکا جواب دندان شکن و عام فہم آتا ہی

جو نکہ توسل آپ کا جھوٹا ہی لفظ غلط بھی اوسپر
گواہ ہے

شرع مین احتمال پر عمل نہین ہوتا بس احتمال بوجہ
جہل یا ضلال ہی اسکی صحت مین کسی طرح شک نہین

الفاظ کے صریح الفاظ توسل مستعمل ہون
جیساکہ کتب مذکورہ مین مروی ہے اور خدا
سے بلا واسطہ ان حضرات کا واسطہ دیکر
طلب کرنا یعنے یون کہنا کہ یا اللہ
بتصدیق ائمہ معصومین ہماری حاجت
پوری کردے تو یہ سب اعلے اور بہتر ہے
بلا وقت اور بے خطر چنانچہ علما اور فضلا
مین یہی طریقہ دائر و سائر ہے

صفحہ ۲۳ سطرہ قربت و خوشنودی کسی
مخلوق کی اعمال خیر مین مشروع نہین نبی
ہو یا ولی امام ہو یا شہید چہ جای ذریۂ
طاہرہ و علما و صلحا فعل قربت غیر خدا کے لیے
کرنا اور عبادت مخلوق کی بجالانا اصول
اسلام کے خلاف ہی حدیث مین وارد ہی
لاعتق ولا صدقۃ الا ما ارید بہ
وجہ اللہ نہ بردہ آزاد کرتا ہی اور نہ صدقہ
دیتا ہے مگر جبکہ مقصود ہو اوس سے ذات
اللہ کی

مروی ہونا یا علی وغیرہ کا تو بیچارے کی نظر سے
نہین گذرا پھر اجتہاد بالرائے کیونکر کرے
فضیلت کی شانی مین تو اسکا بھی مضائقہ نہین
ہے چونکہ تصدق باب تفعل سے مکروہ ہے لہذا
تصدیق باب تفعیل سے کہا

استغاثہ و استعانت ائمہ علیہم السّلام
سے جس کثرت سے ماثور ہے وہ ہماری کتاب کبیر
سے ظاہر ہے بلکہ خود ایک معصوم نے دوسرے
معصوم سے استغاثہ و استعانت امراض وغیرہا
مین کیا اور علما ہر حال مین تابع اہلبیت ہین
اور اونمین بھی دائر و سائر ہے

یعنے اعمال شر مین مشروع ہے سبحان اللہ

اطلاق لفظ قربت مشترک ہے درمیان خالق
و درمیان مخلوق و درمیان زوجہ کے
اور حدیث قدسی مین ہے خدا فرماتا ہے
من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا
شرک فی التقرب اوسوقت ہوتا ہی کہ جب
عبادات مخصوصۂ خدا مین خلل نماز و روزہ
و حج وغیرہا کے غیر کو داخل کرے نہ عموما بس
اگر کوئی شخص تقرب کسی یا خدا و مومن کے

بخیال ایمان مومن اوسکے کسی قرابتمند سے
صلہ کرے یا صدقہ دے تو اسکا بدلہ وجہ اللہ
اارادہ بجائے ساتھ ادسکو بنایا ہو خدا
سے خارج نہوگا اور یہ حضرت تو خود وجہ اللہ
روئے خدا
ہین ایسے امور مین انکے تقرب مین شرک کیونکر
ہوسکتا ہے اور خود امیر المومنین نے برضاے
جناب فاطمہ کنیز بھی آزاد کی اور برضاے جناب
فاطمہ صدقہ بھی دیا چنانچہ حدیث علت قسیم الجنۃ
والنار ہونے مین اوس جناب کے علل الشرائع
و جلد نہم و دہم بحار الانوار وغیرہا مین روایت
ابن عباس مین ہے کہ فرمایا امیر المومنین نے
اشہد لک یا فاطمۃ ان ہذہ الجاریۃ حرۃ
لوجہ اللہ فی مرضاتک وہذہ الخمسماۃ الدرہم
صدقۃ علی فقراء المہاجرین والانصار فی
مرضاتک یعنی مین تمکو گواہ کرتا ہون اے فاطمہ
کہ یہ کنیز آزاد ہے واسطے رضاے خدا کے تمہاری
خوشی مین اور یہ پانچ سو درہم صدقہ ہین فقراے
مہاجرین و انصار پر تمہاری رضا مین پس جبرئیل
نازل ہوے جناب رسول پر اور کہا کہ خدا
بعد سلام ارشاد فرماتا ہے کہ بشارت دو علی بن
ابی طالب کو بانی قد وہبت لہ الجنۃ
بحذافیرہا بعتقہ الجاریۃ فی مرضاۃ
فاطمۃ یعنی مین نے عطا کی اوسکو ساری جنت
بسبب آزاد کرنے اوسکے کنیز کو رضاے فاطمہ مین

بلکہ رسول سے خدا نے قرآن مین فرمایا ہی
قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما
الٰھکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء
ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا پس کہہ مین ایک بشر
ہون تم جیسا وحی آئی میرے پاس پس معبود

و قد وھبت لہا النار بحذا فیرھا
الخمسمائۃ درھم علی الفقراء فی مرضاۃ
اور عطا کیا مین نے اونکو سارا جہنم بعوض صد
اونکے پانچ سو درہم کے فقرا پر رضای فاط
اور روایت ابو ذر کلام خدا مین ہے کہ
قد اعطیتک الجنۃ بعتقک الجاریۃ
رضاء فاطمۃ والنار بالاربعمائۃ درھم
تصدقت بہا یعنی مین نے تمکو عطا کی جنت
آزاد کرنے کنیز کے رضاے فاطمہ مین اور عط
کیا جہنم بعوض چار سو درہم کے جنکو تمنے صد
کر دیا پس ظاہر ہوا کہ اگر تقرب طرف ا
حضرات کے نعوذ باللہ ان امور مین خلا
ما ارید بہ وجہ اللہ ہوتا تو امیر المومنین
ہرگز اوسکے مرتکب نہ ہوتے پھر اگر مجتہد
اس حدیث کے معنی پر کلام فقہا و علما
باخبر ہوتا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین
تو اس حدیث کو اس مقام پر نقل ہی نہ کر

…ارا الٰہ واحد ہے پس جو امید کرے اللہ کے
…کی پس چاہیے کہ وہ عمل کرے عمل نیک اور نہ
…ریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو

اس آیہ کی تفسیر میں جو یہ وارد ہی کہ جو شخص کوئی کار خیر
مخصوص خدا کے لیے کرے اور مقصود اوس سے ریا ہو
یعنی تاکہ لوگ میرے اس عمل سے خوش ہون تو یہ منافی
ہماری تقریر سابق کا نہیں ہے اسلیے کہ اس حال مین
دوسرون کو دکھانا بغرض مدح و ثنا غرض باطل پر مبنی
ہے اور منافی تقرب خدا ہی اور مکاری ہی خدا سے اور ہم
جو بیان کر چکے اوسمین یہ حالت نہیں ہی بلکہ فاعل اسکا
سمجھتا ہی کہ جس سے ہم تقرب کرتے ہین وہ اسی وجہ سے ہی
کہ وہ ولی خدا ہی اور منافی تقرب خدا سے نہیں ہی فقرات
زیارات وغیرہا مین نسبت ائمہ علیہم السلام وارد ہوا ہی از انجملہ
زیارت عاشورا مین ہی اتقرب الی اللہ ثم الیکم
مین تقرب ڈہونڈہتا ہون طرف خدا کے پھر تمہارے اور
باقی الفاظ ہمنے کتاب کبیر مین نقل کیے ہین پس جب ثابت
ہوا کہ تقرب اون حضرات سے عین خدا سے تقرب ہی
تو پھر مین کہتا ہون کہ عموماً صحت سائر خیرات و صدقات
مین تقرب خدا مشروط بھی نہین ہی جو ان امور مین ان
حضرات سے تقرب مین شرک فی التقرب کا گمان کیا جاے
مثل ابرار یعنی ذمّی کا معاف کرنا اور ہبہ و عطیہ و قرض
و وقف وغیرہا کے کہ سورہ بقرہ مین ہی وان کان ذو عسرۃ
فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم یعنی اگر ہو
صاحب پریشانی پس مہلت دینا ہی تا ہنگام تونگری اور

اگر صدقہ دو تو بہتر ہی تمہارے لیے اور اس آیۃ
صدقہ کا اطلاق ذنگی کی معاف پر ہے جسمین اتفا
قربت خدا مشروط نہین ہی اور فرمایا محدّث کاشا
رحمہ اللہ نے مفاتیح وقف کے بیان مین کہ اشترا
قربت مین دو قول ہین اور اصح عدم ہی بسبب عدم
کے اوسپر بلکہ عمومات منافی ہین ہان حصول ثواب موق
ہی قربت پر اور فرمایا مولانا ہادی رحمہ اللہ نے شر
مین اس کلام کے کہ آیا مشروط ہی صحت وقف مین نیت
قربت علامہ اور ایک گروہ نے مشروط سمجھا ہی اس
کہ وہ ایک قسم ہی صدقہ معتبرہ کی جسمین تقرب الی
ہی بسبب قول جناب رسول کے لا صدقۃ الا ما ار
نہین ہی صدقہ مگر وہ جس سے ارادہ کیا
بہ وجہ اللہ اور شہید نے نیت قربت کو مشر
رضاے خدا
نہین سمجھا اور شاید کہ یہی صحیح تر ہی بوجہ عدم دلیل کے
جو دلالت کرے اسکے اعتبار پر باوجود اسکے کہ عمو
وارده اس باب کے منافی ہین بسبب دلالت اونکی کے
پر بغیر اشتراط قربت و عدم قربت کے ہان حصول ثواب
توقع اجر خدا سے موقوف ہی قربت پر اور یہ ظاہر ہے
اور کلام دیگر ہے لیکن قول حضرت کا کہ نہین ہی صد
مگر جس سے رضاے خدا مقصود ہو پس شاید کہ مراد اوس
نفی اجر و توقع ثواب ہی مگر بعد نیت قربت کے اور کبھی
کہا جاتا ہی کہ مراد صدقہ سے اس جگہ جس مین نیت
صدقہ متعارفہ سے ہی نہ معنی عموم سے جو شامل ہو وقف
وغیرہ کو اور یہ موید ہی اسکا کہ ابرار ایک قسم ہی صدقہ کی

اور کل علما متفق ہین کہ وہ محتاج طرف قربت کے نہین
اور فرمایا مولانا ہادی رحمہ اللہ نے شرح مفاتیح ذکر
عتق مین بعد حدیث لا عتق الا لوجہ اللہ کے
یعنی نہین ہی آزاد کرنا مگر واسطے رضاے خدا کے کہ
مراد نفی عتق سے نفی صحت اوسکی ہی پس نہین صحیح ہے
عتق یعنی آزاد کرنا کافر کا اسلیے کہ نیت قربت اوسکی حق
مین متعذر ہی جیسا کہ شاہد ہی اسپر حکم اوسکی بطلان عبادات
کا جسمین قربت مشروط ہی اور محتمل ہی کہ یہ مراد ہو نفی
عتق سے کہ اسپر ثواب اوسکو نملیگا یا کمال ثواب نہ
حاصل ہوگا جیسا کہ حدیث مین ہی کہ نہین ہی نماز ہمسایہ
مسجد کے لیے مگر مسجد مین پس صحیح ہوگا عتق بغیر نیت
قربت کے ہر چند اوسکو ثواب ملے یا درجہ کمال کو نہ پہونچے
اور اسیکو اختیار کیا ہی شیخ نے خلاف مین اور جائز کیا ہی
عتق کو کافر کی اس دلیل سے کہ عتق یعنی آزاد کرنا عبادت
محض نہین ہی جو نہ صحیح ہوسکے صدور اوسکا کافر سے بلکہ
وہ فک ملک و تصرف مال ہی جو مشتمل ہی عبادت پر مثل وقف
و صدقہ کے اور کافر اہل ہی واسطے فک و تصرف کے باوجود
اسکے کہ ملکیت اوسکی ضعیف تر ہی ملکیت مسلم سے پس فک
اوسکا اسہل ہی پس ہوگا قول حضرت کا لا عتق الا
ما ارید بہ وجہ اللہ یعنی نہین ہی آزاد کرنا مگر
مقصود جس سے رضاے خدا ہو مثل اس حدیث کے کہ نہین ہے
نماز واسطے قلب سہو کنندہ کے اور نہین ہی نماز ہمسایہ
مسجد کے لیے مگر اوسی مین و نظائر اوسکے بہت ہین اور

مشرک کی بہت قسمین ہین ازانجملہ شرک فی العبادۃ
ہے جو سب مین بدتر ہے

صفحہ ۴۹ سطر ۱۰ اذا کرده اگر نذر و نیاز کے
حقیقی معنے مراد لین اور تقرب اور خوشنودی ان
حضرات کی مدنظر ہو جیسا کہ ظاہر اقوال و افعال
جہال کا مقتضا ہے تو بڑی خرابی ہے شرک و بدعت ہے
اور اگر مجازی معنی مراد لین تو خلاف احتیاط و محاذیر

صفحہ ۴۹ سطر ۱۳ انذر و منت مین طریقہ شایعہ
یہ ہے کہ ارواح مقصودین کو مخاطب کرکے کہتے ہین کہ
یا حضرت تم ایسا کرو و یا تمہارے حکم سے ایسا ہو جائے
تو مین تمہاری نذر چڑہاؤنگا تمہارے واسطے
ایسا کرونگا اس کلام عوام مین قطع نظر صیغہ شرعی
سے ہونے کے دوسری دقت ہے ہم قربت ہم استعانت
یعنے شرک فی القدرت اور شرک فی العبادۃ دونو
لازم آتے ہین اور اگر یہ کہے چونکہ اللہ کے حکم سے
تم مین سب کچھ قدرت ہے تم میری مراد پوری کردو
مین تمہارے واسطے یہ نذر چڑہاؤنگا
تو تفویض اور تقرب ہے یہ بھی باطل ہے

شاید کہ یہی معنی قریب تر ہین طرف محاورات اون
حضرات صلوات اللہ علیہم کے جیسا کہ مخفی رہے گا اوسپر
جو تتبع کرے اسالیب اقوال کو اون حضرات صلوات
اللہ علیہم کے انتہے ملخصًا

۶۱ جن امور مین آپ شرک فی العبادۃ سمجھتے ہین اونمین
شرک فی العبادۃ نہین ہے فقط آپ کی سمجہہ کا پھیر ہے
عوام مین نذر و نیاز کے حقیقی معنی مراد نہین ہوتے
اور خلاف احتیاط ہونے مین بھی اسکے شک نہین
لیکن استدلال تقرب آپ کا اس مقام پر بیجا ہے
جیسا کہ مین قبل ازین بیان کر چکا

۶۳ نذر و نیاز کو ہم موافق شرع نہین کہتے لیکن اگر عموما
قربت و استعانت مین جو صدہا احادیث سے ثابت ہے
شرک فی القدرت اور شرک فی العبادۃ لازم آوے تو
اون حضرات کی طاعت مین بھی شرک فی الطاعت
لازم آئیگا جو جمہور اہل اسلام کے خلاف ہے

۶۴ تفویض کے معنی کتاب کبیر مین جو تفصیل سے بیان ہو
ہین ملخص یہ کہ تفویض باطل یہ ہے کہ انکو مدبر عالم و

اور اگر یہ کہے کہ یا امام یہ میرا کام کردو مین تمھارے لیے
یہ کار خیر نیابةً یا اصالةً بجالاؤنگا تو گو تقرب و شرک
فی العبادت نہو مگر استعانت مین تفویض یا غلو کا کلام
ضرور رہے

اور اگر یہ کہے یا امام تم خدا سے دعا کرو میری حاجت
بر آوے مین تمھاری مجلس کرونگا نذر دلاؤنگا نیاز
کرونگا کونڈہ بھرونگا حاضری کرونگا تمھارے
نام پر یہ دونگا اور مراد ان لفظون سے ظاہری معنی ہون
تو تفویض اور غلو تو نہین مگر قربت مین شرکت باقی ہے

اور اگر ان کلمون سے مجازی معنی مراد ہون یعنی ترویج
و نیابت مقصود ہو یعنی قربةً الی اللہ مجلس کرونگا
نذر اللہ و نیاز خدا اور اللہ کے نام پر حاضری اور
کونڈہ بھر دونگا آپکی طرف سے یا تمھاری خدمت مین
ثواب پہونچا دونگا تو علی الظاہر معنے کی رو سے
احتمال صحت ہی مگر ظاہر الفاظ کی راہ سے دقت ہی علاوہ
شبہہ تقرب کے شرط جزا شفاعت مین لگانا گویا رشوت
یا جعالہ ہے اور حق السعی ہی تو بھی شرع مین نہین لکھا
اسی وجہ سے عہد اور وعدہ کی تاویل بھی ضعیف و
علیل ٹھہرتی ہی یعنی یہ کہنا کہ ہم نذر نہین کرتے
علی الحسین مثلاً نہین کہتی بلکہ اپنے امام سے عہد و
وعدہ کرتے ہین کہ آپکے طفیل سے ہمارا کام ہو جائے

قائل جملہ امور عموماً سمجھے اور خدا کو معطل سمجھے والا وقت
ارادہ اونکے سب کچھ قدرت من اللہ ہونے مین کیا کلام ہے

اے بے بصیرت انکو خالق جانکر استعانت نہین کرتی
البتہ انسے استعانت عین خدا سے استعانت سمجھتی ہین کہ
بلا قید جملہ حالات مین اوسکے مامور ہون

جواب جملہ امور کا ہو چکا مگر مجتہد کی حماقت و سفاہت باقی رہی
اگر اس کلام سے آپ عدم جواز مخاطبۂ امام سے مراد
لیتے ہین تو وہ ممنوع ہی ان حضرات سی خطاب و
استغاثہ و استعانت و التجا و استکفاء و استحراس
و استنصار ہر حال مین سب جائز و مباح بلکہ مستحب ہی
چونکہ آپ کتب امامیہ سے بالکل بیخبر ہین اسلیے
جابجا اسکو نادرست لکھتے ہین خیر اب ہماری کتاب
کبیر دیکھیے

تو ہم آپ کی نیاز دلاوینگے یعنے ترویج بجالاوینگے
یا نیابت ادا کرینگے اور عہد و وعدہ بر بشر سے روا ہے
چہ جاے مقربان کبریا اور حضرت نے فرمایا الکریم
اذا وعد وفا واذا توعد عفا یہ تفسیر و تقریر
علاوہ سقم مذکور کے المعنی فی بطن الشاعر ہی منت
کرتے وقت ایک ملا بھی[۶۶] شرح کو ساتھ رہا کرے تو بہتر ہے
مگر تاہم یہ تاویل کچھ بن پڑتی ہی اگر استعانت مین

[۶۷] خرابی نہو

اور اگر یہ مقصود ہی کہ یا امام تمھارے صدقہ اور طفیل سے
خدا کردے تو مین قربۃ الی اللہ تمھاری فاتحہ دلاونگا
اور مقتضا ایمان بھی اسی کو چاہتا ہی غالبًا یہی مراد
لیتے ہون گے اور نذر سے نذر خدا یا ہدیہ نیابت کا
قصد کرتے ہون گے چنانچہ فہمیدہ اور سنجیدہ لوگ
یہی توجیہ او تاویل کرتے ہین تو گو علی الظاہر خطاب[۶۹]
کی وجہ سے وقت معلوم ہوتی ہی مگر بعد تحقق اقرار
صحت کا مضائقہ نہین

لیکن احوط یہ ہی کہ تمھارے تصدق سے طفیل سے یا مثل[۷۰]
اسکے توسل کے الفاظ کہا کرین جیسا کہ بعض صحبت یافتہ
اشخاص کا طریقہ ہی کہ بدون اسکی عبارت مشتبہ خلاف
ظاہر مسلک احتیاط ہی

[۶۶] یہ تو بہت بہتر ہی مگر نہیم ملا خطرہ ایمان منحرف خاندان
رسالت سی نہو جو اونسے تقرب و استعانت مین شرک
سمجھتا ہو ورنہ شیطان سے بڑھکر باعث ضلالت ہوگا

[۶۷] استعانت مین تو خرابی کچھ بھی نہین لیکن ملا کو
ایمان مین خرابی ہے

[۶۹] یہ کل کوشش و سعی غیر مشکور محض بغرض مشائخ و طلبت
کے ہی ورنہ استغاثہ و استعانت و تخاطب و تقرب اون حضرات سے
احادیث کثیرہ و متواترہ مین وارد ہی وقت اسوقت ہی جب
ان امور کا عدم جواز ثابت کرو اور وہ قیامت تک
ممکن نہین ہر چند جملہ منحرفین ائمہ کو اپنا مددگار قرار دین

[۷۰] موافق آپکے فتوے کے بوجہ خطاب کیا اسمین دقت
نہو گی

[۷۱] موافق آپکے تو احتیاط اسمین ہے کہ ائمہ علیہم السلام کو

صفحہ ۱۷ سطر ۳ اگر غیر خدا سے خطاب کرنا منع ہو
تو اوسکا یہ حکم نہیں چنانچہ ۱ سبق ۴۲ مین مفصل بیان ہوا

۴۳ اسکی چند صورتین ہین
اول ۴۴ عدم تخاطب لغیر خدا ہے

بڑا شکر ہے خدا خدا کرکے بڑی جان ۴۵ جو کھون
وقت و مصیبت سے شرط اول سے ۴۶ چھٹے اب شروط
کا وقت ہے

پیر درماندہ عاجز شفاعت سے غیر مستجاب الدعوہ غیر قادر
ہر امر پر مثل عوام الناس کے سمجھے اور ہمارے نزدیک
یہ بدتر از کفر ہے

۴۲ ہم بھی ۱ سبق مین ضلالت اسکی معتقد کی بیان کر چکے ہین
اور پھر بیان کرینگے

۴۳ پر تحقیق ہر صورت مین جائز و مباح بلکہ مستحب ہے
۴۴ اول تو یہ ہے کہ وقت شعور سے سوا خدا کے کسی سے
استعانت مین خطاب ہی نکرے اور رو بہ مشافہۃً و
معائنۃً بلا توسط محال ہے لہذا بالضرور توسط ایسے
نائب کی ہوئی جس سے معائنۃً خطاب کر سکے اور وہ یہی
حضرات ہین پھر توسط اونکا اگر حاضر ہین تو بغیر خطاب ممکن نہین اور
اگر غائب یا میت ہین اور مثل ہماری غیبت و موت
کے اونکی بھی غیبت و موت ہے تو ہم مین اور نائب خدا
مین کوئی فرق نرہا پس لازم آیا کہ اونکے لئے کم سے کم
اتنا امتیاز ضروری ہے کہ جہان ہون مثل ہمارے شعور
رکھتے ہون پس لازم آیا کہ خطاب اونسے عین حاضر
و زندہ سے خطاب ہے پس خدا تک رسائی کے لیے
اونسے خطاب محض اولیٰ نہین بلکہ لازم ٹھہرا اور
یہی مقصود ہے

۴۵ بلکہ ایمان جو کھون سے
۴۶ یعنے شرط اول سے حق اہلبیت کے مٹانے مین سے
اب شروط باقیہ حقوق اہلبیت کے مٹانے کا وقت ہے

صفحہ ۲۳ سطر ۵ حاشیہ لفظ امام ثامن ضامن
پر ہے کہ یہ لقب امام علی رضا علیہ السلام کا عوام شیعہ
مین مشہور ہے وجہ اسکی ابھی تک معلوم نہین ہوئی

ہو شخص کتب دینیہ سے ایسا بے خبر ہو کہ عربی ک
کا کیا ذکر فارسی کتابون پر بھی مطلع نہو وہ ائمہ علیہم السلام
کے حقوق مٹانے مین باوجود ادعاے تشیع ایس
جری ہو یادگار زمانہ ہے ایسے بے خبر کو تو عموما دین
مین قلم اوٹھانا حرام ہے خصوصا دقائق اخبار
علیہم السلام جنمین عقول سائر عقلا دنگ ہین ا
اونکے لئے علاوہ واقفیت کے سلامت عقل و ص
رائے وقلب نورانی کی ضرورت ہے اور اس شخص
یہ کل مفقود ہین فارسی کتاب جسمین حضرت
عنوان ذکر یہ لفظ امام ثامن ضامن موجود ہے علا
ہے اور یہ کتاب مدت سے چھپا شائع ہے اور تصنیف
علامہ مقدس اردبیلی ہے جنکی جلالت امامیہ مین
مسلم الثبوت ہے اور عربی کتاب الامل الآمل تصنیف
علامہ محدث شیخ حر عاملی رحمہ اللہ و فوائد مدنیہ
محدث میرزا محمد امین استرابادی مین موجود ہے جس
ہمنے اپنی کتاب کبیر مین مع وجہ لقب نقل کیا ہے خ
یہ لقب حضرت کا عرب و عجم و علما و جہلاے عام شیعہ
مشہور و معروف ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ
جناب ضامن سلامتی زوار [illegible]
ہین دنیا مین اور ضامن جنت ہین اپنے شیعون
لیے آخرت مین جسکا اعتقاد بے خبر

...ہ ۲۳ سطر ۱۴-۱ اور سجدہ اور تقبیل اور سلام
...س کرکے آنکھون سے لگانا وغیرہ تعظیم و تکریم
...روع و زائد نہ بجالائے اور زیارت کے معنے
...نے کے ہین اوسکو دیکھے اور محزون و غمگین ہو
...ندے رسول کا کرتا و جبہ و ائمہ کا عمامہ اور
...نہین ہی کہ اونکا دیکھنا اور مس کرنا اور چھونا
...ت ہو حالانکہ اونکا عبادت ہونا بھی مشکل ہے

...امام باڑہ یا قبرون کے سلام کو جانا یا قدم
...ل کی زیارت کو جانا یا پنجہ شریف یا جبہ شریف کی خو...
...دیکھین یا سلام کرین یا آنکھون پر رکھین یا
...ے کو لگائین بوسہ دین یا کچھ نکرین قطع نظر
...ی و غیر اصلی ہونے کے اعتقادی بات ہی

...شرعی معلوم نہین ہوتا اور نہ ظاہر اکچھ طاعت
...یارت نکلتی کہ سنت منعقد ہوا اور حضرت صادق
...السلام کے ہاتھ مین عصائے رسول کو دیکھکر
...یفہ کا چومنے کو جھکنا بے شک صحیح روایت سے
...نیون کے لیے حجت ہی

روئے غلو و شرک ہو جاتا ہے اور قلب سیاہ اوسکا
متحمل اوسکے اوٹھانے کا نہین ہوتا
بوسہ دینا اور آنکھون سے لگانا اوس چیز کا جو ائمہ
علیہم السلام کی طرف منسوب ہو احادیث کثیرہ مین وارد
ہی جیسا کہ ہمنے کتاب کبیر مین ذکر کیا ہی

محض باطل ہی بلکہ مس و بوسہ مین ثواب ہی اور فعل معصوم
کی تاسی ہی کہ اونہون نے بھی ایسا کیا ہی

اعتقاد امر غیر شرعی پر حرام ہی جیسا کہ کتاب کبیر مین
بتصریح مذکور ہی
بلکہ شرعیت اسکی احادیث کثیرہ مین ہی اور ایک
معصوم نے دوسرے معصوم کی چیزون کو آنکھون
پر رکھا اور بوسہ دیا اور چند حدیثین کتاب مذکور
مین مندرج ہین پس انکار اس سے جہالت ہی
حضرت کو جو روایت ملتی بھی ہی اوسکو بھی اپنی
کج فہمی سے اولٹی سمجھتے ہین جو فعل کہ سامنے
معصوم [illegible] ہو تو وہ حجت ہی
ہر شیعہ کا فعل اوسکا مومن نہو جانا لانکہ احادیث صریحہ

صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ چالیس کے عدد پر کوئی سند عقلی و نقلی ابھی تک نہین نکلی چالیس صباح اوّل فتح الباب کرنا تو مروی ہے

صفحہ ۲۶ سطر ۱۹ تشبیہ نکالنا تشبیہ بہنود ہی ہند مین رام لیلا ہوتا ہی پیر امام لیلا بجا ہی

دانا و فہمیدہ امام باڑے کے لفظ سے حسینیہ اور عزاخانہ کو بہتر جانتے ہین گلال باڑہ کی مناسبت[٨٥] سے بچاتے ہین چہ جائیکہ مردون کو زینب و شمر و حسین بنانا

صفحہ ۲۷ سطر ۲ ماتم اور سینہ زنی بقصد اظہار رقت و بکاء اور طرز ابکا اگر منظور ہو تو محتمل صحت ہے بلا قصد اصل ماتم و بالقصد ماتم کہ اوسکو علما منع کر دین

اس باب مین وارد ہین جیسا کہ مین نے اونکو کتاب کبیر مین لکھا ہی اور اون مین اس تاویل کی بھی گنجایش نہین ہے

صد ہا جزون مین چالیس کی عدد مذکور ہی اور احادیث کثیرہ نجم ثاقب در احوال امام غائب چھاپ طہران مین مذکور ہین مگر چونکہ ان امور کے تعرض سے میری غرض نہ تھی لہذا کتاب کبیر مین بھی اسکا ذکر نہین کیا اور یہان بھی ذکر سے مقصود نہین ہی مگر اظہار تبحر مخاطب کتب دینیہ مین

جناب امام حسین علیہ السلام کو مثل غیر موحدین حلال سمجھکر جن بیدینون نے قتل کیا اون کے بھائی بند تعزیون کو سوا رام لیلا کے اور کیا کہین گے

اس مناسبت مین تو غیر فہمیدہ قرار دین مگر تعزیہ کی مناسبت مین رام لیلا سے فہمیدہ باقی رہین یہ غیب اس باتمیز و با ادب کو دیکھو کہ نام جناب زینب و جناب امام حسین علیہ السلام کو کس عنوان سے لکھتا ہی

جناب سید الشہدا پر ماتم و سینہ زنی کو سوا ناصبی کے

اگرچہ بجملہ کل[88] الجزع والفزع والبکاء مکروہ الا الجزع والبکاء علی الحسین پر چینخنا اور چلانا اور رونا اور جھیکنا مکروہ ہی الا جزع وبکا غم حسین مین بداہتہ نظر مین محتمل صحت ہی مگر اور بھی ممانعت[89] کی علت ہی

آخر صفحہ ۲۷- اور عموم نیاز امام کا اور خصوص حاضری علمدار کا اور تخصیص نیاز جناب سیدہ کی عورات سی اور سرپوش کرکے فاتحہ دلانا صحنک و کونڈے پر کہ مرد کا سایہ نہ پڑے محض تشریع[90] ہی

اور افراط و تفریط ہی ہر الطعام کے مستحق خاص مومن ہین اور مومنین مین تخصیص[91] نہین مرد ہو یا عورت

اور جلال علمدار اور عفت[92] سیدہ اور مظلومیت سید الشہدا قابل حجت و سند نہین بلکہ غلو ہی

کوئی عالم منع نہین کرتا یہ علما پر اتہام ہی اور حضرت پر جزع کا قیاس عام جزع پر قیاس مع الفارق ہے

یہ حدیث[88] بھی منجملہ دیگر احادیث کے ہر منکر پر حجت ہی اور کتاب کبیر مین چالیس حدیثون سے زیادہ اس باب مین مرقوم ہین

ممانعت[89] کا خیال انحراف و مخالفت ائمہ کی علت ہی

لاریب[90] بدعت ہونے مین شک نہین در صورتیکہ ان شرائط کو ضروری سمجھے

یہ بھی[91] صحیح ہے لیکن اب آگے سنئے

کیون[92] حضرات شیعہ جو شخص عفت سیدہ و مظلومیت سید الشہدا کو قابل حجت و سند نہ جانے اور اوسکو غلو سمجھے تو پھر وہ عادل رہ سکتا ہی اور اس قابل ہی کہ جمعہ وجماعت کرے یا امامیہ ہونے کے دعوے مین بھی سچا ہی یا مومن فاسق بھی باقی رہ سکتا ہی یا ایسی شخص کو مسلم بھی کہہ سکتے ہین اگر یہ کہا جاے کہ مقصود یہ ہے کہ اون تشریعات کو بجالانا بدلیل عفت سیدہ و مظلومیت سید الشہدا قابل حجت و سند نہین تو علاوہ المعنی فی بطن الشاعر کی تشریع و بدعت ہونا اوسکا تو پہلے ہی لکھ چکے تھے عفت سیدہ سلام اللہ علیہا کی عدم حجیت قرار دینے کی کیا

نہ ہی صریح جناب امیر کے سامنے پیش کرنا ظاہر
ہے جانے چون وچرا نہیں

صفحہ ۱۳۱ سطر ۸ باقی کربلا مین روضۂ مبارک پر
عرضی بھیجنا بعض حکایات مین سنا ہے

صفحہ ۱۳۱ سطر ۸ اور نبی بخش و رسول بخش و علی بخش
نام اصل مین پیر بخش اور قلندر بخش اور مدار بخش کی تقلید سے
بلکہ اونسے بڑھ کر امین وسیلہ اور تصدق کی تاویل
کیجا سکتی ہے شرک سے بچاو کو گویا کا لفظ مقدر
کر سکتے ہین بلکہ ظاہرا حقیقۃ جان بخشنا مراد نہین
کہ ہم ان نامون کو بھی اللہ دیا اور خدا بخش کے
برابر نہین جانتے خلاف احتیاط سمجھتے ہین

ہم بھی ان افعال کو درست نہین جانتے مگر امیر المومنین
سے تقرب مین ہمارا جان و مال و آبا و اولاد سب
پیشکش ہین یہ تقرب سجدہ نہیں ہی جو بہر وقت خالق
ہی سے مخصوص ہو باوجود اسکے کہ انکا تقرب
عین خدا سے تقرب ہی

محض سنی سنائی باتون کو یہ لکھتا ہی جس طرح ائمہ
علیہم السلام سے عدم جواز استعانت و استغاثہ و
تقرب نواصب سے سنکر معتقد ہو گیا ہی دیکھو عرضی
بھیجنے کی روایت جلد بست و دوم بحار کتاب مزار
مین ہی اور اگر وہ دستیاب نہو سکے تو تحفۃ الزائر
عام ہی اور یہ وہی عرضی استغاثہ و طلب اعانت و
مدد ہی دفع بلایا وغیرہا مین جسکو منکر مٹانا چاہتا ہی
یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ
(ارادہ کرتے ہین تاکہ بجھا دین نور خدا کو اپنے منہون سے اور خدا)
متم نورہ ولو کرہ اب آیندہ سمجھہ لیجیے
(تمام کرنیوالا ہی نور کا ہر چند کراہت کرین)
اسکی صحت پر آیہ وما نقموا الا ان اغناہم اللہ (ج ع التوبہ)
و رسولہ من فضلہ نہین کراہت کی اونہون نے
مگر یہ کہ غنی کر دیا اونکو خدا نے اور اوسکے رسول نے
اپنے فضل سے اور آیہ ولو انہم رضوا ما اتہم اللہ (ج ع التوبہ)
و رسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من
فضلہ و رسولہ اگر وہ لوگ راضی ہوتے اوس سے
جو دیا اونکو خدا اور اوسکے رسول نے اور کہتے
کافی ہی ہمکو خدا قریب ہی کہ دیگا ہمکو خدا اپنے فضل سے